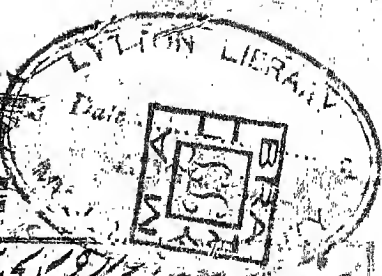


۲۲۸۳۳
۵۲۱



۹۶

بِادَمِ بْنِ مَحَبِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ
وَأَخِيهِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ

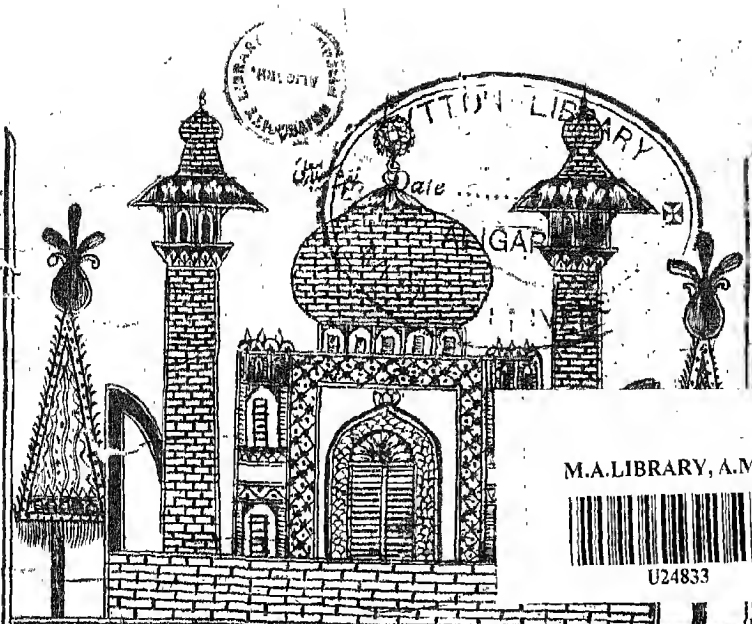
أَتَى الْفَارُغِيَّ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ حَالُكُمْ فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَبِيبٍ صَبْرًا كَانَتْ مَعَهُ



كَهْ دُرْمَنِي نَسُوخَةُ شَفَايِ هَر كُونِه الْمَرْهُمُ اسْتَبَاتِ بِأَهْلَامِ فَدَائِي أَمْ حَسْبُكَ شَيْخُ سَبْتِي

أَشْهَدُ عَلَى طَبِيعِ بْنِ أَبِي طَبِيعٍ زَيْنِ طَبِيعٍ كَرَامَةٍ





۱۹۱۶/۲۱
ف ۱۱ د س

بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>نمبر و سلام ۱</p>	<p>تعداد اشعار ۱۵</p>
<p>زورہ ہر ایک کوکب چرخ کہن ہوا</p>	<p>صحرا میں روئے شاہ جو پر تو فگن ہوا</p>
<p>دو دجہر سوادیا رختن ہوا</p>	<p>گچھنی جو یاد کیوئے مشکین میں آہ</p>
<p>مثل بلال خستم قد شاہ زمیں ہوا</p>	<p>فرزند مہ لقا کا نہ بار اہم اٹھا</p>
<p>تو فخر خاندان رسول زمیں ہوا</p>	<p>ہاتف کی بعد قیل صد اتھی کہ یاسین</p>
<p>یہ دن وہ تھا کہ خاتمہ چھپیں ہوا</p>	<p>کیونکر نہ ششجہات میں ہنر صبح قتل</p>

عقبا چمن میں طائر رنگ چمن ہوا	بیرنگ گل یہ پیش گل فاطمہ ہوا
دریا بھی دست موج سے چلتا زن ہوا	سب جال آب بندی شہریت کھل گیا
چالیس دن جسے نہ میسر کفن ہوا	ہم جامہ درین یاد میں اس جسم پاک کے
پیکان بن تو زخم بھی اک اک دہن ہوا	ہر عضو سے شاہ کو تھی شکر حق کی یاد
موسے سفید شمع رہا بچھن ہوا	پیری میں ساکنان عدم کا نشان ملا
مستغرق محبت چاہو ذوقن ہوا	اکبر کا حسن دیکھ کر یوسف کا خوشحال
دریا سمٹ کے دانہ در عدن ہوا	دہشت ہوئی یہ ساقی کو شر کے لال کی
دم توڑ کر تمام وہ غنچہ دہن ہوا	اصغر کو مارا تیر شہ دین کی گوہن
ہر باد خاندان رسول زمن ہوا	حضرت کے بعد قتل یہ کہتے تھے اہلبیت

فاخر شنائے صفحہ ناطق کے فیض سے

جائے کلام جہین نہیں وہ سخن ہوا

کیا اوج ہو سوری شہ کے جبار کا	عقدا ہو نام گردِ سہم راہوار کا
استدر و اوج حسن شہ ذی وقار کا	پروانہ ماہتاب ہو شمع عذار کا
گیسو نہیں ہیں چہرہ پر نور شاہ پر	واسن پڑا ہو مہر پہ ابر بہار کا
گرمی ہو رخ تھا جو رخ اکبر حسین	عارضن کھار ہو تھو سمان لالہ زار کا
دیکھی ہو جب سوتیزی رفتار سپاہ	خون خشک ہو گیا ہو غزال تار کا
استدری صفائی حسن شہ زمان	آئینہ حلب ہو نمونہ عفت دار کا
زلفیں جو آئین آئینہ روی شاہ پر	شہر حلب پہ ہو گیا دھوکا تار کا
زلفیں کھاتی تھیں شبِ بچہ کاسمان	عالم تحار و روی شاہ پہ صبح بہار کا
جان دی ہو ماتم حسن سہزاد مہین	گنبد ز فردی ہو ہمارے سب عزت کا
دندان دہن میں دیکھ کر شہ کو لپٹیں	سعدن مین مین ہو گھر آبدار کا
صحراے حشر ہو غم شبیر مین چین	ہو صورت کی صدا مجھے نالہ ہزار کا

<p>جب سو کیا ہو وصف گلوے امام بن</p>	<p>ہو ذائقہ زبان پہ خبر کی دھار کا</p>
<p>چٹنی جواہر دال داغدار کو</p>	<p>تھجھو کا چلا چین میں سیم ہار کا</p>
<p>انداز ہی بجلی حسن شہ زمان</p>	<p>پر تو چراغ طور ہی شمع غدار کا</p>
<p>دندان شہ کا عکس حج پیدائشاؤت میں</p>	<p>دریا روان تھا آب در شاہوار کا</p>
<p>زہر شاہی شہ کے ابروی خمدار کا خیال</p>	<p>پیراک ہوں میں آپ مذوق غفار کا</p>
<p>ہر صاحبان سوز کو قدر اہل سو کی</p>	<p>بجلی سے پوچھو حال دل بقرار کا</p>
<p>ڈوبا ہوں عشق گوہر دندان شاہ میں</p>	<p>خواص ہوں میں آپ در شاہوار کا</p>
<p>شمار ۱۶</p>	<p>فاخر رخ حسین ہر باغ جناں کا پھول صدقے ہر بجے زلف پہ ناؤ تار کا</p>
<p>اس وقت کیون نہ خلق میں محشر بپا ہوا</p>	<p>سید کا تیغ کند سے جب سرخدا ہوا</p>
<p>سچ و لال شاہ میں جو قتل ہوا</p>	<p>دنیا کی وہ اسیری غم سے رہا ہوا</p>

اچھی طرح کیون نہ دفتر عالم الٹ گیا
 پلوچھا جو اس سونے یہ پیکے کیا
 اصغر تمام ہو گیا گود میں شاہ کی
 سب ملے دیکھیں جبرین غریب کا
 بر چھی جو کھائی دلہن بیہ سول نے
 یوں آئین پیش حق پرے فریاد فاطمہ
 یہ بہ کے خون عدو کا گیا ہو جو تہن
 دنیا میں کب حسین ساعادہ ہو کوئی
 صغرا کو شاہ دین کی قیہ صد ذوی خبر
 ڈوبا جو خون میں کشتی امت کا نا خدا
 اکبر ہوئے جو قتل تو اعدا نے یہ کہا

حضرت کاتن سو فرق مبارک جدا ہوا
 اب شہ کا لال غم دشت و غا ہوا
 آخر کو تیر ظلم تھی قضا ہوا
 گرد و نہ قد سید نکویہ حکم خدا ہوا
 پہلو دشہ سے قلب تڑپ کر جدا ہوا
 محشر میں جسکے حال سے محشر بیا ہوا
 کیا کیا ہی زور شور پہ دریا بڑھا ہوا
 محراب تیغ تیز میں سجدہ ادا ہوا
 امت پہ تین روز کا پیا سدا ہوا
 رونے سے لاپیت کے طوفان چڑا ہوا
 لو اب شہید سبط رسول خدا ہوا

مجبور ہو کے آپنی لی تن میان ہو	اصغر بھی جب نشانہ تیر حفا ہوا
فرمایا زرا لوے قائل حسین نے	صد شکر آج وعدہ طفلی وفا ہوا
۱۸ اشجار	قاخر کہا جو فضل خدا سے سنا کہا نوحہ ہوا سلام ہوا مرثیہ ہوا
۱۸ اشجار	قاسم کے بعد قتل عجب ماجرا ہوا اکبر کے بعد قتل جو اصغر خدا ہوا اصغر کو لائے شاہ تو اعدائے یہ کہا مطلوم و بخیلا کی شہادت کے واسطے زینب کو بعد شبہ جو اٹھانی تھی قید ظلم بانو نے پوچھا آئے جو اصغر کو کھو کو شاہ کستی تھی ہند کیہ کو راندوں کو دور
	شادی کا جو مکان تھا وہ ماتم لہوا پیسیمین میں اور طلاطم سوا ہوا بہرمان ہر ہاتھ میں قرآن کھلا ہوا لشکر میں ہر کمان کا ہی چلہ چڑھا ہوا تھسا توین سے فاطمہ کا سر کھلا ہوا کیون سچا اس آتے ہو صاحب کیا ہوا آتا ہو کس کا قافلہ لوگوں کا ہوا

زوارِ عمر کے جانیں شکیو نہ کر بشتِ مین

بُستِ مین آگے غیب کے باہر اہلِ مین

رو کر سکینہ دُور کے سُم سے لپٹ گئی

بیانِ دوہر کی دھوپ میں تنہا کھڑی ^{شاہ} تُو

تا حشر فرق شاہِ بدن سے جُدا رہا

شہ سے علم ملا تو یہ عباس نے کہا

بیشم ہرینِ ہین استچہ دین شاہِ شقرین

قاسم کی مان کی پتی تھی لوگوں کو دعا کرو

آیا جو ہر یزید کو مدت کے بعد جہم

اکتوہین اتنے تیر پڑے تھے حسین پر

ہر کر بلا سے خلد کا ڈانڈا ملا ہوا

خالی کر آئے تہیں جلِ مضطر بھرا ہوا

کوئل جو دیکھا در پہ فرس کو کھڑا ہوا

وہاں چتر نہ رہتا سر پہ عمر کے انگا ہوا

کیون چرخ کیا جہان میں یہ تفرقا ہوا

مدت کے بعد نخلِ تنہا ہرا ہوا

جیسے دھرا ہوا رعل پہ قرآن کھلا ہوا

جاتا ہر لاڈلا میرا دو طابا بنا ہوا

اسبابِ بلِ رہا ہر حرم کو لٹا ہوا

غزالِ کطیع تھا لکھیا چھٹا ہوا

ہر تازگی پسند جو طبعِ بلند کو

اسرار	فاخرہ باندھنا کبھی مضمون کہنا ہوا	سلام
<p>آسدن بہشت قابل مدح و ثنا ہوا مد نظر جو آپ کو کس کی بنا ہوا جب قطع تیغ شاہ نے رشتہ نگو کر دیا اشکوں کے آگے اسکی بھلا کیا ہو پڑا آنسو چہ پی گیا ہوں غم شاہ دیکھ میں بالوں سے منہ چھپا لیا ناموس شاہ نے اُمت کو تو بھی بخش دے کتا تھا فرق شاہ بیمار و گناہ نہ ہوتی تحدید دور مان نے کہا پر سے ملی کسطح رضا جلتا ہو گھر حسین کا مضر ہو رہا بہت</p>	<p>جسدن ورود و فائزہ کر بلا ہوا قبضے سے ذوالفقار کا سر تھا ملا ہوا بیٹے سے باپ باپ سے بیٹا جدا ہوا آگہر تو خود ہی چشم صد سے گرا ہوا دل کا کنول ہو آگ کی صورت بجا ہوا دربار میں نرید کا جب سامنا ہوا یارب تم سے حسین سے وعدہ وفا ہوا باعث شفا کا صرہ خاک شفا ہوا اکبر کہو تو کچھ کہ یہ کیا ماجرا ہوا جنت کوئی پہنچاتا رہی کرتا جلا ہوا</p>	

دو دن کی بھوک پائیں میں ایسا کیا جہاد	اتنا کہ ہر ضرب شاہ کا جھنڈا اڑا ہوا
بیکس کا سر جو تن سے کیا تھا کبھی جدا	خنجر کا سر ہر شرم سے اتنا کہ جھکا ہوا
خنجر سے سر جدا ہوا ذکر آکر میں	وقت قضا بھی شاہ سے سجدہ ادا ہوا
جہاں شاہ و شاہ پہ یہ کہہ کر فر گئے	مولا غلام حق نمک سے ادا ہوا
یوں قید ہوئے کہ شام کو طبع میں اہست	ہر ایک دوسرے کے رشتہ میں بھا ہوا
کھولا قبا کا جلد گریبان حسین نے	ہنگام فرج شہر کا جب سامنا ہوا
پیریں لاش اٹھ کے جو انکی یہ پوچھا شاہ	کیا سوچو تھا میں نے ل میں خدا یا یہ کیا ہوا

اشعار	لے جائیں گے جہان میں تجھے خود امام دین	سلام
۱۰	فاخر گناہ گار جو تو ہے تو کیا ہوا	۶

غل تھا فرسج دیکھ کے شہ کو یہ کیا ہوا	بیٹھے جو زمین پہ آپ تو گھوڑا ہوا ہوا
کیا ذوالفقار شاہ کی تیزی بیان کر لیا	سن سے چلی جو سر پہ تو محشر بپا ہوا

فرمایا شہ ز فوج سو اسکا پشرون میں	ہمازل فلک سر جسکے لیے لا قتا ہوا
چہرہ نہ کیوں ہوں ہر مہر بن حسین کے	اتک ہر قلب ماہ مین سکے پڑا ہوا
سینو میں یوں ہر دماغ غم شاہ رنگ پر	گویا ہر اک گلاب کا تختہ کھلا ہوا
بوجے حبیب فوج سر تنکر لڑینگو ہم	پیری سو گو کہ قدر ہمارا جھکا ہوا
رو زمین اشک جو صف چشم سو گرا	مردم کی وہ نظرمین دُور بربا ہوا
دیکر جھکائی شہ ز لگائی جو تھکئی	شانے سے ہاتھ ہاتھ سے شانہ جدا ہوا
لبیر ز جام دل ہو دلاے حیثین سو	ہر سو سے ساقیا مرا شیشہ بھرا ہوا
یوں سوز غم نے قلب جگر کو کیا کباب	گرتا ہر میری آنکھ سے آنسو جلا ہوا
بکھر دیں شتین جو ریاض بنی پھول	ہر منزوں ہی دامن صحرا ب ہوا
آغوش چشم میں سو رکھوں نہ کس طرح	ہر طفل شک ناز و نعم سے پلا ہوا
تنکو چنوں حسین کے غم میں نہ کس طرح	زردی جسم مہر تن کھربا ہوا

مشتاق جنگ بین جوشنشاہ مشرقین	در پہ عقاب خاص کھڑا ہو کھینچا ہوا
او کلک جبکو دیکھ کر مانی بھی سر جھکا	و کھلا وہ جنگشاہ کا نقشہ کھینچا ہوا
مثل جاب بحر جہان میں تھی زندگی	و دم کی ہوا سے آپ مراد دم فنا ہوا

اشعار ۱۹	فاخر مجتہدین پہ کسی کی نہ جایو بحر جہان میں کسکا کوئی آشنا ہوا	سلام
-------------	---	------

عنبیرین گیسو دیشہ کا جو نظارہ ہوتا	و صیلا آنکھوں کا سیرے عنبیرا ہوتا
وسعتِ انجہاں کا جو نظارہ ہوتا	گھٹ کے خورشید جہاں تاب بھی تارا ہوتا
رخ پر نور شہ دین کی جو کرتا تعریف	نون ہوتا مہ نو نقطہ ستارا ہوتا
روک لیتو نہ اگر جنگ میں تلوار حسین	لال پھر خون سے دریا کا کنارہ ہوتا
شہ کو ہوتی نہ اگر است مرعومہ عزیز	تیر کھانا علی ضحہ کا گوارا ہوتا
شام میں جا کو الٹ دیا ہر اک تخت زید	جان شمار دن کو اگر شہ کا اشارہ ہوتا

ہونٹ سوکھ ہوئے دیکھے تھ شہ عالم کے	کس طرح خشک نہ دریا کا کنارہ ہوتا
ہوتا تھا ساگلا تو نہ ہدف اصغر کا	کاش پانی کی طلب میں نہ اشارہ ہوتا
وڈ بابل کے آئینوں میں جو آنسو ہوتے	گوشہ چشم سمندر کا کنارہ ہوتا
پاس نیب کو یہ تھا امت جد کا در نہ	ہجر خواہر کو بہادر کا گوارہ ہوتا
قبر عباس کی ساحل پہ نہ کیونکر ہوتی	مسکن شیر نہ دریا کا کنارہ ہوتا
ہوتے پابند نہ گمراہ خدا میں عابد	طوق و زنجیر ہنسیا نہ گوارہ ہوتا
غرق پھر تجر تعلیم میں ہوتے پشیر	ایک تنکے کا جو بکس کو سہارا ہوتا
بند و لیس تھے تو اس کا ششقی لے لیتا	پر سکینہ کو طمانچہ تو نہ مارا ہوتا
بے ردائی حرم پر جو بہاتا آنسو	گوشہ چپا در زہرا کا سہارا ہوتا
شہ نے قاسم سے کہا تلو پلاتے پانی	جان عم آب پہ قابو جو ہمارا ہوتا
شاہ کہتے تھے فرس سہی کہ ہی مجبور حسین	پانی دیتا میں تجھے گر کوئی چارہ ہوتا

لاش پائی نہ سیکہ نے تو زینے کہا | بھائی کو این ابی کہے پکارا ہوتا

اشعار ۲۱	ہوئی بخشش پھرت کی کبھی وفا سہ کٹانا نہ اگر شہ کو گوارا ہوتا	سلام ۸
-------------	--	-----------

جو کہ داغِ غم شکلِ مہر ہوگا وہم میں انہوہری دروم کا تہر ہوگا دیکھ لیگا رخ تابندہ شبیر اگر چوم کر دو کہیہ تہ تھے نواسے سہنی ہوگی گرا یک فلک اور ترقی اسکو کہا بانو نے کہ اسدم مجہر کیا ہوگی خوشی صدف چشم دکھائیگی جو نسیان کا اثر جائیگی مر کے وفا بھی نہ وفاداروں سے	دل کو سب انعون میں وہ نیر اکبر ہوگا صلہ در رن میں جو ایک ایک لاور ہوگا صورت آئینہ حیران ریکندر ہوگا حلق ہوگا ترا اور شمر کا خنجر ہوگا گھٹ کے خورشید بھی متاں باختر ہوگا دو دو ہڑھن کے جو قابل علی صغر ہوگا اگر کے آنکھوں نسو ہر آنسو مرا گوہر ہوگا ساتھ نیز و نیہ شہ کے ہر سر ہوگا
---	---

دھجیان دھجیان سبب من محشر ہوگا	آئینگے گیسوے شیر کے جب دیوانے
پانی پانی ابھی خجالت سے سمندر ہوگا	چشم گریان کے مقابل میں جہ آئیگا
عرصہ حشر میں ایک اور بھی محشر ہوگا	سرکھٹ آئینگے فریاد کو جب سبط نبی
ہدف تیر سے پہلو علی صفت ہوگا	شاہ کہتے تھے کہ پانی کے لیے ایوانو
نام پھر دیدہ گریان کا سمندر ہوگا	اشک شوریدہ ہینگے جو غم سردین
حشر ہر وار پہ ہر ضرب پہ محشر ہوگا	تنبخ کھینچے جو عباسؓ لا اور دم جنگ
غول سب تشنہ لبون کالب کوثر ہوگا	پایسہ روون کو جو ہو گمشدہ زمین شہید
نام پھر اسکا زمانے میں سمندر ہوگا	آتشیں داغ کے ہوئی گور پر وبال اگر
نامہ لیجانے پہ ستیا رکبوتر ہوگا	فاطمہ بھینگی خطا فرسیماں کو اگر
دشت کس رخ انور سے منور ہوگا	رن میں آئینگے جو شیر و دم جنگ نقاب
دیدہ تر مرا جام مئے کوثر ہوگا	سرخ رونے سے جو ہوگا لبہ کرمین

کہا بانو نے پہلے پھولے گا تب نخل ملا
سبزہ آغاز جو سیر اعلیٰ اکبر ہوگا

اشعار ۱۹
خوف کیا تیر گئے قبر سے بجا فاختر
دل میں داغ غم شبہ مہر منور ہوگا

سلام
۹

روایت پائے موصدہ

نورین اسدی ہی جو رن میں بتیا
شیر جنگل میں ہیں آہوں چن میں بتیا
سرشبہ بہر حرم یوں ہی لگن میں بتیا
جسطح ہوتا ہی متاب گن میں بتیا
جنگا عدائیں کوئی دم میں کھچا چاہتی ہے
تیغ کیون ہی کمر شاہ زمیں میں بتیا
ایک رسی سو جو اٹھارہ بندھو ہیں باز
ہیں غزالان جم آج رس میں بتیا
ہر گل گلشن زہر جو خزان اے پیل
جسکو دیکھو نظر آتا ہے چن میں بتیا
شمر کھینچے ہوئے خنجر جو چلا آتا ہے
روح زہرا ہوتے خاک کفن میں بتیا
سر بہ نہ حرم آئے ہیں جو پیش حاکم
شاہ کا ہے سر پہ نور لگن میں بتیا

تر پڑو کجا کر نشان شستین شمشکل نبی
 دہشت برش شمشیر شہ عالم سے
 بلبل گلشن زہرا جو ہمین عالم میں
 صدر میں کب ل روشن ہر عم شہین چن
 بحر و زمین ہر عیان فخر سیلان کا امل
 دل پڑواغ ہو کب سینہ زخمی میں میے
 شاہ مضطربین ادھر دید کو زرخیر
 ہو ٹھونکو چاہتا پھرتا ہر میان لشکر
 جوش ترشہ لبو کھا ہو دور یا عطش
 کیا گذرتی ہو دم فوج شہ عالم پر
 تیر کھا کر جو تر پتا ہو عطش سر دیشہ

پھر نہ کیوں روح محمد ہو کفن میں بتیاب
 روح رستم ہو تہ خاک کفن میں بتیاب
 ساتھ گلچین کے ہو صیا حمن میں بتیاب
 شمع ہو صورت پروانہ لگن میں بتیاب
 مچھلیاں نہر میں بلبل ہن چمن میں بتیاب
 صورت برق ہو طاووس حمن میں بتیاب
 ہو ادھر فاطمہ بیار وطن میں بتیاب
 سحر ہو کیا عشق شہنشاہ زمیں میں بتیاب
 شل ماہی ہو زبان سبکی دہن میں بتیاب
 روح جبر کہ نبی کی ہو کفن میں بتیاب
 مچھلیاں خلد کی ہن نہر لب میں بتیاب

اشعار ۲۵	شوق دیدار کجھ تک مجھ لے آیا ہو یا علی آئیے فاحرہ کفن میں بتیاب	سلام ۱۰
روایت مائے شہادت فوقانی		
بہر جاو بشیر جو آیا ب فرات اک شور تھا کہ لاشہ عباس کی لے سقا و الہیت کی جرات ہو کیا بیان کہہ رہیں جبکہ ہاتھ جھاتن سے ہو گئے یو لاء عمر یہ پیک سے کہہ رہے حسین سے فرمایا شہ نے خاک ہو پانی کی جھکو چا خیرہ نگاہیں مرومِ آبی کی ہو گئیں نوجون کا ذکر کیا ہو کہ سوچیں بکٹ پٹین	منہ سر کا ابر تغ سے بر سائب فرات اتما ہو مصطفیٰ کا نواسا ب فرات لاکھوں سیڑ کے مر گیا تنہا ب فرات عباس کا علم ہوا ٹھنڈا ب فرات عباس قتل ہو گیا پیاسا ب فرات پیاسہ جو ان مر گئے کیا کیا ب فرات پنچہ نشان شہ کا جو چمکا ب فرات منہ پر نہ کوئی شیر کے آیا ب فرات	

عاشور کو حرارت خورشید پر بھی	اک لک جباب ہو گیا چھالالب فرات
عین جباب ہو گئی عباس کو حیات	آنکھوں میں دم سمٹ کے جو آیا لب فرات
دل دُور سو چاک پنجہ مہر جان کا ہو گیا	عباس نے علم کو جو گاڑا لب فرات
دل بُز دلون کو ہو گئے پانی سپاہین	شیر خدا کا شیر جو گونا لب فرات
الیاس بولے کو شر و طوبی اہم ہوئے	عکس شان سبز جو چمکا لب فرات
یون رن پڑا تھا گھاٹ پر ستا شاہ سحر	لہرار ہا تھا خون کا دریال لب فرات
اک ذوالفقار شاہ سے دو جاتا تھا تلک	آفت تھی رن میں حشر تھا پر لب فرات
آتش نئی خیمہ نشی کون ہو قریب	عکس شفق جباب تک آیا لب فرات
عباس شہ سے کتو اتھر رہنے کی ہو یہ جا	دل چسپ گیا ہو دیکھیو سبز لب فرات
کیا آبدار تیغ عدا ر شاہ تھی	ڈوباسپاہ شام کا بیڑ لب فرات
چکی مثال برق عکس رار کی حسام	بادل جو فوج شام کا چھایا لب فرات

عباس کے جو دوش پہ احمد کا ہوسلم	اگر جا کیوں نہ دین کا جھنڈا نہ
کچھ فکر میں کھڑی ہیں جو عباس گھاٹ پر	موجیں دکھا رہی ہیں تماشا لبِ فرات
بسل جو مثل ماہی بی آب این طیان	عباس دیکھتو ہیں تماشا لبِ فرات
عباس آب لیکے جو آتے خیام میں	لاشہ نہ مثل موج تر پتال لبِ فرات
چھٹے ہیں تیغ کھینچ کے اس فکر میں حسین	پامال ہونہ شیر کا لاشا لبِ فرات

اشعار ۱۶	دریا سے اشک دیدہ قاصر ہو گئے	سلام ۱۱
	عباس کا خیال جو آیا لبِ فرات	

خوب ڈھونڈا نہ کوئی پایا دوست	ایک خالق ہے بس ہمارا دوست
ہر نرانی تو شیر کا سکن	کیون نہ عباس کو ہو دریا دوست
حسن وہ ہے کہ خود اسی ہی پسند	کیون نہ یوسف کی ہو زلیخا دوست
چوترا کیون نہ پاسے عابد کو	تھے کف پا کے خار صحرادوست

چشم تر کو نہ کیوں عزیر رکھوں	ہوں میں بحرِ جهان میں دریا دوست
اپنی مطالب کے سب میں عالم میں	کب کسی کے میں اہل دنیا دوست
لشکرِ کین میں سب تھے دشمنِ جان	ایک حُر تھا شہ ہذا کا دوست
عشقِ شہ میں ہر باد یہ گردی	مثلِ مخبون ہوا ہوں صحرا دوست
گہرا احمد جو عرش پر غل بھتا	دوست کے پاس آج آیا دوست
شاہ کہتے تھے حُسنِ شہید ہوا	چھٹ گیا ہے کیا ہمارا دوست
شاہ کہتے تھے ذکرِ دشمنِ کب	مجھے کرنے لگے کنارِ دوست
شاہ کہتے تھے تھوڑے عرصہ میں	کوئی باقی رہا نہ میرا دوست
کون لیتا ہے بعدِ مرگ خبر	فاتحہ کو نہ کوئی آیا دوست
روح ہوتی ہو کب بدن سے جدا	مجھے چھٹا ہر مدتوں کا دوست
ہمیشہ دنیا میں سب کو دیکھ لیا	کوئی ہوتا نہیں کسی کا دوست

اشعار ۱۹	سب کو مرنا ہو ایک دن فاخر دیکھ اٹھے جہان سو کیا کیا دوست	سلام ۱۲
	روایت ثانیہ	
شاہ کہتو تھو کہ ہر ضعف بصر کیا باعث دل جلائے نہیں انگوٹہ شر کیا باعث شاہ کہتو تھے اگر اکبر و صغریٰ ہر خیر جہرات و شوق شہادت تھانہ گر حضرت کو فاطمہ کہتی تھی وعدہ تو کیا تھا لیکن آہ بھی میں نے تو کھینچ نہیں زعم میں کہتی تھی فاطمہ بھائی نہ ابھی تھائے ماں یہ کہتی تھی کیا کیا علی اکبر رن کو	نہیں آتا میرا آنکھوں سے نظر کیا باعث آگ بھی میرا جلاتی نہیں گھر کیا باعث دل کے ہمراہ تڑپتا ہو جگر کیا باعث جنگ میں منہ پہ نہلاتے تھے سپر کیا باعث آئی بھیا میرے لہیز کو نہ گھر کیا باعث شعلہ داغ ہو اڑتے ہیں شر کیا باعث نہیں ہوتا میری آہوں میں اثر کیا باعث مجھ سو آیا بھی نہ ملنے کو سپر کیا باعث	

<p> آج ٹہتی نہیں چہرہ کی سیر کیا باعث بڑھتا جاتا ہے مراد رکھ کر کیا باعث آج تک آئی نہ بابا کی خبر کیا باعث اب تک آیا نہ مراد کی سیر کیا باعث بڑھ گیا آج مراد دگر کیا باعث دو کیا بیچ سے پھر حق لے گھر کیا باعث شاہ فیضان میں کی تیج وہ سیر کیا باعث پرستی ملک عدم کی نہ خبر کیا باعث آج کچھ دوسرے چہرے شمس کی کیا باعث نخل سے گرتے ہیں پھر کیسے خبر کیا باعث </p>	<p> بولے حیدر کہ بڑا تو جبری تھا حجب شاہ فرماتے تھے عباس تو زندہ ہیں ابھی کہتی تھی فاطمہ مدت ہوئی حشر کو گئی بولی بانو یہ ذرا دیکھ تو جا کر فتنہ بولی بیمار کہ ہو خیر سبھوں کی یارب سنا نہ اللہ کو منظور جو رنج حشر میں بولی بانو سہ پہر زینب مراد ملتا ہے آتے جاتے ہیں یہاں لوگ وانا کو اکثر فرقت اکبر و صغیر میں یہ بانو نے کتا پختگی باعث افتادہ دنیا میں نہیں </p>
--	---

عیش و راحت نہیں گر لکھتے ہیں پتھر

سلام ۱۳	آستہی دہرین رو آہن بشرکی باعث	اشعار ۲۳
روایت چہیم		
<p>برہمستہم ابن حیدر کرار کا مزاج بگڑا ہوا ہو سید ابراہار کا مزاج حیدر کی شان جعفر طیار کا مزاج برہم ہو ہر آب علمدار کا مزاج بگڑا ہوا ہو جنگ میں رہوار کا مزاج کیا آگ تھا حسین کے تلوار کا مزاج کیونکر نہ پھر ہو چہ خیمہ تلوار کا مزاج شکل نبی ہو حیدر کرار کا مزاج نازک کمین ہو تیغ سے رہوار کا مزاج</p>	<p>زور و پنہ ہو جو شکر گزار کا مزاج دی موت کے صد اکہ سر کجا و کشتہ کہتے تھے شاہ بھائی کو میری ہر دستیاب تھا شور فوج شام میں ہشیار گھاٹ ہو گرما کے شہ زباں جولی ہو سمند کی اک دم میں ناریں کے بدن کو جلا دیا کچھ نہ جو اپنا تھا ہر دست خدا کا لال اکبر سچو نہ بڑھ کر نہ کیوں شہ کو ہون عزیز کہتے تھے شاہ کیوں نہ بگڑ جائی دقت جنگ</p>	

جانی جو آسمان پہ اڑ کر قدم کی گرد	کیونکہ نہ پھر ہو عرش پہ رہو کا مزاج
باعث یہی تھا کہ نہ سکے باپ کی تدبیر	ناساز تھا جو عابد بیمار کا مزاج
چشمانِ نور عینِ علیؑ سے جو دیشال	ملتا نہیں ہو نرگس بیمار کا مزاج
لب سے سوا ہر چشم شہ دینکو ناز کی	لو بڑھ گیا مسیح سے بیمار کا مزاج
کب چشمِ درفشان سے ہوئی اسکو ہیر	کیونکہ ہو ہوا پہ ابر گہر بار کا مزاج
اک سحر تھا اپنی ذات سے بشت کا دستار	شکر کے برخلاف تھا سردار کا مزاج
بو درخشاں آگ سے نکلے جو تندہ دست	پانی سے سرد تر ہو کہین نار کا مزاج
پہو میں جب حضرت بھادو کو قدم	لیتا ہوں کوک جھوک کی ہر خار کا مزاج
بیٹھو بھیل کو زین پہ چبھا ہر وقت جنگ	برجم کچھ اور ہو گیا ہوار کا مزاج
کیونکہ فصل گلِ بخار نہ لین گلیں کوک کی	اک رنگ پر مخلص زرد دار کا مزاج
کیا آب تھی گلیسے او تر کر جلا دیا	پانی سے آگ ہو گیا تلووار کا مزاج

پاس او تاجا شاہ کا جب تک کمین تھی	کھینچتے ہی اور ہو گیا تلوار کا مزاج
اعلیٰ ہی چشم نشہ کی بوسہ جو منزلت	منا نہیں سچ سو پیار کا مزاج

اشعار ۲۳	فاخر ہر ایک دہر سو جاتا ہو خالی ہاتھ	سلام ۱۳
	کیون ہونہ ایک مفلس زردار کا مزاج	

روایت حائے مہملہ

کیون نہ کر نہ بجا گو فوج گنہگار کی طرح	حضرت لڑین جو حیدر کرار کی طرح
نالے کروں جو بلبل گلزار کی طرح	کیون نہ کر نہ دیل دو نیم ہو متقا کی طرح
بوسہ لیا جو تیر نے خلق صغیر کا	منہ رہ گیا کھلا ہوا سو فار کی طرح
باول سپاہ شام کو آئے جو جھوم کر	چکی حسام برق شرر بار کی طرح
مردم کو کیون نہ خوف ہو فوج یزیدین	ابرویشہ مین کاٹ ہی تلوار کی طرح
چکی ادھر صفونہ کبھی اور کبھی ادھر	چل پھر ہو تیج شاہ مین رہو ار کی طرح

بر سو جو چشم ابر گہر بار کی طرح	کیونکہ نہ اشک رشک در دہا بنے
آیا ہی جو شش لزم ذخار کی طرح	کشتی تن کی خیر ہو طوفان چشم
پھرتا ہی اُشت مین پر کار کی طرح	شہ بولے کیون نہ غیرت مسطر بن مین
ہوں نغمہ سنج بلبل گلزار کی طرح	فیض شناسے سرور یا ضیاع سول
سسر کھدیا قدم پہ گنہگار کی طرح	وست جیش عجم کے تیرے بعد ادب
گروش ہو تو الفقار کو پر کار کی طرح	پھرتی ہی سب سرو نہ چہ احاطہ کیے ہوئے
گروش قلم کو ہاں میری پر کار کی طرح	رہتوین شعر و اثرہ بحرین جو سب
پھرتا ہی ذوالجناح جو پر کار کی طرح	نقطہ سمٹ کر بنگلی ہی سب پاہ شام
گروش ہو داسرو کو بھی پر کار کی طرح	لکھون جو مین روانی تیغ امام دین
عجہ ناتوان کی یانوں میں پر کار کی طرح	سرکانہ ایک گام بھی اپنی جگہ مین
چھتا ہی ولیدین شیش الم خار کی طرح	شیرکان شہ کی یاد میں کیونکہ نہ تیرے قلب

<p>کیا بچوں میں مرگ مفاجات لھین فریاد سکارن میں شبیہ رسول کی کھینچے جو تیر سینہ اقدس سے شاہ نے ناگفتہ بہ عمر نے کہا کچھ جو شاہ سے صدیوں سے پیر ہو گئے اک دو پہر شاہ</p>	<p>گرتے ہی تیغ برق شربار کی طرح چھٹو حسین حیدر کرار کی طرح شہنشاہ خم کا کھلار ہا سو فار کی طرح عباس چھٹے حیدر کرار کی طرح شہم نے گھلایا آپ کو ازار کی طرح</p>
<p>اشعار ۱۵</p>	<p>فاخر محرو لای علی سے جو مستی بیہوش کب وہ ہوتا ہی بیخوار کی طرح</p>
<p>دیکھوں جمال ہندی میں کا کی طرح دیکھوں نین لہ میں رخ مولا کی طرح خجاست ہوئی یہ چہرہ پر نور شاہ سے ہوگا کبھی نہ حضرت عباس جری</p>	<p>اٹھو کہیں غیاب کا پروا کسی طرح دیکھو اسے شام نور کا ترکا کسی طرح رخ مہرنے ادھر کو نہ پھیر کسی طرح مرنے پہ بھی نہ ہنر کو چھوڑا کسی طرح</p>

مقتل میں شہید کی تھی خاقان جہان	بلجائی بھائی کا مجھے لاش کسی طرح
بڑے کیم کو سطر رخ شہید شال وون	مہر فلک دکھائے تو چہرہ کسی طرح
سیلاب اشک کیا غم شب پرین تھے	رکتا نہیں ہو باڑہ پہ دریا کسی طرح
اک شور تھا کہ جان لڑا دو لڑائی میں	عباس لینے پائے نہ دریا کسی طرح
الندری صبر پیاس میں انصاری شاہ کا	دریا کو آنکھ اٹھا کہ نہ دیکھا کسی طرح
بڑے آجے حسین پہ اتنا قور وون میں	اشکون سو تر ہو دھن صحر کسی طرح
کیا کیا ہوا از خاک اڑائی نہ دشت تیا	لیکن ذوالجناح کو پایا کسی طرح
اکبر چلے جو رن کو تو زنی نے یہ کہا	بٹیا دکھائے پھر مجھے چہرہ کی طرح
کہتا تھا ذوالجناح جانیس ہون پی	دیکھا نہ جبکہ جن نے بھی پایا کسی طرح
و کھلا وون میں جو بزم کو رنگینی کلام	گویا نہ پھر ہو بلبل شہید کسی طرح

فاخر وہ ناتوان ہوں غم شہید گم گم

۱۵ اشار	۱۶ سلام
<p>حافظ ہو کر علی سامیہ کسی طرح سنیو اگر فصاحت مولا کسی طرح کیونکر سکون ہو پیاس میں اطفال شاہ کو عباس کس تو تھو مجھو ہاتھوں کا غم نہیں وہ ناتوان ہوں ماتم سجاد زارین کس تو تھو شہر و لاؤ نہ اتنا حسین کو دو ٹکڑی صاف ہوں سپرہ کی ابھی عباس کو خدانے بنایا تھا وہ اس روزخ سو عاصیو کو نہ ملتی اگر نجات باندھو نہ جاؤ نیزے سے گیسویشہ اگر</p>	<p>ٹوٹے کبھی نفس کا نہ رشتہ کسی طرح ہوئے کبھی کلیسم نہ گویا کسی طرح دیکھا نہ دور سو بھی تو دریا کسی طرح مٹھتا نہ نور علم لب دریا کسی طرح آنسو کا تار جسو نہ ٹوٹا کسی طرح سمجھو تو قدر باپ کی بیٹا کسی طرح پڑ جائے تیغ شہ کا جو سایا کسی طرح ضیفم بھی جسکے آگے نہ پھر کسی طرح خیمہ امام دین کا نہ جلتا کسی طرح سینو میں دم حرانہ اُجھتا کسی طرح</p>

ہاتھوں سے دلوں کا نہ کیوں کر چھین	رکنا نہیں ہو گود کا پالا کسی طرح
گر غم حسین سے آنسو نہ کچھ تھو	سہی ہو بھی رُکانہ یہ دریا کی طرح
قاسم سے کچھ کہا تو کبر نے شرم سے	دھن مگر نہ ہاتھ سے چھوڑا کسی طرح
سجاد راہ حق میں یہ پاسبان درو تھو	کینچنا نہ جھکے پانوں سے کاٹا کی طرح

اشعار ۳۰	فاخر غم حسین میں ایسا ضعیف ہوں مانند اشک گر کے نہ اٹھا کسی طرح	سلام ۱۷
-------------	---	------------

روایت غائبہ

ماہد کو خون پاسی ہے سبزہ زار سرخ	ہو فرخون میں زمرہ نگار سرخ
ہو چھوٹا ہو جانا کانا کیوں سبزہ زار سرخ	جیشل خون ہو قصر شہ فیوقا سرخ
اسطح سے مرا ہر دل ز خمدار سرخ	جسطر سے بہاڑ میں ہولالہ زار سرخ
کب لختل سے ہر مژدہ اشکبار سرخ	ہر گل کو جوش رنگ سے ایک ایک غار سرخ

اعدا کا خون پی کر کھرتی ہو دمدم	مثل عروسیٰ ن زہتے ذوالفقار سرخ
روما ہون ن آنکھوں کب یا شاہین	گرتے ہیں لوصد سے در شاہو سرخ
دل خون ہر یا گیسو مشکین شاہین	آنسو بہا رہا ہو غزال تہا سرخ
قبر حسن پہ خون جو روئی شاہ دین	ہو ہو گئی ہو لوح زمر و نگار سرخ
روئی ہیں گیسو شدہ والا کی یا دین	آنکھیں ہیں لایا ہیں غزال تہا سرخ
رویا جو خون بعد فنا یا دشاہین	گیب چو کفن میرا زیر مزار سرخ
آنکھیں ہیں رونک یی روئے خوئی لال	جیسے کوئی ہو آہو ملک تہا سرخ
پھینکا انھو جو صغر نادان کا شاہ نے	مثل میں ہوا فلک ز زنگار سرخ
خوناب ملیں گے تے ہیں آنکھو سخت دل	اولون کس تھ پڑتی ہو دیکھو پھار سرخ
دھالیں سیاہ کارونکی غنیمتیں جو لال	زنگی پکارے ہو گیا لوزنگار سرخ
گرمی میں دہر کی جولا کھوں ہو دغا	ہو دھوپ سرخ شہ عالی وقار سرخ

ناوک جگر کز دور سو کچنچو بہن اسطرح اسدم یقین قتل شہہ کر بلا ہوا تقلید اسنو کی بہن شہیدہ کو حال کی اک یہ بھی تھی علامت قتل امام بہن	ہو خوشو قباے شہہ ذی وقار سرخ شیشے میں فاطمہ نے جو دیکھا غبار سرخ ہو شکل زخیم ہر ہر شمع مزار سرخ اٹھا جو کر بلا کو زمین سو غبار سرخ	
ہفتار ۱۰	فاخر غم حسین میں دل ہو جو پاش پاش سینہ نہ کیوں ہو پھر صفت لالہ زار سرخ	سلام ۱۲
روایت وال محلہ		
نہ کس طرح کرے دل بہر حفظ جان یا فلک پہ جا کے گئے تابہ لامکان یا عدم نہیں میں باغ جنان میں قدمیں صدایہ راہ میں آتی ہو پائے عابد سے	کہاں کیو کرتے ہیں پاسبان فریاد ہو خنک پی مری دیکھو کہاں کہاں فریاد غم حسین میں کی ہو کہاں کہاں فریاد ہماری حال پہ کرتی ہیں بیڑیاں فریاد	

نہ کس طرح کر دچلا کر پھر کمان فریاد	نشانہ تیر کا کوئی جو سمجھتا ہو جاے
کہ جیسے باغ میں کہ تہیں بان غبان فریاد	میان سینہ پر داغ یوں ہولان
سڑ پٹ پ کر کینین نہ بی بیان فریاد	عطش سو صورت سیاب ہون چویر
چمک چمک کر کینین نہ انگلیان فریاد	مہار اونٹ کی کھینچن جو سید سجاد
غم سپرین جو کرتے شہ زمان فریاد	بھونکو گریہ یعقوب کا گمان ہوتا
کچھ ایسے در دسہ کرتا ہی ناتوان فریاد	توی بھی سن نہیں سکتے ہیں نالہ سجاد
کر نیلے حق سوز بان لب دمان فریاد	کہا حسین نے یاد آئیگی جو شیر میں سپاس
سڑ پٹ پ کر کینین کیوں نہ مچھلیان فریاد	پلخانین میں ہیں شہ مثل ہی ذاب
کبھی کروں بھی اگر بہر امتحان فریاد	وہ ناتوان ہوں کہ آؤ نہ تباہ گوش صدا
ہنگا ہبان مجھوتے ہیں گھر گیان فریاد	سکینہ کہتی تھی زندان میں ہم کمان بابا
مگر حسین کے آئی نہ تاز بان فریاد	اٹھا ڈولہ جو انوکھا داغ پیری میں

لگایا حلق پہ وہ حرمیہ نے تیر ستم	تڑپ کے کرنے لگا جس سے بیزبان فریاد	
شمار ۱۷	غم حسین سے دنیا میں آج تک فاجر	سلام ۱۹
زبان موج سے کرتی ہیں مچھلیان فریاد		
غلط ہو آئی تھی کشت کے نازبان فریاد	بھلا حسین سا صابر کہاں کہاں فریاد	
نہ ہر قدم پہ گردن میں نہیجان فریاد	کہ اٹھتے بیٹھے کسے تے ہیں ناتوان فریاد	
خیال گیسو و اکبرین دل تہ چون نالان	کہ حبس و رات کو کرتے ہیں پاسبان فریاد	
کہا یہ شاہ ذبحانی کو ہاتھ جین قلم	کرین نہ کیوں میری بازو کی مچھلیان فریاد	
جو دیکھے اصغر ابرو کمان کی بتیابی	کڑک کڑک کرے کیوں نہ ہر کمان فریاد	
کھدین عالم رویا میں دل ہوں نالان	اندھیری رات میں کی ہو کہاں کہاں فریاد	
غضب میں تو دل کو شمشیر چٹھی شمشیر	صف نہیں غل ہوا یا شاہ دو جہان فریاد	
ابھی تک ہی یہ تاثیر غربت سجاد	کہ بنگ بنگ سے کرتا ہو کاروان فریاد	

نہ سنتا ایک بھی آواز استغاثہ کی	حسین کرتے نہ گریہ ہر امتحان فریاد
نجانے راہ میں عابد یہ کیا گذرتی ہو	ہر اک قدم پہ جو کرتی ہیں بیڑاں فریاد
ازل سے روح نبیؐ کی مصیبت شن	جو بی زبان کہو تائے تو بیدار فریاد
خیال آتا ہو جب کاروان عابد کا	جس کی طرح حسرتا ہو دل شکن فریاد
بڑھا ہو راہ میں چنعت عابد بیار	کہ دل سے آنھیں سکتی ہیں زبان فریاد
کشان کشان جو لہو جاتی ہیں سیر و نگو	حسین سو کرتی ہیں بی بیان فریاد
چلا ہو قافلہ روخ کا سوسے ملک عدم	جس کی طرح حسرتا ہو بیچکیاں فریاد
صدایہ رعد سواتی ہو گے جنے میں	غم حسینؑ میں کرتا ہو آسمان فریاد

شعار	دم فشار ہو فاجر پہ یا علیؑ	سلام
۱۷	مدد کو آئے کرتے ہیں استخوان فریاد	۲۰
روایت ذال معجبہ		

سنو قلم سو اگر حال بیزبان کا غد	تو بیدار بھی کرنے لگے فغان کا غد
سنو جو حال غشامہ دو بہان کا غد	کر عوزبان قلم سو نہ کیون فغان کا غد
لکھون جو وحدت خورشید روز عاشق	مثال شاہ کا بھی ہو شرر فشان کا غد
دم اخیر جو آیا ہر قاصد صغیر	نہ روئین دیکھ کے کیوں کوشہ زمان کا غد
رقم کرو نہیں جو احوال بخش حید	توفیق جو دہی ہو جایز فشان کا غد
گل ریاض نبی کی لکھون جو نگینی	نہ کس طرحی بنے تھمتہ جناب کا غد
رقم کروں جو دل بقیر شاہ کمال	مثال برق کروں مالہ و فغان کا غد
جو فصل گل میں لکھون تیغ شاہ کو جو	توشل غنچہ نہ کیوں کر ہوز فشان کا غد
تمام صفحہ جو مسطر کشیدہ ہو اسکا	نہ کس طرحی ہو مانند لکشان کا غد
لکھو جو خال جبین مہ علی کی ثنا	تاری نگینے نقطے تو آسمان کا غد
لکھون جو حال میں زردی جسم عابد کا	توصاف صاف دی خوشبو زعفران کا غد

لکھون جو اسپہ من حرفِ اسیرِ عائد	تو پتو کیون نہ دوا تر کی سیرِ مان کاغذ
شبلیہ اصغر مہر و اگر قلم کھینچے	تو ٹکڑی ٹکڑی ہو سب کت کت کاغذ
رقم ہوشمہ اگر سوزشِ تپ سجاد	تو دم میں جل کے کرنا لہ فشان کاغذ
لکھون جو قافلہ البیت کی روداد	فغان کر و صفت زنگار و ان کاغذ
شال سیدار تے ہن ہاتھ صفر کے	پڑ حسین جو لکھتو ہی ناتوان کاغذ

شمار	شال دون ورق آفتاب سو فاختر	سلاطین
۲۵	جو دستیاب کہیں سی ہوزر فشان کاغذ	۲۱

روایتِ رائے محلہ

نہ قیاب ہوئی پر وہ فوج سرور پر	ہزاروں حکم کیے لاکھوں ذی ہتر پر
گوہن قتل جو ہو ہو کپاسو کوثر پر	تو دوڑ دوڑ کر گرتی ہیں حینِ باغ پر
خیالِ تشنگی شاہِ دلیں جب گزرا	غش آبیاساقی کوثر کو عرض کوثر پر

کہا مریض نے یارب دیا تو ہو خط شوق	نہ آفت آئے کہین راہین کہو تر پہ
چلا ہو کب یہ خط شوق فاطمہ لیکر	رکھا ہو تاج سلیمان سر کہو تر پہ
چلا جو فخر سلیمان کے پاس خط لیکر	گمانِ بال ہوا ہی پر کہو تر پہ
جو دیکھا فخر سلیمان کو خون میں غلطان	چلی الم کی چھری گردن کہو تر پہ
کہا یہ دیکھ کے صغرائے خیر ہو یارب	پڑا ہو خون یہ کسکا پر کہو تر پہ
بجلا جہان میں گوہر کی آبرو کیا ہو	کہ قوق رکھتا ہو آنسو مرا ہر خضر پہ
یہ قتل شوق ہو انصار شاہ والا کو	کہ دوڑ دوڑ کے رکھتی ہیں حلق خنجر پہ
اوڑا کے آئے فرس نہیں جب شبیہ	ہوا براق کا دھوکا عقاب اکبر پہ
جو پھر کو قید سی سجاد آہِ مقتل میں	چڑھائی اشکوئی چادر مزارِ سرور پہ
شہید ہوتے نہ کیوں زخوشیِ مقتل میں	کہ مہر اپنی خود کی تھی اپنے محضر پہ
ہدف کیا یوں میں سینی میں دل شہین کا	کہ جیسو تیرے لگائے تھے نقشِ شیر پہ

لوگو کو پونچھ کے تلوار سیان میں رکھی	نگاہ کی جو دم عصر شہ نے محضر پر
یہ قلب پھٹتا تھا پیا سونو کا تشہ کامی	کہ حلق دوڑ کر کھتی تھی آبِ خنجر پر
جب آئی کان میں آواز شہ غافلہ شاہ	تو اٹھ کے گر پڑے سجاد زار بستر پر
کہا حسین نے او شمر روک بے خنجر	گلا جناب نبی نے رکھا ہی خنجر پر
اوسے بھجائیے جو جو مسیح فوج میں	گمان خستہ مسل کا ہو جب اکبر پر
گرین میں پشت فرس کیوں حسین	ہزاروں تیر جو پڑ جائیں جسم لاغر پر
نہ کسر حسو گرین تشہ کام صورت خنجر	گمان آب بقا ہو جب آخِ خنجر پر
چیر گیس ہو صد ہون سی شاہ کا لاغر	کہ خون کا ایک بھی دھبہ لگانہ خنجر پر
پسینہ آگیا ماتھے پہ ڈھل گیا منکا	لکا خدنگ جو آکر گلے صخر پر
بڑی تلاش میں پایا ہی ریگ پر چوٹیا	گر وہین دوڑ کے پشیر لاش اکبر پر

اشعار ۱۴	صدائے گریہ نہرا سنی ہوا و فاختہ	سلام ۱۲
-------------	---------------------------------	------------

پڑھا ہر شے جو میں نے ممبر پر

دکھلا دی کلک دد کی تصویر کھینچا	زخموں کو شہ نکالتو ہن تیر کھینچا
ہمت بڑھی یہ شاہ کی شمشیر کھینچا	اک آہ کی نہ زخم سے تنو تیر کھینچا
سینے سے پھینکا شہ نے وہاں تیر کھینچا	یان آہ دل سے بڑھتی ہمشیر کھینچا
الہ دے صبر شاہ کا شمشیر کھینچا	قاتل کو زخم تن سے دیے تیر کھینچا
دو چار تیر آگے گئے جب یہ شاہ	جہاں لڑے کھڑے ہوتے شمشیر کھینچا
میدان سے بھاگتی ہو جدھر شام کی پانچ	لاتی ہو شہ پہ تیغ کی تقدیر کھینچا
پہنچے ارم میں گلشن ہستی کو چھوڑ کر	اک آہ سرد صغیر شمشیر کھینچا
زنجیر کے لاڈلوں کو نہ ملتی آرزو خنگ	رکھ لیتے گر گلے پہ نہ شمشیر کھینچا
عباس کے خزاں کا آتا ہو خیال	روستہ میں خطر زمین پہ شمشیر کھینچا
کوئی نہ پڑے گا خط پیشانی آج تک	لکھا غصہ کا تب تقدیر کھینچا

دس بیس اور تن پہ شہ دین کے پڑ گئے	دو چار پھنکے زخم سے گرتے کھینچ کر
مانی بھی مثل خامہ ہو عالم میں سیاہ	دکھلا دوں جنگ شہ کی جو تصویر کھینچ کر
اگر سطح قطع اسے ہو راہ و از شام	رکھتا ہو ہر قدم پہ چوڑی کھینچ کر
اکبر کی لاش آئی تو غش کھائے گڑھی	اک آہ سر زنیب دلیک کھینچ کر
ایکون متصل ریز پڑھیں جنگ میں جین	مکتی بھی ہو زبان کہیں شہ کھینچ کر
عباس سے ملول ہوئے فوج جو جوان	بچو جو آئے جنگ کو شمشیر کھینچ کر

فاخر تمام ہو گئے زنیب کے سامنے	اشعار
پاؤں زمین پہ اکبر دلیک کھینچ کر	۱۰
۲۳ سلام	

خدا کوہین جیسے پیسہ عزیز	بنی کوہین اوسط طرح حیدر عزیز
کہا شہ نے یہ ہیں شبیہ بنی	مجھے کیوں نہ دل سے ہوں اکبر عزیز
روایت از محکمہ	

عطا اک سو دختر ہوئی اک سو تیغ	خدا و نبی کو ہین حیدر عزیزی
قد بوسی شاہ ہوگی نصیب	مجھ کیون نہ ہو روز محشر عزیزی
بڑی شہر شہرب جو باز اکر	کیون مثل یوسف ہو کر عزیزی
تکیون خال ابرو سے شہ ہون پسند	کہ ہوتا ہی خنجر کا جوہر عزیزی
یون آنکھوں کو میرے ہین آنسو پسند	صدف کو ہون طرح گوہر عزیزی
کیا عہد طفلی سے مرنا قبول	نہ کیون خلق شہ کو خنجر عزیزی
سر شاہ نیزے پہ یاد آگیا	نہ کیون نہ ہو خورشید محشر عزیزی

اشارہ ۲۰	عزادار و غم خواہ شیر ہے	سلام ۲۲
کیا سنتو حرم عابدہ لگیں کی آواز	رکھے کیون نہ فاخر کو حیدر عزیزی	
دو نیزہ خامہ جو پر تیر کی آواز	جاتی تھی فلک تک غل نہ بخیر کی آواز	
	آئی دل حاسد سے بھی خنجر کی آواز	

پشیر تر پ جاتے تھے متقلین فریم
 تالان ہوا بھی تک یہ اسیری کیکے
 عباس یہ ہر وار پہ کہتو تھو دم خناب
 بھو یہ کہ مر جب کو کیا قتل علی نے
 ہو جاتا تھا دھوکا انھیں نہ ہر اکی
 جب مجاہد ہوا گردن صغرا کا تصو
 روز لگے منہ پھیر کو فوج میں ستمگر
 غربت میں جو نموش تھا سجاد کا کوئی
 مینو نہیں جا کر کانپ گواہ جفا کو
 اتنی میں گلاکٹ گیا سید کا بدن سے
 دنیا میں نہ پابند بن ہو کوئی ایسا

آجاتی تھی جب نالہ ہشیر کی آواز
 آتی ہو جو ہر گام پہ زنجیر کی آواز
 کانوں کو بھلی لگتی ہو شمشیر کی آواز
 جھوٹ بنی نے سنی تکسیر کی آواز
 جب سنو تھے شبہ زینب دلگیر کی آواز
 آنے لگی کانوں میں پر تیر کی آواز
 جھوٹ سنی نالہ پشیر کی آواز
 بہلاتی تھی دل آپکار زنجیر کی آواز
 غصہ میں سنی جب شبہ دلگیر کی آواز
 لکلی تھی نہ منہ سوا بھی تکسیر کی آواز
 تھی پانون میں عابد کو یہ زنجیر کی آواز

دل بسکے ہلا دیتی تھی زنجیر کی آواز	ہر گام پہ عابد کے لیے کرتے تھے نالے
غل کر کے جگا دیتی تھی زنجیر کی آواز	سوئے میں جو عابد کو ہلا دیتے تھے اعدا
گردون سو گزہ رجاتی تھی شمشیر کی آواز	چلتی تھی جو میدان میں پاشا شب شبہ و فسوس
چھا جاتی تھی دولا کہ پیشیر کی آواز	غصہ میں جو لکار رہی تھی مثلِ ید اللہ
نکلی بھی اگر عابد دلگیر کی آواز	یہ ضعف تھا کانونِ تلمکائی نہ دہن سے
آتی تھی کئے حلق سو تکبیر کی آواز	کہتے ہیں جدا ہو گیا جب سرِ دین کا

اشعار ۲۵	فاخر یہی محشر میں کہو نگاہیں خدا یارب تو سنا دے مجھے پیشیر کی آواز	سلام ۲۵
-------------	---	------------

رویت میں مہملہ	
عباس کب ہیں اکبر گلگون بجا پاس	گو یا علی کھڑے ہیں سولِ خدا پاس
ہسر کی اپو کرتے ہیں سب تہا کی پاس	کیونکر نہ ہو مسیح کو خاکِ شفا کی پاس

نیز یہ سرینین سر شاہ ہوا کو پاس
 سب کچھ ہو رطب یا بن عالم خدا کو پاس
 توصیف اس بڑھک ہو کیا ذوالفقار کی
 دلیں جو گرد و سوز غم و اشک آہن
 مان ڈجو پونچا حال پشہ ذیہ کہا
 بے آیتین ن سو جو تھی فرط شنگی
 عبا جس بگری تو یہ شیر نے کہا
 بخت جگر کمان ہین مژہ پر زیشک
 کہتو تھو شہ بس اکبر و عباس گیسے
 کیا بزدلی تھی دور سے لڑتے اہل شر
 برباد کر دیا میری مشت عبا ر کو

کو کہن جیو حنچ پہ بدر اللہ جا کو پاس
 ہاں عاجزی و عجز نہیں کبریا کو پاس
 برسوں رہی جناب شہ لافا کو پاس
 ہکو ہین خاک و آتش آب ہوا کو پاس
 اکبر گیسے جناب رسول خدا کو پاس
 مشکیزہ لے کے آئی سکینہ چا کو پاس
 پہنچا دو ہاتھ تھام کو بیٹیا چا کو پاس
 ہین لعل شجر اغ دُر بے بہا کو پاس
 قاسم بھی جا چکے حسن مجتبیٰ کو پاس
 آیا نہ اک بھی لاکھون بین شاہ ہوا کو پاس
 جز خاک اُڑانے کے ہوا کیا ہو پاس

<p> آتی ہو گا وہ دور کے خود کمرہ کو پاس طفلی میں روتے آئے جو شہ مصطفیٰ کو پاس آیا ہوں چھپ کے شکوہ امامِ مہ کو پاس ہو نچا جو کاروانِ جمع کربلا کو پاس شمر آیا تیغ کھینچ کے شاہِ ہدا کو پاس فوج آگئی ہو لوٹ کو دولت سر کو پاس جاتے ہیں پیاسی دور کو آبِ بقا کو پاس جاتے ہیں کس شکوہ سے احمد خدا کو پاس قبرین ہیں سبکی مرقد شاہِ ہدا کو پاس دینا ہے پھر حلے ہیں ہمیر خدا کو پاس لاشیو پڑی ہیں لاشہ شاہِ ہدا کو پاس </p>	<p> عکسِ پڑی نر خ زر و شہ پہ کیوں فوراً خدا نے بچہ آہو عطا کیا کہتا تھا خر کر نیگے نہ کیوں عینِ بیان روز کی بی بیوں کی صدا آئی شہ زینب یہ بولی آئے یا تضرعی اعلیٰ فضلہ پکاری خیر ہو راند و کی اوی کریم گرتے ہیں آبِ تیغ پہ انصار شاہِ کب میکال و ہیریل و لایک جلو میں ہیں چھوڑا نہ ساتھ سر کے بھی انصار شاہ نے تھا شور کب شبیہ محمد کا کوچ ہے وہ بار عام گرم ہو مر کر بھی بہشت میں </p>
--	---

۱۹ اشعار	فاخر کی التجا ہر خدا نے کریم سے	سلام ۲۶
	مدفن مرا ہو قبر شہ لافقا کے پاس	
	روایت شمس مجتبہ	
کعبہ کو یون ہر حیدر کرار کی تلاش شپیر کو ہر عابد غمخوار کی تلاش بلبل کو یون ہر غنچہ زردار کی تلاش ہوشہ کو کیون نہ شہر تہنگار کی تلاش چھٹی ہین تیغ کھینچ کے کبے حسین پھر تاتھا کو بکوجو رسالہ لیے ہوئے یون زخم تیغ و تیر کی تھی شہ کو آرزو باعث جو یہ ہونشونا کا جہان میں	جیسے صدف کو ہو در شہوار کی تلاش لو و کھو ہر مسیح کو بیمار کی تلاش مفسس کو جیسے ہر زرد و نیار کی تلاش جب حلق کو ہو خنجر تو تھوڑا کی تلاش سردار کو ہو لاش علدار کی تلاش حر جرمی کو تھی شہ ابرار کی تلاش جیسے ہو عنایت کو گلزار کی تلاش پھر کیون نہ مسیح کو بیمار کی تلاش	

اکبر کو خط : کہو کیونکر کھون نہ دو	ہو زخم دلو مہم زنگار کی تلاش
خیمہ میں بعد شاہ جو آئین لوٹ کو	طاعونکو ہر زور و دیار کی تلاش
شہنشاہ کا کرگی دم میں بھین آتے تیغ شاہ	ہونا رینو نکو تیغ شہر بار کی تلاش
پائگی گرد بھی تیکھی ذوالجناح کی	بیکار پھر ہو اکو ہر ہوا کی تلاش
عاشور کا جو وعدہ ہے آئین کا خلدین	حور و نکو ہو حسین کو انصار کی تلاش
جو بجا گا اسکو ڈھونڈھ کو لاکھوں کیا	استدرا تیغ سید ابراہیم کی تلاش
اسباب قید لیکو جو آئین بعد شاہ	حداد و نکو ہو عابد بیمار کی تلاش
پہونچی ہے تو رکت پر جبریل کا کمر	استدرا تیغ حیدر کرار کی تلاش
کب ڈھونڈھو تھیں نہیں شبیہ بنی کو شاہ	ہر مرضی کو احمد مختار کی تلاش
ایر و شہ کا آگیا رویا چن بخیال	اٹھ اٹھ کو فرش خواجہ تلوار کی تلاش

دونخ میں لچلے ہیں ملک کشان کشان

اشعار ۱۱	فاخر نہ کیوں ہو رحمت غفار کی تلاش	سلام ۲۷
روایت صا و مملہ		
شہر بیری کو کیوں نہ شاہ ہلا کی حیر	ہوتی ہو آشنا کو صدا آشنا کی حیر	
الکٹ ہم سے شوق زیارتیں تہن	لائی مجھے کہاں سے کہاں کج بلا کی حیر	
جو چو کہ خون پیر تھو فوج شہر کا	بڑھتی تھی اور تیغ شہ لائقا کی حیر	
سو سو طرح کی پائی تہن بہتین تہن	کیونکر نہ مر کر اور ہو خاک شفا کی حیر	
آیا ہونق آہ غم شدہ سو کبھی ان	لو آئی ہو اور اکو عدم سے ہو کی حیر	
بڑھتی ہی جاتی تہن بہتین تہن	اندری جناب سو بخدا کی حیر	
اشعار ۱۱	اپنی کلام نو کا ہی سیمان سے داد خواہ	سلام ۲۸
فاخر ہو ابتدا میں تجھ آشنا کی حیر		
روایت صا و		

طبع گدا کو منہ پُر ز سوز کیا غرض	جو خاکسار ہو اُس بستر سوز کیا غرض
نشہ کتہ تھی کہ سب پستی راہ میں	اصغر سوز کیا غرض مجھ کو اگر سوز کیا غرض
فرات تھے یہ شوق شہادتین شاہ دین	سب بار دوش ہو مجھ کو اب سوز کیا غرض
سزین جو شاہ بخشش است کے واسطے	شیدو نکو پھر ہو حشت محشر سوز کیا غرض
زینب یہ بولی جاؤ گی تقلید شگے سر	مقنع سوز کیا غرض مجھ کو چاہے سوز کیا غرض
زینب یہ بولی میں نہ رہو گی یہاں کبھی	جس جانا حسین تو اُس گھر سوز کیا غرض
نشہ کتہ تھی کہ آب اس دو تو ظالمون	تم کو تو مجھ سوز کام ہو اصغر سوز کیا غرض
منظور حکیم شاہ کو مرنا ہو طریح	پھر تیغ و تیر و نیزہ و خنجر سوز کیا غرض
دشمن ہو جو کہ آل کا انکو جہان میں	پھر اُس عدد کو شافع محشر سوز کیا غرض
پانی حسین کو نہ دیا جنتی تا بمرگ	پھر اُس دُنی کو ساقی کو نہ دیا سوز کیا غرض

شمار ۹	چگون گاباغ خلد میں بسو کیا غرض	
شمار ۱۰	رولین طاسے مطبقہ	شمار ۱۱
<p>کب نہ ہو سپر سید ابر اگر خط ہو کہ بیتابانی بھی دیو کچھ پیغام جنگیں آپ جو مشتاق شہادت تھو شوق میں فاطمہ پیاسی کتنی تھی پاس عیسیٰ کو جو زو آیا ہوشل مدوق بیکہ مضمون شکایت تھی لکھے صغیر ہنسکے نوشاہ ذریعہ ازرق شامی سو کہا رگڑی دید سے کہ جو کا ماتھا گلارہ کا</p>	<p>بڑھ کر تفسیر سو ہو مصحف خسار کا خط لے کے قاصد جو چلا فاطمہ بیمار کا خط جاوہ راہ عدم میں کیا تلوار کا خط دیکھیے آتا ہو کب سید ابرار کا خط حال بیمار کو دیتا ہو بیمار کا خط لاش اکبر یہ پڑھا شاہ نے بیمار کا خط نہ پڑا ایک بھی تن پہ تر تو تلوار کا خط کئی جاحلق پہ تھا خنجر خوشوار کا خط</p>	
شمار ۱۲	گل فردوس ہو جب عارض اکبر فاختر	شمار ۱۳

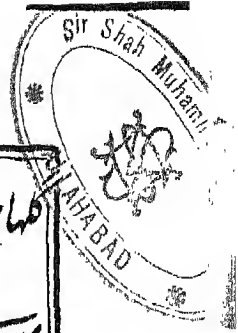
سبز باغِ جنان کیونہو زخار کا خط

ردیفِ ظالمے مجھے

ہماری جان کی کیونکر نہو بچلا ^{فط}	مثل یہ سچ ہو کہ انسان کی ہو قضا ^{فط}
ہوا کھدینِ نعم شاہ یون مرا ^{فط}	کہ حسبِ طرح ہو مسافر کا رہنا ^{فط}
ہو آہ ماتم سرور سو داغِ دل روشن	یہاں چراغ کی لو آپ ہو ^{فط}
کہا یہ شاہِ نر کیا خوفِ گوین تنہا ^{فط}	نہیں ہو جس کا کوئی اُسکا ہو خدا ^{فط}
پسر کو ذنِ مین مین یہ کر کشتہ ^{فط}	تو اس صغیر کی رہنماری ذرا ^{فط}
رہا نہ یاد سو اکدم جو روزِ شب غافل	ہوا ہونِ مصحفِ زخار شاہ کا ^{فط}
چلینِ شام کو زینبِ تور و کو یہ ^{فط}	تھاری لاش کا ہر بھائی کبریا ^{فط}
فلک کے جو رستم سو پونہ دل کیونکر	براہِ دانہ ہو کب سنگِ آسیا ^{فط}
رضا پسرنے جو مانگی کہا یہ سرور	سدا و شوقِ سیدان کو خدا ^{فط}

شمار ۱۲	دخیل صورت اعراب جتن ای فاخر نہ کس طرح ہو مرا شاہ کر بلا حافظ	سلام ۳۲
روایت عین مہملہ		
بزدل ہو کب نہ مین عدا ار کو مانع و و کر گئے خود دوزرہ و بکتر اعدا دریا سو یہ مشکیزہ کو بھر کر نکل آئے ٹھوکر سوا لٹ دیو یہ تخت ملک شام آیا طرف حق نہ سنی ایک کی اسو زندان سے چلا آ کر بے دفن شہرین شیشیر شہر دین سے نہ کیوں ل ہو دوپا اڑتا تھا اشاری میں شیش دیکو دم جنگ	فرار ہوں کیا حیدر کر ار کو مانع ہوئی تھی کوئی چیز نہ تلو ار کو مانع لاکھوں مین ہوا اک نہ عدا ار کو مانع زنجیر ہوئی عابد بیار کو مانع فوجین ہونیں گو حر و قادیار کو مانع تھیں بیڑیاں کب عابد بیار کو مانع یہ ڈھال دہے جو نہیں تلو ار کو مانع فوج کے پر ہی نہ تھو رہو ار کو مانع	

پھر رکتی بھلا خاک یہ کیا اور پر سے	جبریل کے پرچہ بن تلوار کو مانع
رگ رک کر جو چلتا تھا گل پر شہرین کے	تحقین شک رگین خنجر خونخوار کو مانع
عباس لٹ دیتا پرے فوج بڑھ کر	سردار نہ تو تاج و عیلا دار کو مانع
اشعار ۱۱	فاخر جو در رحمت غفار کھلاحت رضوان نہ ہوا مجھے گنہگار کو مانع
سلام ۳۳	
روایف غین معجمہ	
جس طرح شاہ دین ذہب تر اٹھا ڈراغ	صابر وہ ہو جو ایک بھی لیں لپہ کھا ڈراغ
کیونکر نہ نون میں صاحب گنجینہ ڈراغ	قلب جگر میں کچھ نہیں سیر ہو ڈراغ
کیونکر غم حسین کو رکھون میں عزیز	ہو داغ سیر و دل کو لہو دل پر ڈراغ
اٹھا گل کو کاٹ کر جب شمر رویا	خنجر سے خون شہر کشتی ڈراغ
تو صبح تک جوان تو ہوئی پیر ظہر تک	اک دو پہر میں شاہ فرات ہو اٹھا ڈراغ



کھائی زخم دلیں کھاجب ترئے	سینہ میں شہ کو باغ نہ کیونکر لگاؤ داغ
میسے تو داغ دلو ترقی ہو دبدبم	دعویٰ ہر ماہ کو بھی تو ایسا دکھاؤ داغ
کہو تھو بعد اکبر عباس شاہین	ایسا کلیجہ جب ہو تو ایسے اٹھاؤ داغ
تاریک جب کان ہو تو لازم ہو روشنی	کیونکر نہ شمع خانہ دلیں جلاؤ داغ
بڑھ جاؤ گر حرارت سوز غم حسین	خورشید حشر دلیں مر ہو بجائے داغ

اشعار ۱۳	فاخر سوساکی حد ہو بھلا کر طرح بیان	سلام ۳۳
خود دلیر آج تک کھلے اٹھاؤ داغ		

ردیف

اہل دینا تو رہی فرقہ باطل کھینچ	ایک لاکھ نوین ہو اتر شہ عادل کھینچ
شاہ فرماؤ تھے چھن جاؤ نہ سینہ کیونکر	لاکھوں تیر و دہائی نہ ایک سر دیکھ
نیجہ انوکھا تماشا جو پسند آیا ہو	نظر میں عون محمد کی ہین سبل کھینچ

سپر آجاتی ہو یوں چہرہ شہ پر دم	ابر آجاتا ہو جیسو سہ کامل کیطرت
کر بلا سو طرف شام چلو کب قیدی	لنگے منزل سے چلا قافلہ منزل کیطرت
منہ چھپاؤ ہو ذناموس بنی باون سے	جاتے ہیں حاکم غدار کی محفل کیطرت
عابدزار کو پہنانے جو حد او آئے	دیکھا کن حسرتوں سے طوق سلاسل کیطرت
جوڑ کر ہاتھ فغان کر ڈ لگا بہر امان	نظر غیظ جو کی شہ نے جلا جل کیطرت
ای ہو افر نسلیمان کی بہن ہو گی سوا	اڑ کر طائر بھی نہ آؤ کوئی محل کیطرت
چھپو عباس جو دریا پہ ہوا شور بپا	دیکھو سپہرا ہوا شیر آتا ہو ساحل کیطرت
سر برہنہ جو رہ شام میں ہو نبت علی	چادرین آ رہی ہیں گرد کی محل کیطرت
شمر کھینچو جو دم فوج چلا آتا ہے	یاس سے تکتے ہیں شہ خنجر قاتل کیطرت

جبکہ حامی ہوتے عقدہ کشا ای فاختر

فکر دور آتا ہو کیون عقدہ مشکل کیطرت

اشعار
۱۳

سلام
۳۵

روایت قاف

کیا ہو بیان شہ کی شہادت کا اشتیاق	آہٹ کا شوق تھا تو قیامت کا اشتیاق
دولہا کو تھا عروس کی خصلت کا اشتیاق	کبر الی وید کا تھا قیامت کا اشتیاق
حر کیون نہ جان شہ پہ فدا کرنا وقت جنگ	حور و نکا تھا جو شوق تو جنت کا اشتیاق
اگر تو تھے بار بار قدم پر امام کے	عباس کو تھا رنکی اجازت کا اشتیاق
کیونکر خوشی سو طوق پہنچو نہ بعد شاہ	عابد کو تھا خلاصی امت کا اشتیاق
لیون خوش نہو ذخیرہ تیغ و تبر شاہ	ہر عضو جسم کو تھا راحت کا اشتیاق
چالیس سال تک نہ رو کا ایک دم بھی شک	عابد کو ایکسان بہارت کا اشتیاق
جب سے کیا تھا شاہ فیض پر پہنچ کر	اسد ن سو آپ کو تھا شہادت کا اشتیاق
کتنی تھو بار بار شہ مشرقین سے	اکبر کو تھا جہاد کی خصلت کا اشتیاق
اکھڑی سی قبلہ رو گردی سجد کی واسطے	تھامرے مرتے شہ کو عبادت کا اشتیاق

چھٹی ہی کر بلا کو چلو قید شام ہو	پہلو ہوا حرم کو دیارت کا اشتیاق
الندری دل کہ عوان محمد کو وقت جنگ	مرنے کا دلولہ تھا شہادت کا اشتیاق
اشعار ۱۵	جز سبط مصطفیٰ کے زمانہ میں کون ہے فاخر جہی ہو درد و مصیبت کا اشتیاق
ردیف کاف	
کہا شہ نوا اعدا سے تقرر کب تک یہ کہتے تھے سجاد وقت اسیری سرشتہ سو کہتی تھی اشتر پہ زنیب یہ یاد خط شہ میں کہتی تھی صفرا چلین شام کو جب تو کہتی تھیں لڑین یہ شوق شہادت میں کہتے تھے سزاور	کچھ جنگ میں تیغ تاخیر کب تک رہی دیکھیں بانوں میں زنجیر کب تک رہی سر رہنہ یہ ہاشیر کب تک میسے پاس آتی ہو تحریر کب تک پھر ایگی در در یہ تقدیر کب تک پھر مری گردنہ شمشیر کب تک

چلو قید خانہ سے کہ کر یہ عابد	رہی بے کفن لاش شیر کب تک
کہا شہ نے پانی اسو دو تو یارو	رہی بیاسا یہ طفل بڑ شیر کب تک
یہ کہتو تھے بیمار ام البنین سے	مدینہ میں آتے ہیں شیر کب تک
چلے جبکہ اکبر تو صغرا پکاری	رہی منتظر بھائی ہم شیر کب تک
کہا شہ دُزنیب سے رو کو نہ مجھ کو	بچاؤ گے بھائی کو ہم شیر کب تک
جفا و تعدی کریں جبکہ اعدا	سہو ظلم پر ظلم شبیر کب تک
کہا شاہ نے رن مین گرمی بہت ہے	چلے گی ہو اسے پر تیر کب تک
نسان پر بھی اللہ اکبر تھا جاری	زبان پر رہی شہ کی تکیہ کب تک

اشعار ۱۵	لکھن میں مدح سروریتین توفیٰ خاں مے خلد کی دیکھیں جاگیر کب تک	سلام ۳۷
	روایت لام	

سینہ بال کیونچن خضاب کے قابل	کہ حسن معرے سیم ہر شاب کے قابل
کریم خلدین تو بڑے حساب کردا غل	نہیں ہن جرم ہمارے حساب کے قابل
لہو صغیر کا چہرے پہل کے شہ نہ کما	یہ ریشہ مری غونی خضاب کے قابل
مصر ہو ابو غا کا پس تر شہ نہ کما	نہیں سوال تمہارا جواب کے قابل
حقیقت اور کی کیا تھی جو جان ہوتا	جگہ رسول کی تھی بو تراب کے قابل
زمانہ ہو گیا اے نہر علقمہ سیراب	حسین کیا نہ تھو اک جام کے قابل
لہا پنچ ماری سکینہ کو شمر کیوں پھر خ	یہ ظلم آل رسالتاب کے قابل
شمال میں نہ بہت ڈھونڈھی پر ملی مجھے	سرخ شبیہ رسالتاب کے قابل
کہا احمین یہ روح الامیں نے وقت بدل	یہ ذوالفقار ہی لب لباب کے قابل
چمکے ذرہ طالع مرا بنے خورشید	جو ہو یہ خاک در بو تراب کے قابل
جو ٹوکا بڑھ کو عیدار نے تو حزن کو کما	نہیں یہیں عاصی عتاب کے قابل

و کھائی دیگا بھلا دیدہ پر آب سو کیا یہی ہو درمیں انصاف تیرا اگر کو کہا یہ شاہ نے کب آیا نامہ صفرا	کہ روشنی نہیں چشم حباب کے قابل حسین ہو بنعم شراب کے قابل رہا حسین نہ جسم جو اسب کے قابل	
اشعار ۱۵	بچانا قبر میں یا پو تراب فاخر کو یہ استخوان نہیں میر عذاب کے قابل	سلام ۳۸
	ولیفتم	
کھا اکبر نہ کیونکر لڑیں کفار سو ہم شاہ کتو تھو دم جنگ جو پاؤں گاڑیں نہیں اکبر نہ اچھلینگے سرفروں کے بڑقان ہو کہ یہ کتو تھیں مرفدہ تر کتو تھو عون محمد جو نہ روئیں شیر	لچکے اذن و غایب ابرار سے ہم نکلیں باہر نہ کہیں نقطہ پر کار سو ہم لینگے قاسم کا عوض شکر خدا رسم کم بڑ میں نہیں ابر گہر بار سے ہم کاٹھیاں سر سپر سعد کا تلوار سو ہم	

شاہ کہو تھو کہ اسی شہر جد اگر کہیں سر	جا کے جنت میں ملین حیدر کرار سی ہم
جبکہ یاد آئی ہمیں خانہ زندان حرم	سر کو ٹکرائیں نہ کیوں کر درو دیوار سی ہم
شاہ کہو تھو کہ سوار کے طلق اگر	سُفہ نہ موڑینگے کبھی خنجر خونخوار سی ہم
فوج سی کہو تھو تھے زینب کے پسریہ دم	ہیں تو پوچھو یہ صد اکیلے میں تلوار سی ہم
شوق دیدار میں کہو تھو یہ شکل نبی	دیکھتے ملتے ہیں کب فاطمہ بیمار سی ہم
عز کہو تھو کہ مانگیں تو علم شہر مگر	ڈرتے ہیں حضرت عباس عہدار سی ہم
چشم عابد کو کو اور کوئی یوں گس	دینگے بیمار کو تشبیہ نہ بیمار سے ہم
جنگ خیر میں پس قتل یہ مرجعے کہا	لینگے حارس کا عوض حیدر کرار سی ہم
پیشکش کیا کہا کہ یہ کہتے تھے جوانان حسین	عید ہر آج گلے ملتے ہیں تلوار سی ہم

چور ہوں جبکہ موجب علی سے فاخر

اسلام
۳۹

کس طرح پھر نہ چلیں جھوٹی پیچوار سی ہم

اشعار
۲۱

روایت نمون

کھنڈی تھو شاہ وصل ہو صورت نکسین	قاتل کی تیغ جن سر کر دے سرحد کہین
تھا ذوالبحاح شاہ سا بھی باو کہین	بجلی کہین تھا ابر کہین تھا ہو کہین
کیون بہر مغفرت نہ وسیلہ ہوشہ کا ورنہ	ہوتی ہی پار کشتی بے نا خدا کہین
عباس کھنڈی تھو کہ جگا دون میں فوجو	دیدیدین جواذن جنگا امام ہد کہین
پہونچا جوزلف شاہ میں دل تو عجب ہو کیا	تقدیر نارسا ہو بھی تورسا کہین
عبرت سرور دہر بھی طرفہ مقام ہی	بزم سرور ہی کہین بزم عز کہین
توصیف مختصر ہی یہ تیغ شاہ کی	پانی کہین ہی آگ کہین ہی ہو کہین
لڑنا تو کیسا شاہ سرتا تو پوچھے	پایا کسی نے بھاگتو کارا ستا کہین
لشکر کو کھا کر سیر ہوشمشیرا کیا	بھرتا ہی مور سے شکم اڑدھا کہین
اک ار جس سوار پہ حضرت کا پڑ گیا	راکب کہین تھازین کہین باد کہین

کس شہ کی ہر یہ بزم کہ پڑستو پڑستو	نوح کہین سلام کہین شکر کہین
ام البنین سو کہتی تھی صفرا و دانہ و	ایسے مریض کو بھی ہوتی ہوئی شفا کہین
جو ہر الگ مین تیغ سوشہ کمال ہو	ہوتی ہوئی ہر صبح بحر و انور جدا کہین
عابد ہر ایک کام پہ کیونکر کریش آہ	چلتی ہیں اہل ضعف بھلا کہین
زینب نے شہ سے بیٹو کو رخصت دلائی یوں	جام شہادت انکو بھی کیجیے عطای کہین
نجلت سے اس شہادہ کرد و پوش یہ ہوا	عقا کا آجتک نہیں ملتا پتا کہین
تھی زہر دشمن کو تو امت تھی دوست کہ	حیدر کی تیغ و در کہین تھی دوا کہین
کیونکر ادا ہو سجدہ کریں شہ نہ زیر تیغ	ہوتی ہیں عابد و کی ناریں قضا کہین
سجا و فرط ضعف میں جا ہیں شام کو	ہو صبح ریگ شست نہ زنجیر کہین
اکبر کا حسن اور سو دوست کا حسن اور	ایک تار پہ دہ ہو جکا نہیں سو کہین

فاخر کا اب ملال سو گہرا گیا ہو دل

اشعار	یارب ہون اسکو جلد مطالب رواہین	سلام
<p> بوسہ و غلم جو فلک کج ادا کیے ہیں وارث جو ہیں جانینِ خانِ خلیل کے لشکر میں غل تھا و کھیتی عباس کا جہاد ہر چشم ماتم شد دین میں ہر ابر تر بولہ سین تیر جو آئے سپاہ سے رخصت یہ دیکھ بھائی سو کھن لگو حسین کیا دوا کج شاہ کی تیزی بیان کروں کیا ستر بچائیں تیج سوا نصرا شاہین سمجھو جان کو راہ گزاری مسافر کہتو تھو شاہ قاصد صغرا کی خیر ہو </p>	<p> لاشو زمین میں چھوچھپیں آلِ عبا کی ہیں محتاج کر بلا میں وہ آبِ غذا کی ہیں زور اس حین انین باز و خوشگمان کی ہیں کہتو ہیں جسکو آہ وہ جھو کوہ کی ہیں پیغام یہ اجل کو ہیں شاعر قضا کی ہیں پانی کہا کاسبت بہانے قضا کی ہیں بجلی کو ہیں جو ماتہ تو پاؤں کی ہیں سالک یہ لوگ جاوہ راہ فنا کی ہیں مطابقت قافلے میں صدی در کی ہیں کثرت سو فوج شام کو سب بننا کی ہیں </p>	

<p>قاسم کی مان یہ کتنی تکیہ میں نہ ہوتی ازرق کو قتل کر کے یہ نوشاہ نے کہا پھر کیوں نہ پیاسہ خلق کھیں بستیج اسکے سبب سو خلق کو چھوڑا مسیح</p>	<p>عہد طفولیت یہ عاشق چچا کے ہیں کتو ہیں اس کو جنگ یہ معنی و غا کو ہیں مشتاق مثل خضر یہ آب بقا کو ہیں ادنی یہ فیض صرہ خاک شفا کو ہیں</p>
<p>اشعار ۱۵</p>	<p>کب دیکھو بلا تے ہیں فاخر امام دین مشتاق سے جکل تو بہت کر بلا کے ہیں</p>
<p>طالب نہ تاج کو ہیں ظل ہما کو ہیں رو کر کہ ہر شقی کو یہ کتو تہو شاہین تھا شورِ سرور گر تو تہو رگنہ زانی طرح عباس کی دعا تھی خدا یا بپائیو دو دجگر کو ساتھ ہو آہ غم حسین</p>	<p>فاخر گدا جو شاہ کے دولتسر کو ہیں یہ وار تو بنی ہو د شیر خدا کے ہیں تبیح حسین یہ ہو کہ جھونکو ہو کو ہیں ظالم کہیں میں شک سکینہ کوتا کو ہیں دیکھو یہ ابر تر ہو وہ چھو کو ہو کو ہیں</p>

وہ کر بلا کی خاک میں تھے جا کے خاک	پتے جو لوگ خلق میں خاک شفا کو ہیں
بو لہ حرم کہ چھین گئی چادر تو کیا ہوا	صحرا کے گرد با دو دہن کو ہیں
محتاج نقد روح ہیں لاشی سپاہ کو	فرق بریدہ جو ہیں کا نسوگدا کو ہیں
کہتے تھے متعین دیکھ کے شاہِ فلک کی	باد عویہ سیر واسطے ملک بقا کی ہیں
اگر نر آ کے لاشیہ قاسم یہ یہ کہنا	دہن میں خون بھرا ہو کہ دہو سنا کو ہیں
عابد علاجِ فاطمیہ صغرا کا کیا کریں	محتاج خود مسیحِ مرصیان دو اک ہیں
کہتے تھے شمشیرِ عمر سو صیفین توڑ توڑ کے	فاقون میں دیکھ زور یہ ست خدا کی ہیں
کیون منتشیر اس ہنوں سر در زہا	ٹکڑے تن شبیہ رسول خدا کے ہیں
دو لہا کی لاش پر بھی نہ کبراؤ آہ کی	کہتے ہیں اسکو شرم بہ معنی جیا کو ہیں

فاخر کا بھی شمار انھیں میں ہوا کریم

زوارہ جو کہ تربت شاہِ رضا کے ہیں

اشعار
۱۷

سلام
۲۲

فرسخون واوی پر خار ہماک جاہین	غنجہ زخم شہید جو چک جاتے ہیں
رغین فوجوں کو پر وڈی سر جاہین	تیغ لیکر جوشہ جن ملک جاتے ہیں
نیزہ عون و محمد جو چک جاتے ہیں	جانکر برق تہکار جھکا جاتے ہیں
تیرا ہون کو مرو تا بہ فلک جاتے ہیں	صورت ابر چو کیون نہ جگر گردنکا
شعلے داعون کو مرو اور پھر جاتے ہیں	گرم آہیں جو غم شاہین بھرا ہون گی
ہو کر یابوس سو جیچ ملک جاہین	آئے تھی بہر ملک ویکر گوشہ کو بر
غنجہ زخم مرو دلکو چک جاتے ہیں	آہیں کرتا ہون غم شاہین شل نسیم
زخمہاوتن مجروح چک جاتے ہیں	رن میں جب کوندتی ہر برق حاتم
داغنا و غم سرور جو چک جاتے ہیں	دھوکا غور شید قیامت کا فوج ہوتا ہی
ساغر کوثر تسنیم جھکا جاتے ہیں	باد آجاتی ہیں آنکھوں کو جو بلیں سول
خضر دین بھی کہیں راہ جھکا جاتے ہیں	اگر بلا ہستہ حُر شاہ نہ کیونکر آتے

<p>آبداری سی سہام شدین کے نہیں</p> <p>بہنہ پانی جو یاد آتی ہو عابد کی محو</p> <p>پس خمیہ کو جو دڑاتی ہیں گھوڑنگو</p> <p>گول دیتا ہو دہلی ب سمجھ کر دیشہ</p> <p>پہن اتنا تو سیری نہی خواہد کہ فقط</p>	<p>ساغر عمر ستم کار چھلک جائیں</p> <p>صاف کانٹو سے مڑ لیں گھٹک جائیں</p> <p>پھر آغوش میں ماتو کلبک جاتے ہیں</p> <p>اشک شہ حبیب صغریہ پیک جاتے ہیں</p> <p>بیڑیاں بانوں دبا تی ہیں تو بھگت</p>
--	--

<p>۱۵ اشار</p>	<p>مجلس شہ سو جوین رو کو اٹھا ہوں فاختہ</p> <p>اشک شیشون میں سر کے مکاتبات ہیں</p>	<p>۱۴ سلام</p>
----------------	--	----------------

<p>حرم شہ سو دربار چل آتے ہیں</p> <p>رعیا بس یہ کہتا ہو کہ ہٹ جائیں</p> <p>کب پس آہ و فغان اشک دہن ہیں</p> <p>غل ہو راند وین مضبوط و این تنہ</p>	<p>غل ہو حاکم کو گنگار چل آتے ہیں</p> <p>جنگ کو حیدر کرار چلے آتے ہیں</p> <p>آگے فوج کو عدار چل آتے ہیں</p> <p>چادرین چھین نے عدار چل آتے ہیں</p>
--	---

شاہ کھینچ ہو تو تلوار چلے آتے ہیں	دھالیں لڑ کر یہ کہتی ہیں اٹھا و جاہی
خلد لیں کو گنہگار چلے آتے ہیں	عرصہ حشر میں سب پیش شفیع مست
ساتھ یوسف کو خریدار چلے آتے ہیں	ہمراہ شدہ رفق اکہ ہیں ان سید انکو
حرم احمد مختار چلے آتے ہیں	منہ چھپا کر ہو کر بانوسو سو تخت یزید
جنگ کو جعفر طیار چلے آتے ہیں	زمین جاتے تھے جو عباس تو کہتے تھے عدو
شک بھرنے کو علدار چلے آتے ہیں	شور ہو گھاٹ سردیا کو دلیر و ہشیار
خلد میں شہ کو جو انصار چلے آتے ہیں	جام کو شریو ہاتھ نہیں چھڑی ہیں
کانپتے عابد بیمار چلے آتے ہیں	خاک پر زمین سو کیا دکھتے ہیں کے حسین
جعفر وحید رکڑا رہے آتے ہیں	غل ہوا رنگو جو باہم چلو عباس حسین
صبح سو شکر خوشخوار چلے آتے ہیں	شاہ فرماتے تھو اک جانکی خاطر زینب

سامنے نیرون کے مشاق شہادت فاضل

اسعار ۱۵	سینے تانے ہوئے جوار چلے آتے ہیں	سلام ۲۴
<p>نعل ہی دیار وید و گار چلے آتے ہیں ہو سو و فوج ہنوشکل نبی کی آمد شور ہو شام میں بو آل نبی کو دیکھو گرم ہو موت کا بازار ہو عاشور کو دن دودل آہ سو اٹھتے ہیں ان میں آنسو عرصہ حشر میں فریاد کو پیش اور آنکے فریاد علی اکبر مہر درن میں حشر میں آتے ہیں کب بست ہو حب علی بخت دیکھو تو کہ لیتے کو خرفا زہی کے چپستو پھرتے ہیں م لوٹ کا خیمہ میں ہو</p>	<p>رنکو تنہا شہ ابرار چلے آتے ہیں شور ہو احمد مختار چلے آتے ہیں سر رہنہ سر بازار چلے آتے ہیں نقد جان لے کو خریدار چلے آتے ہیں جھومتے ابر گہر بار چلے آتے ہیں سر تکب سید ابرار چلے آتے ہیں گرتے پرتے شہ ابرار چلے آتے ہیں لڑا کھڑاتے ہوئے میخوار چلے آتے ہیں پسر حیدر کر آ رہے آتے ہیں گھوڑی پھیلے ہوئے غدار چلے آتے ہیں</p>	

تیری رحمت کے خریدار چلا آتے ہیں	خوشتر میں موم نہ کیونکر ہو گنگار دلی
طالبِ رحمت غفار چلے آتے ہیں	بوش پر ہی جو ہم بخشش حق شکر کرد
عہدِ طفلی سے یہ اقرار چلے آتے ہیں	کیونکہ شہِ بخشش است کر لے سوزیدین
سر اٹھائے ہوئے رہو اور چلا آتے ہیں	وہ کیسے لاشِ شیر پر اب کیا گذرے

اشعار ۱۵	بیمبرِ جبین نہ خود شاہِ بھی آؤ فاختہ	سلام ۲۵
	اب اسی خیمہ میں کفار چلا آتے ہیں	

دلین داغِ غمِ شیر کو جا دیتے ہیں	گھر کو ہم آتش سوزان سے جلا دیں
خونِ چہرے پلینے میں دمِ شبِ حسینؑ	ریش کو پیر سبھی رنگِ خدا دیں
کیا عجب داغِ جوانی میں جو یاد لین	شب کو سب گھر میں چراغِ اپنی جلا دیں
تخطی میں آبِ کر آتا ہو جو کجا خیال	نہرین دوا نکھو شیرِ بہا دیں
کیون نہ داغِ نکو دمِ شیبِ بون اپنے	روز روشن میں چلے نکو بجا دیں

دھیان اپنا نہیں شیر کو زخیر خبر	جہنشین لب کو ہین مت کو عادی ہین
سرجو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی	جان مرنے پہ اسی سے شہدادی ہین
روضہ شہ کی زیارت کو جو آتی ہین ملک	چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دی ہین
خوف دوزخ ہی نہیں کیا جو ہین بسوزِ حسین	ایک آنسو سی جہنم کو بجھا دیتے ہین
خواب غفلت سے کسی طور نہوگا بیدار	شانہ کیون قبر میں مڑوگا عادی ہین
ما تم شہ میں جلا دی ہین دل شکون سے	آگ ہم خلق میں بانی سے لگا دی ہین
شاہ فرماتے تھے کیون تیر نکاون دے	گھر میں مہمان جو آئی اُسی جلا دی ہین
خراشک سے کیون نہ جھکے نخل مشہ	پھل بھی باغ نہیں خوں کو جھکا دی ہین
پھر جو پڑتی ہین صفوں پر شہ دین وقت نہر	چلے اُتری ہوئے غدار چڑھا دیے ہین

گل نہ کس طرح سے ہوشیاری امامت فاخر
زخم ہائے تن شیر ہوا دیتے ہین

یہ دم عصر ملک شہ کو صدا دیتے ہیں
 رنجِ شیر کو حبابِ اہل جفا دیتے ہیں
 اشکِ برساتے ہیں جہیں گریاں میر
 ہے محفوظ خزانہ چمنستانِ بول
 طیشِ مہر سی جلتا ہی جولا شہ شہ کا
 شعلے داغوں کو بھڑک جاتا ہیں آنسو میر
 وصف کرتے ہیں جو ہم بل زہر کا بھی
 کرتے ہیں جہیں دید گلِ رویِ حسین
 زور دکھلاتی ہیں جب جنگیں زند علی
 نالو میری جب اٹھالیتے ہیں سپر گردن
 داغِ شیر چمکتے ہیں جب محشر میں
 گھر کو یوں امتِ عاصی لٹا دیتے ہیں
 خلد میں احمد مرسل کو لٹا دیتے ہیں
 ابر کی قدر زمانے میں گھا دیتے ہیں
 غنچہ باغ چٹک کر یہ صدا دیتے ہیں
 اوڑ کے مرغان ہو اپری ہو دیتے ہیں
 ہتھوڑ صرصری چراغوں کو جلا دیتے ہیں
 ڈھیر گلہاؤں مضامین کے لگا دیتے ہیں
 آنسو آئینہ پھولوں کا دکھا دیتے ہیں
 فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہیں
 فتنہ شورِ قیامت کو جگا دیتے ہیں
 ذرہ خورشیدِ قیامت کو بنا دیتے ہیں

<p>دھوپ کی گرمی سو جب تھی ہو گی تکلیف بزدلانی حرم یاد جب آتی ہو مہین واہ روی رحم فرما پتیا ہو دھوپیں جب</p>	<p>تینوں کو سایہ میں شاہ جہاں دیتی ہیں دھیان جیہ گریبان کی اڑا دیتے ہیں دامن پاک سے پیشہ ہوا دیتی ہیں</p>
<p>اشعار ۱۵</p>	<p>طوق و زنجیر جب آتے ہیں تو فاحشہ عابد سر جھکا دیتے ہیں پانوں کو بڑھا دیتے ہیں سلام ۴۷</p>
<p>طبع فقیر خلق میں فحش نشان نہیں ہو ذہنک کلام جو لطف زبان نہیں توصیف فقر میں کشتی ہو میری عمر رہتی ہو داغهای الم پر سدا بہار بڑا آہ کس طرح متحرک ہو دل مرا یوں تو تمام سو میں ہیں بان مری</p>	<p>یہ ہو میری زمین کہ جہاں آسمان نہیں کس کام کی زبان وہ جو شیریں سا نہیں کب آب تیغ میں سے کشتی روان نہیں دخل خزان چھوٹا وہ بوستان نہیں کیونکر چلے جہاز اگر باد بان نہیں لیکن ہو جیسے جھڑی وہ زبان نہیں</p>

حشر میں صدم نہ کیونکر ہو گنہگار نہ کی جوش پر ہی جویم بخش حق حشر کو دنا کیون نہ نہ بخش است کر لی سرور دین دیکھئے لاشہ شیر پہ اب کیا گذر	تیری رحمت کے خریدار چلا آئے ہیں طالبِ محبتِ غفار چلا آئے ہیں عہدِ طفلی سے یہ چلا آئے ہیں سر اٹھائے ہوئے ہوا چلا آئے ہیں
۱۵ اشعار	۴۵ سلام
دل میں داغِ غم شیر کو جلا دیتے ہیں خون چہری پلکوں میں دمِ شیبِ حسینؑ کیا عجب داغِ جوانی میں جو پاکِ دلین قحط میں آب کو آتا ہو جو بچ کا خیال کیون نہ داغ کو دمِ شیبِ دُن اپنے	گھر کو ہم آتش سوزان و جلا دی ہو ہیں ریش کو پیر سبھی رنگِ حادثی ہو ہیں شب کو سب گھر میں چراغ اپنی جلا دی ہو ہیں نہر میں دوا نکھو نہ شیرِ ہادی ہو ہیں روز روشن میں چراغ نکھو نہ جلا دی ہو ہیں

دھیان اپنا تین شیر کو زخیر خبر	جنشین لب کوہین مت دعا دیتی ہیں
سرجو کٹتا ہی تو ملتی ہی حیات ابدی	جان مرنے پہ اسی سہدا دیتی ہیں
روضہ شہ کی زیارت کو جواڑی ہین ملک	چادر اشک کو تربت پہ چڑھا دیتی ہیں
خون دوزخ ہر آئینہ بھین دسوزیں	ایک آنسو سی جہنم کو بچا دیتے ہیں
خواب غفلت سے کسی طور نہوگا بیدار	شانہ کیوں قبر میں مریکا ہلا دیتی ہیں
ما تم شہین جلا دیتی ہیں دل شکون سے	آگ ہم خلق میں پانی سو لگا دیتی ہیں
شاہ فرماتے تھو کیوں تیر نکالوں دے	گھر میں مہمان جو آئی اُسی جلا دیتی ہیں
خراشک سے کیوں نہ جھکے نخل مشہور	پہل بھی باغ نمین ختو کو جھکا دیتی ہیں
پھر جو پڑتی ہیں صفوں پر شہ دین وقت نہر	چلے اُتری ہوئے خدا چڑھا دیتی ہیں

گل نہ کس طرح سے ہوشم امامت فاختہ
زخم ہائے تن شیر ہوا دیتے ہیں

اشعار
۱۵

سلام
۴۶

یہ دم عصر ملک شہ کو صد دیتی ہیں	اگر کو یوں امت عاصی لڑ دیتی ہیں
سج پشیر کو حبابل جفا دیتی ہیں	خلد میں احمد مرسل کو لادیتے ہیں
اشک برساتے ہیں جبین گریان میر	ابر کی قدر زمانے میں گھٹا دیتی ہیں
ہے محفوظ خزانہ چمنستان بتوں	غنجہ باغ چٹک کر یہ صد دیتے ہیں
طیش مہر سو جلتا ہی جولا شہ شہ کا	اوڑ کے مرغان ہو پر سر ہوا دیتے ہیں
شعلے داغوں کو بھڑک جاتی ہیں آہو سیر	ہمتو صرصر سر چراغون کو جلا دیتی ہیں
وصف کرتے ہیں جو ہم بلبل زہر اک بھی	وہیر گلہاؤ مضامین کے لگا دیتے ہیں
کرتے ہیں جہیں دیدگل روستوں	آپجو آئینہ پھولون کا دکھا دیتے ہیں
زور دکھلاتی ہیں جنگیں زند علی	فوج کیا کوہ کو آگے سے ہٹا دیتے ہیں
نالو میر کو جب اٹھالیتی ہیں سر گردن	فتنہ شور قیامت کو بجکا دیتے ہیں
داع پشیر چک جاتے ہیں جب محشر	وزرہ خورشید قیامت کو بنا دیتے ہیں

<p>دھوپ کی گرمی سے جب تپتی ہو گی تکلیف بزدائی حرم یا وجب آتی ہو میں واہ زو رحم فرس مانتا ہوں دھوپ میں جب</p>	<p>تینوں کو سایہ میں شاہ جھکا دیتا ہوں دھجیان جیٹ گریبان کی اڑا دیتے ہیں دامن پاک سے پیشہ ہوا دیتا ہوں</p>
<p>اشعار ۱۵</p>	<p>طوق و زنجیر جب آتے ہیں تو فاختر عابد سر جھکا دیتے ہیں پانوں کو بڑھا دیتے ہیں</p> <p>سلام ۴۷</p>
<p>طبع فقیر خلق میں فحش نشان نہیں ہو ذہنک کلام جو لطف زبان نہیں تو صیغہ فقر میں کھیتی ہو میری عمر رہتی ہو داغ غماز الم پر سدا بہار بڑا آہ کس طرح متحرک ہو دل مرا یوں تو تمام سو دین ہیں زبان مرا</p>	<p>یہ ہو وہی زمین کہ جہاں آسمان نہیں کس کام کی زبان وہ جو شیریں سا نہیں کب آج تیغ میں کس کشتی روان نہیں دخل خزان ہو بیق وہ بوستان نہیں کیونکر چلے جہاز اگر باد بان نہیں لیکن ہو جسے حمد تری وہ زبان نہیں</p>

<p>دانا دهر کیون نہ پین روزگار کیسہ روز دل لکھ کشن ہو سرنج رنگ محفل میں کس طرح نہ ہو شمع سان خود بدر عیب ہو فقط چمن اغماہ دل مضمون ہر ایک نظم کو فحش نہ کہیں کیون رنگ پر مین نہ سدا اغماہ دل کیون زرد ہون پابین عشق حسین محتاج غیر صفت صانع نہیں کبھی</p>	<p>یہ سر پر آسپاہی روان آسمان نہیں وہ کونسی بہار جو حسین خزان نہیں ناکام کوز بائیں لطف بیان نہیں ورنہ بغیر خار کوئی بوستان نہیں بہر زمین شعر اگر آسمان نہیں ایو باغبان ہمار چمن خندان نہیں موسم ہو یہ بہار کا فصل خزان نہیں درکار ذوالفقار کو سنگ فسان نہیں</p>
<p>اشارہ ۱۵</p>	<p>فاخر زمین شعر کے دنیا میں ماورا وہ کونسی زمین ہو جہاں آسمان نہیں</p>
<p>سیرت زوہ جو جہا کوئی ناتوان نہیں</p>	<p>آنسو بھی آبتیخ کی صورت روان نہیں</p>



قدرت خدا کی پیر تو ہی ہو جو ان نہیں	گستری تھی شاہ نہیں جو اکبر نے شہید
بیار کر بلا سا کوئی نا تو ان نہیں	اٹھو نہ مثل نقش قدم گر کے راہین
برجی کی تہ کان ہو دلی تکان نہیں	ہمدردی شبیہ نبی کا جو ہی خیال
پھول سرفش کو انعام تو ان نہیں	داغِ غم حسین سے کیونکر مین و نال
اک و افتخار شاہ کا جلوہ کہاں نہیں	کہ گھاٹ پر ہی جانبِ صحر اکھی علم
وہ بات یہ ہو جس کا کوئی بغیان نہیں	سینو کو داغ کیوں نہیں خج و بنج و بن
آبِ انسو کم مری اشکِ روان نہیں	لوٹ گئے سو پاک نہ کیونکر ہوں ہرین
روشن ہو یہ کہ آتش گلینِ حواریاں نہیں	ز گیس مزاج کیوں نہ کثافت سے پاک ہوں
خالی ہو حزن سے کوئی ایسا بیان نہیں	بے عیبت منہ سے نہ نکلے محال ہو
تصویرِ کٹیختن نہ نیب میں جان نہیں	چہرہ اتر گیا ہو عطش سے جو شاہ کا
ضربِ ابوتراب کا سکہ کہاں نہیں	ماہیِ فلوس مار ہو مہتاب و اغدار

<p>روشن ہو جس میں دین سوز میں سر ہاتھ بھی سر ہو مری تارچ میں شریک</p>	<p>اس ایک نور پاک کا جلوہ کمان نہیں فکر جدید کا مری شہر کمان نہیں</p>
<p>اشعار ۲۳</p>	<p>نگلے کا پھر جان میں کوئی کام کیا پھلا فاخر اگر زبان طلاق نشان نہیں</p>
<p>موسیٰ کی طرح کیوں نہ نکلت بیان میں باتیں نبی سو جبکہ ہو میں لاسکان میں دم آیا بید منو میں جان آئی جان میں کتہ تھو شہ کہ جنگ کیوں یہ ہو یادگار حربہ کی ابری ہوئی یوں تیغ شاہ سے شہ نو کہا یہ فوج سو جہ میں سر وہی چھوٹا نہ بعد قتل بھی عباس سے فرات</p>	<p>کانتی پڑی میں بیاس شہ کی زبان میں شیر خدا کی صاف صدا آئی کان میں خون پونچھ کر جو تیغ رکھی سہ سیا میں ہو گا نہ معرکہ کبھی ایسا جہان میں پیکان نہ تیر میں تھو نہ چلو کمان میں جب کا کہ نام لیتی ہو تم سب اذان میں مرکز بھی فرق آیا نہ کچھ آن بان میں</p>

جگر میهن آهوان حرم لیسان مین	اکتو تھو ایل شام اسیر وں کو دیکھ کر
آؤ صد اہل کی جو پھونکا کان مین	کیونکر دل نہ جائیں میناں شاہین
جرات رہی نہ سپر من اور نہ جوان مین	دیکھا جو رعب ضعیفم ضرغام و الجلال
آئی صدا جو باجون کی رانڈو نکا مین	سب طہنی کے قتل کا اُسد م یقین ہوا
سوراج مثل ابر ہوا آسمان مین	پہنچی جو تیر آہ نبی فاطمہ و ہان
طاقت نہ لب بانی کی تھی بیزبان مین	اکر اسوال آب کا بڑ شیر کس طرح
حسن و جمال شکل شامل مین شان مین	زینب شبیہ فاطمہ رہ ہر حقین ہو ہو
ہو فرق مین زبان مین اور مینہاں مین	الفت سو خر کی شہ کو راہ دہ کیوں چاہ
قائم نہ کس طرح ہو قیامت جہان مین	تیز پہ سر تو شاہ کا ہر مثل آفتاب
ایوب ہی ٹھہر نہ اس امتحان مین	سیت اٹھا زینب مین کر لیل جوانکی
ہوتا ہر خوف را کو خالی مکان مین	ناری کی کھد سونہ اکھنچ دلو کیوں

<p>گھبرا کر کھینچ کر لیں عشق حسین نے آئی تر پڑ کر تیغ و تیر جب یہ تو غل ہوا پھر پھر رعدول پر وہ قدر تو پاس حب آئی ندا و غیب پس از قتل شاہین</p>	<p>نبت علی کی آئی جو آواز کان میں لو برق ذوالفقار گری صہمان میں کشتو کیے کلام خدا کی زبان میں ثابت قدم حسین را امتحان میں</p>
<p>۲۹ اشعار</p>	<p>فاخر نیکو ن ثانی سبحان میں خلق میں ہو فیض روح شہ سے فصاحت بیان</p>
<p>عاجز ہوں میں تو گسیو و شہ کی مثال میں بل کب ہوں بروان شہ خوش خصال میں اشکِ عم حسین سو کی اسو ہسری اندھ صبر ظلم و جفا پر رہنا کیے خوش خوش رہو حسین مجھ ملام میں رحمت فراق میں ہو تو ایذا وصال میں</p>	<p>کیونکہ نہ خون خشک ہو غزال میں جو ہر حکم رہی میں یہ تیغ ہلال میں شبنم نہ تر ہو کیون عرق الفصال میں خوش خوش رہو حسین مجھ ملام میں رحمت فراق میں ہو تو ایذا وصال میں</p>

فیضِ شمارِ شاہ نے شاعر کیا مجھے
 بانویہ بولی تیغِ خزان اسپہ چلی
 اشکِ غمِ حسینِ گرنہ شست و شو
 نسبت ہو ذوقِ فقار سے ایچرخ کیا اسی
 محشر میں ہو جو خجالتِ عصیانِ آب
 کٹو آئینِ راہ حق میں کیوں سرخوشی
 آنسوئیں ہی موڈِ مزہ پر یہ جہلوہ گر
 نازانِ کمال پر اپنی مثال بدر
 پیرِ زری اور نیگو دھانوں کی جل جل کوٹس
 عابد کھڑی ہون تخت پہ بیٹھا ہو رسیا
 دیکھا کریں نہ غور سے کیوں سبطِ مصطفیٰ

داخل ہوں دفترِ اہل کمال میں
 پھل بھی نہ آنے پاؤں مری نہ مال میں
 تپ جاب پھر یہ دل مرا گردِ مال میں
 یہ آبِ تاب ہی کہیں تیغِ ہلال میں
 پھر کیوں نہ ڈو ڈوہ عرقِ نفعِ مال میں
 تعجیل و اتہام ہی شہ کو وصال میں
 گوندھا ہی نیچے سوتیوں کو بالِ مال میں
 اک آدھ ہو گا نقص بھی اہل کمال میں
 برقِ نگاہ شہ جو کرگی جلال میں
 کیا بس کسی کا صلیبِ ذوقِ جلال میں
 حسنِ نبی ہی اکبرِ یوسفِ جمال میں

آتی نہیں ان کبھی مانع خیال میں	کیونکر ہو نہ یاد رخ شہ مجھ سدا
کھلتی ہو شکلوں میں گرہ پر کہ بال میں	اُجھن سہیں چاں نہ کیوں طلب از کو
فولاد بھی ملا ہو جو گیند کی دھال میں	شیر خدا کو لال کا جب بھی رُو نہ وا
نقطہ نہیں ہو دیکھ لفظ سوال میں	مانگو سے ایک تل بھی ملیگا نہ اوجھل
پیدا ہو بولہو کی بھی شک غزال میں	ترخو نہیں ہوں جو گیسو و تشکیں شاہین
دو تین روز تک ہو شاہت ہلال میں	کیا ابرو ان شاہ سو کرتا ہو ہمسری
بادہ بھرا ہو ساغر چشم غزال میں	آنکھیں لال ہوں کہا سپہ شاہ کی
داؤد ہیں یہ مین احمد جمال میں	کیوں گوش و چشم خلق نہ اکبر پہ ہوز
پر تو فگن ہو بدر کا جلوہ ہلال میں	اکبر دھری ہیں ہاتھو نگو کہنے افرق
آتی نہیں یہ بات ہمارے خیال میں	اسی توبہ کا فرد نسو طلب آب شہ کریں
تر ہو گیا ہوں میں عرق الفضال میں	شرم و حیا ہی بیوہ قاسم کے ذکر سے

اکبر جان بھی نہ کر قابل بھی ہو گئے | کیا کچھ نہ ہو گیا اسی اٹھارہ سال میں

۲۰	دنیائے دونکی مکر سے فاجر بن چکے رہو	۱۵
	دیکھو بھنسنے نہ طاقت دل جا کر حال میں	

روایت واو

مڑ میں شیر کے دل شاہ کی جو انوکھو	کہ بڑھ کر چھاتی نہ لہتی ہیں نشانو نکو
وفا کو دلوں کی کوئی نہ کر نہون جو انوکھو	تسار شاہ پہ کرنا ہی اپنی جانوں کو
وفا کا جوش جو آیا ہی نو جو انون کو	چلے میں اس جہاں ہوتے ہو دہانوں کو
سوال آج کا کیا کرتے خود علی صخر	بھلا کلام سو کیا کام ہے زبانوں کو
عزیز و لکونہ کیوں بن غم و طمان الم	کہ دوست رکھتے ہیں دنیا میں مہمانوں کو
مقابلہ میں علم لیکے آئے جب اعدا	جھپٹ کے چھینا علیہ انے نشانوں کو
یہ ظلم ہو گئی سجاد زار پرور نہ	کہیں نہ پاؤں ہیں زنجیر نا تو انون کو

بیان جو قصہ دیکھ چکے جرات شنہ ہو
 یہ بول فوج سوشہ لن ترانیاں نہ کرو
 کوئی اسیر نہ چلا کر روئے زندان میں
 کس کو میں نظم جو معراج مصطفیٰ کو کا
 خبر سنی جو اسیران شنہ کے آنے کی
 غم حسین میں دوران سر ہو آٹھ پہر
 کڑک سو ڈرگو اطفال گودیوں میں ادھر
 حد تک کی کانوں میں فوج کی آئی
 فلک سو تیر پائی چلے نہ دست کے
 بلا کو شاہ کو شیرپا سو خوب کی دعوت
 وطن سو کل میں شیرپا سو گرمی میں

سنو نہ پھر کوئی رستم کی داستان کو
 زبان دراز کر و بنداب زبانوں کو
 یہ حکم آیا ہو حاکم کا پاس بانوں کو
 زمین شعر بنایا ہو آسمانوں کو
 کیا یزید نے آراستہ دو کانوں کو
 یہ گردشیں نہیں بیکار آسمانوں کو
 کمان کشوں کو جو کھینچا ادھر کمانوں کو
 بنا سو گوش ملک کھینچا جب کمانوں کو
 پے صیغہ جو کھینچا ادھر کمانوں کو
 دیا نہ قطرہ بھی پانی کا سیما نون کو
 کہ چھوڑ دی نہیں طائر بھی آشیانوں کو

یہ شہ سو خرتے کہا انکو بھی ملے پانی | فرس کھڑی مین نکالو ہو لوزبانوں کو

سناہو بعد شہادت حسین کے فاخر

۱۱۱۱
۱۱۱۱

زمین کی طرح تزلزل تھا آسمانوں کو

اشعار

اٹا ہوشہ فرغیٹ مین رخسار نقاب کو | رشتہ نگیون ہونوت و آب نقاب کو
پایا نہ پھر ہوا فی بھی شہ کو عقاب کو | حسین مین جو ہو گئی جنبش رکاب کو
کیونکر فرس پہ نور آئی نہ ہو سوا | وید قدم کا شوق ہو چشم رکاب کو
دعویٰ جبین خال رخ شہ سو عیش | زہرہ کو مشتری کو مہ و آفتاب کو
ہو جستجو سا تو کوثر اسے مدام | گردش عبت نہیں قبح آفتاب کو
اکدم کی زیت بھر فامین ملی اسے | کھونکر کون مین گنبد گردان جاب کو
شہ کہو تھو ہوا ہی بے آب پیاسے | کیونکر سکون ہوں لی پر خطراب کو
اکبر کو زمین سو گرتے ہو شہ فرغیٹ | بیٹا بیٹا کو سبط رسالت نقاب کو

نیز لگا لگا کے سپاہِ یزید نے	زین سو گرا دیاشہ گردون کاب کو
شہ نو کہا یہ فوج سو اسکا پسروں	جنو او کھاڑا جنگ میں خیر کو باک
بعد وفات است عا ہی کیو سٹے	چھوڑا بنی نے آل کو حق کی تمنا کو
سوزِ غم حسین تو روزِ ازل سو ہو	کیونکر ہمیشہ تپ نہ ہے آفتاب کو
برجھی جو پھی سینہ اکبر سے شاہ نے	غش آگیا شبیہ رسالت تاب کو
شہ کہو کہ صورتِ بعل نہ ہو طیان	یارب تو صبر کی دل پر اضطراب کو
رخسار شاہ سو جو کبھی کی تھی ہم ہی	فردوس میں جگہ نہ ملی آفتاب کو
شہ کہو تھو جوانی اکبر نے امیہ بن	دکھلا دیا شباب رسالت تاب کو

اشعار ۱۵	نوبت جب آنے قبر میں فاتر سو یا علی	سلام ۵۲
	آسان کیجیے گا سوال و جواب کو	
	روایت ہائے ہوز	

<p> ہر دم رہو علیٰ مصطفیٰ کے ساتھ آنسو روان میں مین ہی آہ کو ساتھ جاری میں شکر نکھو نسو چکی کو ساتھ عبداللہ حسن کو کہا وقت قتل شاہ پاسا شہید خنجر بے آب سے کیا مان سو دم و داع یہ بیمار نے کہا ہو قبر شہ کے پاس کیون تربت چاہ بیکلے مدد کو شاہ کی فوج یزید سے ہمراہ تا بہ گور زانی میں بس ہیں دوست کستی ہو تو وطن سو چل یہ شہ زمان انصار شاہ کی یہ رفاقت تھی مگر بھی </p>	<p> معراج میں بھی آپ تھو خیر الورا کو ساتھ ہوتی ہو حبطرح کبھی بارش ہو کو ساتھ جیسی روان ہو قافلہ نگار کو ساتھ میں بھی گلا کٹاؤ گا اپنی چپا کی ساتھ کیا دشمنی تھی شمر کو شاد ہد کو ساتھ میں بھی چلوں گی سبط رسول خدا کو ساتھ لازم ہو آشنا کو رہے آشنا کی ساتھ بھائی سپر غلام حرم با وفا کو ساتھ دفن آئنا ہوا نہ کوئی آشنا کے ساتھ ہمراہ ہو قضا میری میں ن قضا کو ساتھ نیر و نیہ سر ہو سر شاہ ہد کے ساتھ </p>
---	---

<p>صغریہ بولی زلیست کی پھر کیا ایستہ سچ ہو کہ وقت بدین کیسا کوئی نہیں کیوں سمجھوں ذوالفقار کو مثل علی نہ</p>	<p>پانی بھی جب گلہ سونہ اترے دو اک ساتھ ہفتادو دو ہی رنگی شاہد اک ساتھ لایسٹ کی صدی بھی تو تھی لافنا کو ساتھ</p>
<p>اشعار ۲۱</p>	<p>فاخرہ حسنیہ بین نہ نسو ہر حق جدا ہمراہ ہر علی کے خدایہ خدا کے ساتھ</p>
<p>مریم سو سیکڑوں مہن کینزاں فاطمہ جن ملک سو کیا ہو بیان شان فاطمہ جب ہاتھ میں چن حشر کو دامن فاطمہ اوی ہر صفیہ و حبیب نانا خان فاطمہ سایہ فگن طیور ہو تو سر پہ شاہ کے بادخزان چلی جو ریاض بتول پر</p>	<p>کیا ہو بیان صل علی شان فاطمہ ایزد ہو جبکہ آپ شنا خان فاطمہ جائیں نہ کیوں جنائیں غلامان فاطمہ پھر کیوں نہ ہیں نابلستان فاطمہ پہونچا جو کر بلا میں سلیمان فاطمہ گل دوہر میں لٹ گیا بتان فاطمہ</p>

نیز نگاں را کب و ش رسول کو
 بآب و بذاغ تو گیا گھر و شاہ کے
 انصار جبکہ سبط نبی پر فدہ ہوئے
 مقتدیہ سن شیدہ کو لاشی پری ہیں کب
 چلتی اگر نہ باو مخالف جہان میں
 حقائق کہ ہوا امام سوم شاہ مشرقین
 بآپے پسر یہ جو روئین مشال ابر
 اندھیر کس طرح نہو پھر مشرقین میں
 حسن جان صورت و سیرت میں کل میں
 رو باہ کیط حوگر زبان ہوئی عدو
 پردہ نہ فاش ہو گا گناہوں کا روزِ شر

زین سو گرا زمین چل و جان فاطمہ
 حرمیوں نہو بہشت میں مہمان فاطمہ
 ہونے لگے شیدہ جو امان فاطمہ
 پھو لو نسو ہی بسا ہوا بہستان فاطمہ
 پھر گل نہوتی شمع شہستان فاطمہ
 جسم رسول و روح علی جان فاطمہ
 تڑا آسودن سو ہو گیا دامن فاطمہ
 جب ہو عروبہ مرد خشان فاطمہ
 زینب تھیں ایک خالق میں ہمشان فاطمہ
 گو بنجا جورن میں شیرستان فاطمہ
 یارب ہو میرا تھ میں دامن فاطمہ

<p>دو دن کی بھوک پیاس میں لائے ہو گودی شکست جنت میں وقت بیچ شہ مشرقین کے بازار شام میں یہ منادی کی تھی ندا</p>	<p>ایک کیا لڑی ہیں ان میں جو انان فاطمہ داسن تلک تھا چاک گریبان فاطمہ آتے ہیں کر لباسی اسیران فاطمہ</p>
<p>اشعار ۱۲</p>	<p>فاخر عدد دوست پہ کچھ منحصر نہیں کسیر نہیں جہان میں احسان فاطمہ</p>
	<p>روایت یاے تختانی</p>
<p>جبریل کی آتی تھی صدا چرخ کن سے کستی تھی سکینہ یہ سر شاہ زمن سے ای موٹو سر پیو یہ ہر وقت بکا کا اک کوک پڑی خیمہ میں قوت ہوئی اسی یہ پیاس کی شہت تھی آتک کی تھی گرمی</p>	<p>سب لو سر شیر خدا ہو گیا تن سو فریاد ہو بابا مجھی باندھا ہو رس سو پٹھو میں حرم لاش شہنشاہ زمن سے جس وقت کہ رخصت ہو شہ اپنی بہن سے مکلی تھی زبان صغیر نادان کو دہن سے</p>

سیاہ کئے تھو خدا نہ زمین سے	پیا سی ہو ڈھن تو کہا شاہ نے رو کر
رخصت ہو کر جب قاسم نوشاہ دروہ سے	دامان بیا پہاڑ کی دی اپنی نشانی
حسرت کی نظر کی شہ والا لگن سے	دربار میں جب آل نبی آ کر کھلے سر
کتنی تھی یہ سجا و خیزن اپنی بہن سے	جب شام سی ہو پوچھ حرم شاہ وطن میں
بیمار تھا باز و مری باندھو تھو رسن سے	صغرا میں کون کیا جو مصیبت ہوئی پھر
توڑا انھیں بھو نو نکوشہ دین کو چین سے	افسوس گل کھلنے نہ پاؤ تھے قضا نے
گنگنا نہ کھلا تھا کہ بندھو ہاتھ رسن سے	گہرا سی نہ ناشاد و دلہن ہو گی جہان میں
صد تو گئی گردن مری کھلو آؤ گئے	کتنی تھی سکینہ مراد م گھٹنا ہی بھیا

فاخر کو بلائیں شہ دین روضہ پہ اپنے

سلام
۵۵

ہر وقت یہ ہی عرض مری شاہ زمیں سے

اشعار
۱۵

فلک پہ مہر کو اک اضطراب باقی ہی

رخِ حسین پہ جب تک نقاب باقی ہی

<p> بہ نور نہیں ہے یہ حکمرین آب باقی ہے نہیں ہے خواب نما شراب باقی ہے سکون قلب کو حوض گلاب باقی ہے شکنجہ چین پہ ہے رخ پر عتاب باقی ہے ابھی شبیہ رسالت تاب باقی ہے درم رہیگا جو چشم حباب باقی ہے سمجھو بحر میں کتناک حباب باقی ہے یہی حسین کو بس اضطراب باقی ہے غم حسین اگر بے حساب باقی ہے نہ تن میں تاب تو ان ناشاب باقی ہے گلاب در جام میں شبنم کا آب باقی ہے </p>	<p> جہاں شاہ کا یہ عذاب باقی ہے ازل سے مست و حسیری ہوں فلک قفس میں نین تلوں کیں بلبل شیدا دغا سی ہاتھ کو رو کر کھڑی ہیں بون شہیر کہ یہ شاہ نے کس طرح دون ضابطہ جانی محال ہے جو نشان بکا و شاہ مٹے محیط و ہرین پوچھو نہ کچھ ثبات بشر روانہ ہو گئے سر پر جناب زریب کے عذاب کا بھی نہوگا شمار محشر میں کہ یہ شاہ نے کیونکر لڑو گالا کھون سے نہیں ہے زنگس گلگون شاہ میں آنسو </p>
--	---

<p>ہو دل میں داغ تو صبر و قہر خاک سے الہی خوب بنے مجھ سے اور فرشتوں سے</p>	<p>فنا کتان کو ہر گز ماہتاب باقی ہے بڑا الحد کا حساب و کتاب باقی ہے</p>
<p>اشعار ۱۶</p>	<p>وہ ظلم کیا ہوئے تھی شہ پہ جس سے اور فخر غریب و بیکس خط سرب باقی ہے</p>
<p>جو فیض نور رخ بو تراب باقی ہے رخ حسین میں وہ آب تاب باقی ہے رخ حسین سے سر کی ہوئی ہو کچھ جو تھا سفید بال ہوں سر پر تو صاف پیری سے عدد تو پتھر ہیں بھر بھر کو جام دریا سے شید ہو گئی اکبر حسین زندہ ہیں خط حسین کے کیوں نہ رہنمائی خلق</p>	<p>تو مہر و ماہ میں بھی آب تاب باقی ہے کہ مہر و ماہ کو جس سے حجاب باقی ہے غروب کچھ ہو تو کچھ آفتاب باقی ہے خضاب کے نے سے فرضی شباب باقی ہے پیے حسین فقط قحط آب باقی ہے نہیں ہے ماہ لگا آفتاب باقی ہے ہدایتوں کو خدا کی کتاب باقی ہے</p>

کوئی زمانے میں اب بھی سرباقی ہو	برسکو دیدہ ترکتوہین غم شہین
چمن ہرہین اگر جو اب باقی ہو	جو چشم تر ہو تو داغ جگر بھی لازہین
رواہی سر پہ نہ منٹھہ پر نقاب باقی ہو	جلوہین شام کو اسطرح اہلیت حسین
قدم کے دید کو چشم رکاب باقی ہو	کہیں عقاب پر ای نور حق سوز تو ہو
کھلی ہو چاندنی گر ماہتاب باقی ہو	رخِ حسین سے روشن کیوں دشت تمام
رخونہ شرم کی بس اک نقاب باقی ہو	حرم کو پاس جو کچھ تھا وہ لگی وعدا
تن ضعیف میں روزِ شباب باقی ہو	کہا یہ فوج سوتلے جدیدے دم جنگ
زیارتِ پسر بو تراب باقی ہو	چلین شام سو کس طرح کر بلا کو حرم

اشعار	چمک رہا ہوں بھدین بھی داغ دل فاختر	سلام
	ہوئی ہر رات مگر آفتاب باقی ہو	
بد نظر ہو مج رسول زمان مجھے	نطقِ عرب دیکھا لگی اُردو زمان مجھے	

منظور ہو شمار شہ انس جان مجھے
 یہ شوق سوز غم ہو کہ پہنچا ہو کھیر
 کہتے تھے شاہ دھوڑہ کی اکبر کہ عہد تو
 بولی سکینہ صورت بسل طپان ہن میں
 اگر دغم حسین اگر اور کچھ بڑھے
 کہتے تھے شاہ زخم نہیں میں براؤ شکر
 شہر ہو آفتاب قیامت کا حشر میں
 جب ضعف بڑھ گیا تو یہ سجاد زکما
 ہوں عنید لب باغ خزان دیدہ بول
 کہتا تھا یہ شباب علی اکبر حسین
 سجاد کہتے تھے کہ میں پابند صبر ہوں

عیسوی جو ہو پاک وہ دیو حق زبان مجھ
 آیا جان نظر تہ گردن دھوان مجھ
 ملتا نہیں تیرا میری یوسف نشان مجھ
 یہ پیاس نے کیا ہی چچا نیم جان مجھ
 آئے نظر غبار کی صورت دھوان مجھ
 اللہ فی دیے ہیں تہارون ہن مجھ
 دکھلائی ہیں نہ داغ جگر گریبان مجھ
 ایزد اکمال دیتی ہیں اب بیڑیاں مجھ
 کیونکر نہوشال قفس آشیان مجھے
 تھا موسم بہار کہ آئی خزان مجھے
 پہنائیں ہیں نہ اہل خطا بیڑیاں مجھے

<p>کہتے تھے بعد خاتمہ فوج شاہ دین کہتے تھے شاہ رن میں جو اکبر ہو دی شہید شہید فی کہا کہ امی عمر سعد رو سیاہ ایچرخ کیون نشاندہ تیر الم ہون کہتے تھے شاہ ہجر سپرین پکار کے مٹی یہ صدای لاشہ بدفن شاہ دین</p>	<p>افسوس ہو کہ چھوڑ گیا کاروان مجھ کر دیا پیرا موی غم نو جوان مجھے پڑھ لون نماز عصر جو تو دوری امان مجھے یاد آ گیا ہوا صغیر و کمان مجھے تم تو سدھاری چھوڑ گئی نجان مجھے ملتی نہیں زمین تہ آسمان مجھے</p>
---	---

<p>فاخر نو نوحہ خوان ہو عزای حسین میں تو بھی سنا دی بلبل شیدا فغان مجھے</p>	<p>اشعار ۱۹</p>
--	---------------------

<p>کر دینگے پاک جرم ہو اشک دان مجھ منظور وصف ساقی کو شر ہو کریم یار تہ کس طریقہ سے اہل عدم گئے</p>	<p>ہو چا گیا گاہشت میں کاروان مجھ دوشل ج شستہ وقتہ زبان مجھے آئی نظر نہ گردہ کاروان مجھ</p>
--	---

پھر کس طرح نہو دل مضطربان مجھ	رہتی ہو یاد سینہ ہمیشہ کل مصطفیٰ
گر باغ کر بلا میں ہوا آشیان مجھے	رضوانِ رحمن کی طرف رخ نہ مین کروں
دکھلاؤ بار بار نہ سوکھی زبان مجھے	کہتے تھے شاہِ اعلیٰ اکبر کہاں ہو
پیری نے گو کیا ہو سراپا کہاں مجھے	بوں حبیب تیرا جاؤں گا فوج پر
اکبر میں صد تو جاؤں دوا اذان مجھے	زیب یہ بولی صبح کا تارہ عیان ہو
سو بار بھی دکھائیں جو سوکھی زبان مجھے	کہتا تھا شہر و نگاہ شہ کو خیر آب تیغ
تار نگاہ ہو گیا تار کتان سے مجھے	جس دم نظر پڑی رخِ ماہِ بتول پر
بجائیں گی بہشت میں یہ آندھیاں مجھے	آہیں غمِ حسین کی رکھوں کیوں عزیز
ملا نہ باغِ خلد میں کیوں آشیان مجھے	تھا عند لب گلشنِ خاتون روزگار
ملتی نہیں زمین تیرا آسمان مجھے	کہتی تھی لاشِ شاہ وہ عالمِ مقام ہوں
منعِ سخنِ نائین بھلا کیا اذان مجھے	میں آشنا و نالہ شہگیر ہوں فلک

<p>لاؤ مری فطیب انس کی کہاں مجھے پھر کس طرح سی گل نکرین آنحضرت مجھے رخش قلم نہ کیوں نظر آؤ روان مجھے کیونکر هنوز زبان قلم عطر دان مجھے</p>	<p>خُرد کہا کہ نارس ہو چکا میں نور تک روشن مثال شمع تُوں بحر جان میں لکھتا ہوں مٹ تیرے رفتار ہشیاہ لکھتا ہوں مٹ نکت گیسو شاہ دین</p>
<p>۱۵۹ سلام</p>	<p>فاخر کی یہ دعا ہے خدای کریم سے دکھلا دے آبِ ظہورِ ایاں زمان مجھے</p>
<p>خون نام کو جسمِ شہِ خوشنویں نہیں ہے اصغر کے سوا ایک بھی پہلو میں نہیں ہے یہ چال یہ شوخی دم آہو میں نہیں ہے گوزرہ آبِ ساعد و بازو میں نہیں ہے ہر سر سہی دل سے پہلو میں نہیں ہے</p>	<p>اشکون کی تی بگرس جان و میں نہیں ہے پشیر میں تنہا کوئی اردو میں نہیں ہے تشبیہ میں کیا دون فرسِ مردین سے شہِ کتوتھے لودکیہ لو بکیں کے بھی حلے کیونست است اکر کا تصور ہو محکو</p>

مرحبے علی گڑھ تھوڑا جم کو جفا جو
 ہندی میں ہو گیا مصحف درہر کی شانین
 جیسی خلخال غلام ہو دین
 کس طرح سو دم نکلے غزالوں کا نہ اسپر
 جس طرح کی ہو گیسو و شیریں گجست
 یہ پیاس ہو پاس نکھو نکھو لاؤ ہیں مین
 رہرو نہ ہو کیوں کا کل شہ کا دل چپہ
 تشبیہ میں شہاز سی دیا اسی لیکن
 اڑتا ہو یہ بھرت و غاوت میں کمیو نہ
 مڑ چا گیا رن میں گل تر کستی تھی بانو
 از نیبے کہا دیکھ کے لاشوں کو سپر کے

انجسما تو بہادر کوئی اردو میں نہیں ہے
 قرآن عربی میں ہو یہ اردو میں نہیں ہے
 وہ نیش نی تو کسی کچھو میں نہیں ہے
 کچھ خون کے سوانا فہ آہو میں نہیں ہے
 اس طرح کی خوشبو گل شبنم میں نہیں ہے
 اک لاشک بھی پہنچو کر جلو میں نہیں ہے
 جز شانہ کوئی کو چہ گیسو میں نہیں ہے
 خوصید کی شاہین رازو میں نہیں ہے
 پرواز جو اسٹ خوشخو میں نہیں ہے
 خوشبو وہ مری تکیہ زانو میں نہیں ہے
 مین کیا کروں دل اب مرقا ہو میں ہے

<p>اشہ زکما اصغر نے جو خشک دکھائے افسوس کہ دریا مرے قابو میں نہیں ہے</p>	<p>اشکوں میں تر چب ہو وہ جگنو میں نہیں ہے آرام جگر آج جو پہلو میں نہیں ہے آنکھوں سے یہ چشمک تھی لب سرور نیکی بولایہ عمر توڑیں صغیر جیٹ مہ پکایا کیوں بحر میں ہم وزن اشعار مروی ہوں جو طفل سرشک آنکھوں کو بھر دین طرا</p>
<p>ایسا جان پد آک تو قابو میں نہیں ہے کیا آگ تو تیغ شہ غم شہو میں نہیں ہے افسوس کہ دریا مرے قابو میں نہیں ہے</p>	<p>فاخر ہو جو ضرورہ میں خاک درشہ کی وہ نور و تابندگی جگنو میں نہیں ہے</p>
<p>پانی تو کہیں تیرا آنسو میں نہیں ہے دل بانو تو ناشاد کا قابو میں نہیں ہے اعجاز میں جس جس ہو جادو میں نہیں ہے اب صنعت و نقاہت شہ خوشنویں نہیں ہے ہستی و کمی سنگ ترازو میں نہیں ہے وہ جیت وہ ہم بچا ہوں میں نہیں ہے</p>	<p>اشکوں میں تر چب ہو وہ جگنو میں نہیں ہے آرام جگر آج جو پہلو میں نہیں ہے آنکھوں سے یہ چشمک تھی لب سرور نیکی بولایہ عمر توڑیں صغیر جیٹ مہ پکایا کیوں بحر میں ہم وزن اشعار مروی ہوں جو طفل سرشک آنکھوں کو بھر دین طرا</p>

ہنس ہنس کر یہ تیرے عمر و ستم آرا	خاک اُڑتی ہوشہ کی کوئی اردوین نہیں ہے
کیونکر صدمہ چشم کو قدر انکی آہو کہ	کیا آبرو و زرم و آئینہ نہیں ہے
سوفار کے ماتھے پر پیکانیں بھی سرخ	اصغر کا ہوتیر سے پہلو میں نہیں ہے
زخم تن صفاک جو ہوا تیرے نیلے	کچھ زہر تو تیغ نشہ و شوخ میں نہیں ہے
تشبیہ قد اکبر گل رو سو ہو کیونکر	اک پھول بھی تو شربِ جویں میں نہیں ہے
یون بندہ شہ کی کیا فوج درستے	رہرو کا پتہ کو چہ گسیوین نہیں ہے
کیس طرح حرم سے نہ سوا اسکی ہوسرت	اصنام کی جا کعبہ ابرو میں نہیں ہے
شہ کو صدفِ شرکان کے قرن کھنی ہو چکی	سرسہ کا نشان زگن جاوین نہیں ہے
پلکینِ حق تصدق نہوین شہ کو جھوٹ	کیا طوفِ نساکعبہ ابرو میں نہیں ہے
کیون داغِ غم شہ نہ سوسو جانیں	خورشید جہا تاب بھی نیوین نہیں ہے
شہ کہہ تیرے بھائی کر کیا تیغ کو چھینو	طاقت کے ٹوٹے ہوئے بازو میں نہیں ہے

صغرانے کہا خیر سچوئی ہو آملی	یہ کیا ہر دل اس جو قابو میں نہیں ہے
آئی ہے جو بوضیف غم غم خدائی	گھوڑا کسی اسوار کے قابو میں نہیں ہے
بانو کو جو یاد رخ اکبر میں ہو سکتا	پر تو مگر آئینہ زانو میں نہیں ہے

کس طرح نہ آرام سے تربت میں مین و دن
فاخر دل مضطرب رہی پلو میں نہیں ہے

شہ جو پابند لڑائی میں سپرد ہوتے	جسم پر پتھر کبھی تیغ کو چرک ہوتے
دور یہ پھر نہ کبھی شمشیر قمر کے ہوتے	گر مقابل یہ مرد داغ جگر کے ہوتے
لکڑی گر آفسون میں قلب جگر کو ہوتے	دھوکا اشکو پہ سحر لعل گہر کے ہوتے
غیظ سو دیکھو فوج کو جو حضرت دم جناب	سیکڑوں نین میں ہدف تیر نظر کے ہوتے
بولی ازرق سی یہ قاسم کہ بہادر تھا اگر	نبیجے اک کام قدم تیری نہ سر ہوتے
وعدہ طفلی سو تو سر کا تھا کیا خالق سے	شاہ مشتاق نہ کیوں تیر دوسر کے ہوتے

ابرو و شاہ مرد مہر و اشارہ یہ تھا
 آنکھیں صغرا کئی وار تہی ہیں ^{شہنیر} پیرہ
 برق شمشیر علی گرتی اگر دھالوں
 قصد شدہ دیکھ کی سید انگاہ ابر نے کہا
 جوش گریہ سی جو پھر نوحکا آنا طوفان
 شاہ کہتے تھے کہ ہر خاک مر جینے پر
 حضرت آدم و حوا کا جو رہنا ہوتا
 ہوتی جب مشرک شاہ ^{عمر} غم شاہ
 صبح عاشور کو بڑھ جاتی جو لگی و صحر
 دیکھتا واد فی پر خار جو میں عابد کے
 مر کے بھی ساتھ ہوتا نہ غم سرور کا

حربی بیکار ہیں سب تیغ دوسرے کو ہو
 کان شاق نہ کس طرح خبر کے ہوتے
 لکے اڑاڑ کے ہوا پر نہ سپر کو ہوتے
 جائے مرنے کے لیے باپ سپر کی ہوتے
 شہری کیونکہ نہ مری دید ہا تر کے ہوتے
 بر چھی سینہ پہ سپر کھائی دپر کے ہوتے
 خلد میں پھر بنی آدم کے نہ تر کے ہوتے
 جو ہر اس وقت عیان اہل نظر کے ہوتے
 پار کا نو کو مری شور گجر کے ہوتے
 تلوی افکار مر پڑی نظر کے ہوتے
 داغ دل میں نہ زمان سفر کے ہوتے

چارون روشن جو بھی داغ سپر ہوتے	چو کین شعلہ شمشیر علی سے جلیبتن
شاہ مشاق نہ کس طرح سفر کے ہوتے	کر بلا ماہ محرم میں پہنچنا تھا ضرور
چھپے اور ہی مرغان سحر کے ہوتے	زمر نہ سنتو جو یاد گل زہر این مر
اگر اثر مرہم کا قور سحر کے ہوتے	سوزش نہ خم جگر ایک ہی شب میں جاتی
کیا اثر اور طباشیر سحر کے ہوتے	تیرگی چہرہ شب کی تو مٹانی اپنے
ماطقی بند نہ مرغان سحر کے ہوتے	کن داو دین دیتو علی اکبر جواو ان
زندہ سو یا را اگر خلق میں مر کے ہوتے	سرفہ کرتے سیطرح رفیقان حسین
اگر کبیں سخت جگر سخت جگر کے ہوتے	شہ سے زنیب نو کہا اکو بھی کرتی فدا
کڑھی ہفتاد نہ شیر کے جگر کے ہوتے	نزع میں یاد نہ آتے اگر انصار حسین
ہونگے حقدار نو اسی پیسر کے ہوتے	عون کستو تھو عبث رایت حیدر کی فکر
شب کو رہتا ہو کوئی دشت میں گھر کو ہوتے	یاد صغیر میں یہ مان کستی تھی داری کو

تھی شیدائی وراثت تو ازل سے ثابت
کسی طرح جنس شہادت کی نہ ترکے ہوئے

یاد اکبر میں جو آجاتی مجھے یاد حسین
ٹکڑے فاختہ نہ مرے قلب جگر کے ہوئے

چشم سے جشاہ کو آنسو چھلک کر پڑے	خلد میں جام شرابِ روح پرور گر پڑے
زمین جب گھوڑی شمشک سمیر کر پڑے	ہے محبوب خدا فرما کے سرور گر پڑے
ذوالفقار حیدری سوکے یوں سر گر پڑے	ٹوٹ کر شاخون سے جیسے پھل زمین گر پڑے
قتل ہو کر شہ سوار ثجبین پر گر پڑے	خونخود سر سے کیوں بانو کی چادر گر پڑے
کلمے تیغ ظلم سے حضرت کو یاد گر پڑے	یا خدا کو عرشِ تاری زمین پر گر پڑے
ڈگمگا کر سطح گھوڑی سے سرور گر پڑے	رحل پر سے صبط قرآن زمین گر پڑے
چھد گئی تیر ستم سے شک جیسا بس کی	ہاتھ سے بچو کو چھٹ کر خالی ساغر گر پڑے
ایک بار دوزخ میں جیے ندان سرور کا خیال	اشک نگہوں سے چپ کر مثل گوہر گر پڑے

انگوٹھ کو سامنے کیونکر تھیں دھالیں بھلا
 شاہ کہو تھو بن بچا اسی کا ہو حال
 دیکھ لو گر آب و تاب چہرہ شیر کو
 آسمان روتا ہو بعد قتل ماہ فاطمہ
 شاہ کہو تھے نہیں ملا مجھو تیرا نشان
 یون پڑ فریا عشر بکوب کوثر ہے
 دہشت شیر و شکر کا نقشہ ہو
 اس قدر تھی محرماد ایزد باری میں شاہ
 کیا وفاداری میں کمال تھو رفیقان
 شاہ ذیل میں غیث جب کہا میدان میں
 بکلی دیکھے جب کا بپاوشہ جو ملک

لنگے جس تلوار سو جبریل کے پر گر پڑے
 جسکے دم کیواسطے کنگر بہتر گر پڑے
 خاک پر آئینہ کی صورت سکندر گر پڑے
 دور کیا اگر اشک کی صورت ہر اختر گر پڑے
 کوئی جا میری اکبر میری دلبر گر پڑے
 آنکھ سے دیکھا کین خورین اور باغ گر پڑے
 میانہ تھیں گین میں ہاتھوں و خنجر گر پڑے
 کچھ نہ سمجھو کنگی اور کب بہتر گر پڑے
 زیر تیغ و زیر سیر و زیر خنجر گر پڑے
 اٹھ کے سجاد حنین بالائی بہتر گر پڑے
 ہی یقین گھوڑی سو اب سبط ہمیر گر پڑے

صنعت دندان مجرب خدا جباری یاد
جوهری که دانتہ یہ لرزد کہ گوہر گر پر

کس طرح فاختہ سلا کی ہون پانہ میں

سلام

آ کے جب مضمون خود میر قدم پر گر پر

اشعار
۱۵

<p>آہوں سے کیوں نہ چادر اشک و ان گر گھوڑی سے زخم کھا کوشہ نس جان گر کسی مجال بات کر دہشتہ سے وقت جنگ کستہ تھو شاہ ڈھونڈھ کو اکبر کی لاش کو عباس آہن کیوں نہ کرین فروضعت اک آہ گرم سے مری آہین یہ آہ قہین آہا ہی صنعت حضرت سجاد زار یاد کافی جہی شکست سپاہ یزید نے</p>	<p>طوفان آیا کشتیوں سے بادبان گر حیرت ہی کیوں زمین پہ نہ یہ آسمان گر بولو جو کوئی تیغ سے کنگر زبان گر آواز تو سناؤ کہ بیباک سان گر نزدیک ہی کہ ہاتھ سے چٹ کر شان گر آندھی اٹھی جہان جلو آسمان گر اٹھ اٹھ کہ کیوں زمین پہ نہ توان گر چپٹ کر نشان ضلالت نشان گر</p>
---	---

یوسف کی طرح چادین و کاروان گری	افتادہ لاکھون ل میں نندان شاہین
بارش کی فصل میں کئی جیسے مکان گری	اس طرح آنسو و نسیب تن ہندم ہوا
شاخ و نسو پھول ٹوٹا کو تخت ان گری	پیر میں سخت دل نہ مڑے ہونے کو
اُمّہ کی مثل گردہ کاروان گری	عابد کو یاد آئی عزیزان رفتہ جب
ہم یان گری تو سایہ ہمارا دہان گری	اک جانی مری غیر و مکتو بن گیا ہونا ک
جن پیر پر یہ کوہ غم نوجوان گرے	پانی نہ مانگا خاک پہ گر کر بجز حسین

اشعار	فاخر ضعیف ماتم عابد سے یہ ہوتے	سلام
	اُمّہ نہ نقش پا کی طرح ہم جہان گرے	

اس طرح تیغ شہ سو قوی تن جان گری	جس طرح اڑا کر زمین پر مکان گری
اکبر جو نہیں کہا کے ستم کی شان گری	دل ستھام کر زمین پہ امام زمان گری
بکھینچیں جوشہ کا ابر و مڑگان کی جنبش	ماحقون سوال ظلم کا تیر و مکان گری

تالان جس پر قافلو لوہین اٹکیتے
 زخمِ سان جو کھا کر ہو اکبر حسین
 جسدِ مہموم تیغِ شہِ لاقتِ اعلیٰ
 بالچل ہو تیغِ شاہِ سنیستائینِ کونی
 التدریٰ وضع حضرت سجادِ ناول
 اگر جوشِ عشقِ چاہِ زرخندانِ شاہِ ہر
 بالچل دکھاؤ تیر کا نقشہ کیسے طرح
 چھو دین جو دستِ آہِ سجادِ ناول
 گلزارِ کر بلا میں سکونت کا ہو یہ شوق
 درجِ کس طرح متحرک ہو دل مرا
 تلوارینِ ہشیارِ پُرین جبکہ ایکبار

یارب کوئی نہ تھا کہ پس کا زمانِ ی
 بس کس طرح اٹھ کر امام زمانِ گری
 سرِ اڑ کر تن سے صورتِ برگِ خزانِ گری
 باجو پکار تو دینِ سنبھالو نشانِ گری
 اٹھ نہ کر کے اشک کی صورتِ جہانِ گری
 یوسف ابھی کو تین مین مہ کا دانِ گری
 پس کفن سے فوج جو سر پر نشانِ گری
 دنیا میں ابر مردہ کی صورتِ دھواںِ گری
 تنکے چنوں ہو اسو اگر آشیانِ گری
 کیونکر چلو بہاؤ اگر باو بانِ گری
 گھوڑے سے دنگے کا کے امام زمانِ گری

سلام	<p>فاخر ارمین پهل غم سرور کایہ بلا اٹھا جو ہاتھ میوہ باغ جنان گری</p>	<p>اشعار ۱۹</p>
<p>جو اشک ہو مرا گھر آبدار ہو یہ آفتاب اور وہ ابر بہار ہو برہمی کی یہ تکان ہو کہ دل بقرار ہو صدہ ہو جو وہ داغ دل بقرار ہو نقطہ ہو جو وہ نافہ رشک تار ہو فضل خزان بھی باغ میں مگر شاد ہو ایک رخ بس گروش لیل و نہار ہو اصرار ہو تو تھیں تھیں تھیار ہو یہ وہ چمن ہو چمن ہمیشہ بہار ہو</p>	<p>یہ فیض شنگی شہ دیو قار ہو رو و نقاب شاہ کا حسن آشکار ہو ولک و خیال اکبر رنگین عذار ہو شہ کی مصیبتوں کا ثبات آشکار ہو لکھتا ہوں وصف گیسو و خمار شاہین پیرین بھی مین داغ غم شاہ رنگ پر محتاج شاہ دین مین بکھاد کفن کی آہ اکتو تھو شہ سپر دندو گامین از جناب ما تم مین شہ کر سہو مین زہ جگر کد داغ</p>	

جسک تر جین شہ عالم بند کو	بتیاب ہو حسام فرسن مقیر از
پانی بھی مانگو نہیں بسمل نہروین	کیا ذوالفقار شاہ اسم آباد ہو
سرعت وہ ذوالجناح امام زمان پیر	شہر سندنہ جسو آہو ملک تار ہو
تھا زندگی میں انعم شہ جہانم	مرنے کے بعد اب وہ چراغ مزار ہو
رہنشاہدین کو میں کس سے شال دو	مہر فلک ہو زرد و قمر داغ دار ہو
گھلماؤ نہ خم ہو چہن وادی نہرو	کیا تیغ شاہ موج نسیم بہار ہو
بتیاب ہو نعم شہدین سو بھی زندگی	جسکو کہ موت کہتو میں دکھاوار ہو
کیون انعم دلکی پھول نہ تار ہو پیر	ہر آہ مری اشک نسیم بہار ہو
خوامان ہو قلب دک مڑگان کا	ہو طرفہ سیر تیر کا جو باشکار ہو

قاسم کدو سیدین یہ صدا د ونگیا علی

سلام

چلے آئیے حضور کہ وقت فشار ہو

کیونکہ شکست کفر کا نہ ہوتا ہے	دست خدا کو ہاتھ توں کو گرا چکے
جیسو حین بول کا پڑ مردہ پا چکے	ٹھنچے دلوں کو باغِ جہان سے اٹھا چکے
بچپن میں جوزا نسو کہا تھا دیکھا دیا	سب گھر حسین امت جہ پر لٹا چکے
اکبر کو خط میں فاطمہ صغرا لکھا	بھائی نہ آپ آئے نہ محکو بلا چکے
اتر دی حرا دل نوی حرمت حسین	عور و نکوشتیاق ہو حرمِ جہاں چکے
کہتے تھے لوگ آکے مبارک اویا	زمین سوزین پہ شاہ ام کو گرا چکے
چھر کا دا آنسو دسوی ہوا شہ پہ فرض عین	اصغر سو تشنہ لب کی جو تربت بڑا چکے
کستی تھی یہ سکی نہ کوئی تو مجھے بتا	دریا پہ شکلی کے چچا جان جا چکے
فطرون میں کیوں نبی کرتا مارا گیا ہوا	باونجا جو شمع امامت بجھا چکے
اس وقت شہزاد ایک کو اذن دغا دیا	فوج عدوی تیر ہزاروں جبا چکے
خیمہ جلا ایر ہوئی بعد شاہ دین	کیا کیا ستم نہ حضرت عابد اٹھا چکے

اکبر کو نعم میں شاہ نہ کیوں کر مومن بقیرا	پوچھو یہ داغ افسوس جو صد اٹھا چکے
جاتے ہیں کر بلا سحر طن پھر کواہلیت	دل کو چراغ شہ کی کد پر جلا چکے
ہو گی اسی کو قدر شہ مشرقین کی	سو کوہ نعم جو ایک جگر پر اٹھا چکے

اشعار ۱۵	فاخر نعم حسین میں یہ دیدہ پر آب	سلام
	فرو گئے کی رو کے سیاہی ہٹا چکے	

جب آج ماتم شہ والا میں پا چکے	آہ رسا سے عرش کا پایا ہلا چکے
ناوک عدد کی فوج سی بہم جا چکے	حضرت بھی کچھ سمجھ کے پرو نکو جا چکے
نعل فوج میں ہوا کہ خبر دار گھاٹے	رنصت و غما کی حضرت عباس پا چکے
کہتے تھے اہل شہر مدنیہ او جڑ گیا	تپیر کر بلائے معلے ابا چکے
اسوقت شاد شاد ہوئی دل سپاہ کے	پہلو کے بھل حسین کو جدم گرا چکے
شوق خان میں کہتے تھے انصار شاہین	یار باری موت کہیں جلد آ چکے

اے طرح فرس پہ تھم سروزمان	برجھی لگی خدنگ پڑی تیغ کھا چکے
باجو بجائے فتح کے فوج یزید نے	گھوڑے سے جبکہ سبط بنی کو گرا چکے
صحرا میں کر بلا نہ منور ہو کس طرح	رخسہ نقاب سید والا اٹھا چکے
کہنہ تھی شاہ صبر دی اس وقت امیر	جب نوب عین سامنو آنکھیں پیرا چکے
دیکھو نگاہ بھر کے وہ ابر حسین کے	منہ پر ہزار بار جو تلوار کھا چکے
دیکھیں اب شک تا تم شیر کیا کریں	داع جگر تو ماہ میں دھبا لگا چکے
مدت کو بعد پائی ہی بڑا سایہ شہ فی قبر	اے کاش گرد باد بھی گنبد بنا چکے
اوس پیر ناتوان کا نیکون بھیجا ہوا	فرزند نوجوان کا جو لاشہ اٹھا چکے

اشعار ۱۶	فاخر یہ سب مہارت ماہر کا فیض ہے	سلام
	اس طرح میں جو زور طبیعت دکھا چکے	

آتے ہی کر بلا میں یہ توقیر ہو گئی	جنت عطا و شاہ سے جاگیر ہو گئی
-----------------------------------	-------------------------------

جب ابرو و حسین کی تاثیر ہو گئی	ہر آہ جھک کے صوت شیر ہو گئی
جب لکویا دا سفر بے شیر ہو گئی	آہ جگر ہوا دی پر تیر ہو گئی
لوٹ گئے سہ پاک نیکو نکر ہون دہرین	آب روان شک سے تطہیر ہو گئی
دور پیر ایا قید کیا چھین لی روا	کیا کیا نہ الہیت کی توقیر ہو گئی
نقشہ فراق کا جو دکھایا حسین نے	زینب خوش صورت تصویر ہو گئی
شہ بول جلد سب رنقا تو گذر گئے	لیکن ہماری موت میں تاخیر ہو گئی
صغریہ بولی سمجھو گی نسخہ شفا کا میں	حاصل جوشہ کدما تہ کی تحریر ہو گئی
اتر روشیت تپ سجا داتا تو ان	برق جھندہ پانوں کی زنجیر ہو گئی
رشت طلا میں سر تھا گچی کہ تنور میں	فرزند قاطعہ کی یہ توقیر ہو گئی
صغریہ بولی مجھ کو کسی سے نہیں گلا	ابھو میں سب ہی مری تقدیر ہو گئی
زخمی ہو قلب الفت ابرو و شاہ سے	دیکھو کمان بھی میرے لیے تیر ہو گئی

<p>زنجیر شعلہ طوق گلو گیسر ہو گئی سلا معاف کیچو تقصیر ہو گئی نایاب گرد صورت اکیر ہو گئی بیاتری رسول کی تقریر ہو گئی</p>	<p>بہ انتہا جو ضعف سو سجاد حجاب کو کچھ یاد کر کے حُر نے یہ پیشیر کو یہ خاک اڑائی میں نغمہ ہزار بین شدہ زکما میں دینین سکتا جواب کچھ</p>
<p>سلام</p>	<p>اشارہ</p> <p>ہر بیت لوح شاہ سی پایا جان میں گیسر فاخر کے قسموں سے یہ تدبیر ہو گئی</p>
<p>اسمیں کوئی شک ہو نہ ہمیں کلام ہو یہ خواہر حسین ہو وہ بزم عام ہو مضطر کمال درنیب عالی مقام ہو برابر و خاندان رسول انام ہے سجدہ سوا سے ذات الہی حرام ہے</p>	<p>قرآن کی طرح فرد بیان امام ہو طرفہ یہ گردش فلک تیرہ فام ہے خیمہ میں شدہ کہ بعد جو انبوء عام ہو غش ہو سیکینہ پیاس سو صغر تام ہے جز حق کسی کے اور رو کیا ہونیدگی</p>

<p> آکر یہ شمر نے سپر سے کہا آرام سو وہ قبر میں سو گیا حشر تک رفقار دیکھ دیکھ کے اس حسین کی کستا تھا شمر دیکھ لیا اس کا کان ٹکا نزدیک رو شاہ ہو کب لطف عین اس قسم کو حسین ہیں مہمان و شہین آئی ندا و غیب کہ بسا بے لڑ حسین مشاق دیدار و شہیر کون نہون اور دنی کی یاد دل سو کال او خدا پر کستی تھی زلف شاہ یہ دست شرمین </p>	<p> آخرین اب حسین یہ قصہ تمام ہو جو عاشق حسین علیہ السلام ہے ہر صر بھی کہتی ہو کہ عجب تیز گام ہے یہ خواہر حسین علیہ السلام ہے قدرت خدا کی صبح کو پلو میں شام ہو مشرابین جنکو پانی پلانا حرام ہے یون ہی لڑ گیا تو تو یہ است تمام ہے دل مائل زیارت بیت الاحرام ہے خلوت سر و خائیں کوین و خل عام ہے بیشک یزید حاکم اقلیم شام ہے </p>
--	--

فاخر تر اسلام بھی دار السلام ہے

میدان کو جب شبیہ رسول زمان چلے	ہنوں کا تھایہ شور کہ بیا کہاں چلے
یون باد زلف شاہین اشک وان چلے	جس طرح حسرت کہ شب کوئی کاروان چلے
حضرت جو ہو کی بادشہ انس جان چلے	سر کھودا البیت رسول زمان چلے
وسو دھوان تو آنکھوں سے اشک وان چلے	کیونکر نہ غبار جان کاروان چلے
زمین جو چل گئی جب تیغ شاہ کی	سرگزشت کی صورت برگ خزان چلے
اکبر شان جو کھا کی چار حسین کو	ہو ہی رسول کیلے امام زمان چلے
اوٹھی پسر کی لاش تو بانویہ کستی تھی	غربت میں مانگو چھوڑ کر بیٹا کہاں چلے
اندرو ضعف حضرت سجاداتوان	گر گر کے مثل گردہ کاروان چلے
وانہ کی طرح کیون نہ زمانہ میں بسوں	جب سر پہ آیا کی طرح آسمان چلے
برجی جو کھا کو سینے پہ گرنے کا پسر	اک آہ کر کے زمین امام زمان چلے

<p>کشتی بھی ہو محال کہ برباد بان چلے بیٹا پدر کو چھوڑ کے تنہا کمان چلے اسطرح نکلے آہ کہ جیسے سنان چلے گر گر کے کیوں نہیں پہنہ نہ تو ان چلے جس طرح وہ نہیں کسی کے زبان چلے لو پھر فلک پہ آج رسول زمان چلے</p>	<p>موقوف دل کی اک کت آہ نہیں مرنے جو نور عین چلا شاہ نے کہا تڑپا جو قلب سینہ اکبر کی یاد میں آتا ہو ضعف حضرت سجاد زار یاد گھر بیٹھے یوں سفر میں ہیں جتنا سخن عالم اکبر کا جعقا پ اوڑا ر نہیں غل ہوا</p>	
<p>سلام</p>	<p>فاخر کو یہ مزار میں یارب سدا سنا جلد اوٹھ لے جہاد امام زمان چلے</p>	<p>اشعار ۲۰</p>
<p>گھوڑا بھی چلا تھو تھنی سینہ سو ملا کے تلوار تھی حضرت کی کہ جھونکے تھے ہوا کے کھانے لگے شہر چھان کر دلو مجھ کے</p>	<p>جو بن جو دکھائے سر زین شاہ نو آ کے سراوڑ تو تھے پتوں کی طرح اہل جفا کے وہ بیان آگے جب مدت محبوب خدا کے</p>	

نیز جو دو جگر میں برابر اتر گئے
 بانو نے جب کہا علی صغیر کہ مر گئے
 اکتا تھا جبکہ صاف علم و شہادت
 زینب سوشاہ کتو تھو دیکھو یہ انقلاب
 السدری ضرب بیکہ دن سر ہو گئی و نیم
 افسوس شمرنے نہ دیا ایک بوند بھی
 بعد فنا بھی شاق تھی فرقت جوشاہ کی
 ہو فو لگے سوار تو بولے یہ شاہدین
 دیکھا علم جو خیمہ میں لاتے حسین کو
 اکبر کو پوچھا مان نے تو پشیر نے کہا
 کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباد تو

گھوڑے سے گر کے اکبر دلیگر مر گئے
 فرمایا شہ نے گو دین بابا کے مر گئے
 ٹوٹی کر حسین کی عباس مر گئے
 سب دست دوہر میں جہان سو گزر گئے
 جس صف پہ شاہ کھنچ کے تیغ دوسرے
 شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گزر گئے
 ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے
 تھا بنور کا بابا کی اکبر کہ مر گئے
 قصہ پکاری بی بی عباس مر گئے
 بر چھی جگر پہ کھا کو جان سو گزر گئے
 خنک بسا یا گھر مرا ویران کر گئے

<p>خیمہ میں لائے مشک و علم جبکہ شاہین اندرو صبر مان ذی کما شکر کردگار چھپتی حرم سو کیا خبر قتل شاہین</p>	<p>بولی سیکندہ ہاوی چچا جان مر گئے جس دم سنا کہ عون و محمد گئے باجو پکارتے تھو کہ شیر مر گئے</p>
<p>اشعار</p>	<p>گرمی روزِ حشر سے پاک اُنکو کچھ نہیں فاخرِ نعم حسین میں جو چشم تر گئے</p>
<p>زینبؓ دیکھی لاشِ غم اکبر سے ماہ کی قسمت سے آگئی جو نظر زلفِ شاہ کی اکبر کے خطِ رخ کو میں دیکھا کروں نہ کیوں حسرت کا ہے مقام زبانی کا انقلاب دُشمن ہیں حسین تو تلوارِ لا جواب پانی کی طرح فرطِ خجالت سے یہ چلا</p>	<p>خیمہ بھی اٹھ کے رہ گیا یوں دسواہ کی زنجیریں لگی مرے پائے نگاہ کی بڑھتی ہو رنگِ بنبر سو قوتِ نگاہ کی دور و نزدیک بنی نہ کدِ غمِ شاہ کی ہو آہمین شکستِ آہمین جبکہ اشتباہ کی آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی</p>

یون دو دگر ساتھ چلا آہ رسا کے
 کہتے تھے علمدار یہ فوج کو بھگا کے
 جلدی کی جواک بات بہت پسین پڑی
 تاخیر سے خصت کو عباس کا تھا حال
 کیون صورت گل گوش آواز نہو نہم
 ہوش اوڑنے لگے کانپ گیا لشکرِ اظہم
 کیون قلب مکر کرنے نکر فکری کرد قی
 یون اوج کہ ورت کو ہوا آہ جگر سے
 شہ کہتے تھے اتنا تو تباہ و مجھے یار د
 پیدا ہوئی ہو خاک شفا خلق میں جی
 اس کو آہ دل سوز آفت سوز کل جلد

جس طرح روان ابر ہو مجھ کو کسی ہوا کے
 لڑنا اسو کہتے ہیں معنی میں خاک کے
 دریا کو لیا شیر نے دو ہاتھ لگا کے
 رہ جاتے تھے ہر مرتبہ ہوشیار کو چپا کو
 تا تو نہیں مرزنگ میں بلبل کے لولہ کے
 سپہ نہیں مشہ آئے جو گھوڑے کو اورا کے
 کہلاتی ہیں صبری ہی خاک شہد کے
 جس طرح کہ خاک اڑتی ہو مجھ کو کسی ہوا کے
 کیا تم کو لگا کسی بکس کو ستا کے
 اسد نسو سیجا بھی ہیں محتاج دوا کے
 چلتے ہیں رہ خون میں پاؤں کو اٹھا کے

نطف آہ کا دیکھو دل پر داغ میں سیر	اترائی ہو کیون باد صبا باغ میں لکے
یاد آتا ہے سجاو کا جب ضعف بکائیں	رہ جاتی ہیں آنسو مگر خسار پر آکے
پشیر نہ کیونکر عرق شرم میں ہوں تر	بیدم ہوا فرزند زبان خشک دکھاکے
یوں مجمع اجاب میں بیٹھیں شہ دین	ہیں پچھ میں خود گرد ہیں لاشی شہدا کے
گو صبر میں کیا زمانہ تھر شہ دین	دل بیٹھ گیا لاشی فرزند اٹھا کے

اشعار	جو نرم غم شہ میں بگا کرتے ہیں فاختہ	سلام
	وہ حق سے ادا ہو ہیں محبوب خدا کے	

رم آہو دن کی طرح ستمگار کر گئے	عباس جبر و صفت شیر فر گئے
کیا کیا نہ سنج شاہ امم پر گذر گئے	بھائی جوان شیبہ ہوا لال مر گئے
قاہم کی مان یہ کتنی تھی بیباکدہر گئے	بدلے حاکم ہاتھ تری خونین بھر گئے
مان کتنی تھی کہ جھوٹ کو ویران کر گئے	بستی مری او جاڑ کے صغر کہہ کر گئے

یون دودگر ساتھ چلا آہ رسا کے
 کہتے تھے علما رہ فوج نکو بھگا کے
 جلدی کی جاک بات بہت لمبی ٹھہری
 تاخیر سو خصت کو عیاس کا تھا حال
 کیون صورت گل گوشن آواز نہو نہم
 ہوش اوڑنے لگے کانچا لشکرِ اعظم
 کیون قلب مکر نہ نہ ٹکڑی کر دق
 یون اوج کہ درت کو ہوا آہ جگر سے
 شہ کہتے تھے اتنا تو تباہ و مجھے یارو
 پیدا ہوئی ہو خاک شفا خلق میں جی
 اسو آہ دل مورد آفت سز کل جلد

جس طرح روان ابرہہ جو کونسی ہوا کے
 لڑنا اسو کہتے ہیں معنی ہیں فنا کے
 دریا کو پیا شیر نے دوا نہ لگا کے
 رہ جاتے تھے ہر مرتبہ ہر ٹھنڈ کو چپا کو
 نا تو بین مرزنگ میں بل کے لوائے
 اسید نمین مشہ آئے جو گھوڑ کو اوڑا کے
 کہلاتی ہیں صریحی خاک شہد کے
 جس طرح کہ خاک اڑتی ہو جو کونسی ہوا کے
 کیا تمکو لیگا کسی بکس کو ستا کے
 اسد سوسیا بھی ہیں محتاج دوا کے
 چلتے ہیں رہ خوف میں پانوں کو اٹھا کے

لطف آہ کا دیکھو دل پر داغ عین میرے	اتر آئی ہو کیوں باد صبا باغ عین کے
یاد آتا ہو سجاو کا جب ضعف بکا میں	رہ جاتا ہوں آنسو کو رخسار پر آ کے
شہید نہ کیوں کر عرق شرم میں ہوں تر	بیدم ہوا فرزند زبان خشک کھا کے
یوں مجمع اجاب میں بیٹھو میں شہدین	میں پیچ میں خود گرد میں لاش شہدا کے
گو صبر میں کیا زمانہ تھر شہدین	دل بیٹھ گیا لاش فرزند اٹھا کے

اسفار	جز نرم غم شہدین بگا کرتے ہیں فاختہ	سلام
	وہ حق سے ادا ہو ہیں محبوب خدا کے	

رم آہوں کی طرح ستمگار کر گئے	عباس جطو صفت شیر فر گئے
کیا کیا نہ سچ شاہ ام پر گزر گئے	بھائی جوان شہید ہوا لال مر گئے
قاسم کی مان یہ کہتی تھی بیبا کہہ گئے	بدلے حنا کو ہاتھ تری خونیں بھر گئے
مان کہتی تھی کہ جھوٹ کو ویران کر گئے	بستی مری ادجار کے صغر کہہ گئے

تیرے جو دو جگر میں برابر اتر گئے
 بانو نے جب کہا علی صغر کدھر گئے
 کہتا تھا جبکہ صاف علم و شہادت
 زینب و شاہ کسترتھو دیکھو یہ انقلاب
 السدری ضرب بیکردن سر ہو گئی و نیم
 افسوس شمرنے نہ دیا ایک بوند بھی
 بعد فنا بھی شاق تھی وقت جو شاہ کی
 ہو نو لگے سوار تو بولے یہ شاہین
 دیکھا علم جو خمیہ میں لاتے حسین کو
 اکبر کو پوچھا مان نے تو پشیر نے کہا
 کہتی تھی مان یہ لاش پہ اکبر تباد تو
 گھوڑے سے گر کے اکبر دلیگر مر گئے
 فرمایا شہ نے گو دین بابا کے مر گئے
 ٹوٹی کر حسین کی عباس مر گئے
 سب دست دوہر میں جہان سو گزر گئے
 جس صف پہ شاہ کھینچ کے تیغ دوسرے
 شہ مانگتے ہی مانگتے ہی پانی گزر گئے
 ہمراہ فرق شاہ رفیقون کے سر گئے
 تھانور کا بابا کی اکبر کدھر گئے
 فضہ پکاری بی بی عباس مر گئے
 برہمی جاگر پہ کھا کو جہان سو گزر گئے
 جنگل بسا یا گھر مرا ویران کر گئے

خیمہ میں لائے مشک و علم جبکہ شاہین	بولی سیکینہ ہا سو چچا جان مر گئے
اللہ رعو صبر مان تو کہا شکر کردگار	جسم نہا کہ عون و محمد گدہ رگئے
چھپتی حرم سو کیا خبر قتل شاہین	باجو پکارتے تھو کہ شیر مر گئے

اشعار	گر می روز حشر سے پاک اُنکو کچھ نہیں	سلام
فاخر نعم حسین بن جو چشم تر گئے		

زینب نے دیکھی لاشیں اکبر سے ماہ کی	خیمہ بھی اٹھ کے رہ گیا یوں دوسراہ کی
قسمت سے آگئی جو نظر زلف شاہ کی	ترنجیر بن گئی مرے پلے نگاہ کی
اکبر کے خطب کو میں دیکھا کروں کیونکہ	بڑھتی ہو رنگ سبز سو قوت نگاہ کی
حیرت کا ہو مقام مر مائیکا انقلاب	دور روز تک بنی نہ محد رئیس شاہ کی
بدر مثل ہیں حسین تو تلوار لاجواب	ہو اس میں شک اس میں جگہ اشتباہ کی
پانی کی طرح فرط خجالت سے چہ چلا	آئینہ نے جو چہرہ شہ پر نگاہ کی

قربان سرعت فرس خاص شادین	پائی ہوانے بھی نہ بھی گدراہ کی
بانویہ بین کرتی تھی صغریٰ لاش پچ	جنگل بسا دیا مری سستی بتاہ کی
منظور ہو جو وصفِ خطروں شہ کی	وصلی بناؤں میں ورق مہر و ماہ کی
ادنا بھی رنج قدر ہو نازک مزاج کو	آندھی ہو بو بگل کو ہوا برگ کاہ کی
کستہ خون میں دبو کا اعدا کہ بسین	لشکر کے آب تیغ نر کشتی بتاہ کی
اعلیٰ کا عیب ہو تو ہو ساتھ حسین کے	بڑھتی ہو زینت اور کجی سو کلاہ کی
قد خمیدہ ہو مری تو خوف کر فلک	ہاتھ آگئی ہو منجھو کمان تیر آہ کی
نصفِ طحا علم ہو الب دریا جو شاہ کا	بساختہ حسین نے اک سر د آہ کی

اشارہ	فاخر کو روزِ حشر بچانا جہنم سے	سلام
۱۵	یارب تجھ قسم ہو رسالت پناہ کی	
رخصت جو نور عین نے کی رزم گاہ کی	کچھ سوچ کر امام دو عالم نے آہ کی	

پانی دو چند دشت کشت سپاہ کی	جب سب بی بیوں کو صفوں پر نگاہ کی
اندرو جنگ بادشہ دین پناہ کی	تھرا رہی تھی دُور سوزین رزمگاہ کی
قربان آبداری تیغِ امام دین	خشکی میں فوجِ شام کی کشتی بتاہ کی
تھمبوں سے اشکِ غم کو نیکو ناکار ملک ہونے	باران کا قحط موت ہو مردم گیاہ کی
ایسا سکرومی سے جدھر اس پناہ دین	نقش قدم بنانہ اوڑی گرد راہ کی
دل میں مبارک کا اٹھ اغل جو فوج میں	اکبر نے بڑھ کر جانبِ حضرت نگاہ کی
آتا نہیں نظر جو خطر رو شاہدین	عینک لگائے پیر فلک مہر و ماہ کی
تربت میں بھی کدورت دل پر ساتھ	گھڑ تک لگا کولائے ہیں ہم گرد راہ کی
اور نایہ بے سبب نہیں اس پر حسین کا	صحرا میں لگائی کوئی پتی گیاہ کی
بولا عمر سو پیکِ مبارک ہوا تو میر	حالت ہو غیر سبط رسالت پناہ کی
شل زرہ جو تیر و سون شہ کا چھن گیا	تھرا گئی خیرم رسالت پناہ کی

<p>آؤرہ صواب پہ جسم نہ اہل شر آواز آرہی تھی یہ قرنا سو دشتین خنجر سے خلق شاہ جو ہونے لگا جدا</p>	<p>قبضہ پہ ذوالفقار کو شہ نے نگاہ کی وہ مہین کٹے گی آل رسالت پناہ کی آواز آئی آ شہد ان لا الہ کی</p>
<p>اشعار</p>	<p>فاخر ہر ایک آہ سے آتی ہے یہ صدا اشکون سے فرد ہو گئی تیز نگاہ کی</p>
<p>سلام</p>	
<p>چاروں طرف سے وار جو تیغ کو چل گئے عاشور کو شجر بھی نہ صحرا کے جل گئے اعداد کو مٹھ سے حرف کچھ اپنے نکل گئے لاکھوں جو ایک بار بڑھو کارزار کو لکھا جو حال گرمی عاشور کا کمانے پونچھو فلک کو توڑ دو عرش آتہ تک</p>	<p>شیر و لگا کے فرس پر سنبھل گئے حدت سے آفتاب کے پتھر گھیل گئے عباس نامدار کے تیور بدل گئے تلوار لے کے میاں سے حضرت سنبھل گئے کاغذ پہ ہر الف صفت شمع جل گئے منہ سے جوشہ کے جنگ میں نعرہ نکال گئے</p>

دریا خون یہ باڑھ پہ تھا تیغ شاہ کا	یہ بہ کس حجاب سے بلا تل گئے
کانٹو چو پاؤ لالہ رخو کی زبان میں	دریا لہو کے دیدہ شہ سے ابل گئے
رد کا بھی مزہ نہ جو جوشِ خروشن	طفل اشک ماتم شہ دیکھ کچل گئے
چکے جو ذرہ ہا سے بیا بان کر بلا	نار حسد سے مہر دمہ و نجم حل گئے
دیکھا جو زہر افنی شمشیر شاہ کو	تھکے کی طرح موزیو نکی بل نکل گئے
اک اشک گرم بھی مرا شامل ہوا اگر	حدت سے خار ماہی دریا بھی گل گئے
دلیں پڑیں داغ غم شاہ شیب میں	دن سے چراغ آج مرد گھر میں جل گئے
انصار شہ کی کیا ہوں وفادار یاں	رکھا سرو نکو پاؤ نہ اور دم نکلا گئے

فاخر پل مرا طپہ کانپے تو تھے قدم سلام

سُنہ سے لیا جو نام علی کا سنبھل گئے

شعار
۱۸

مردی تڑپ کے قبر کے باہر نکلا گئے	صحرا میں کر بلا میں جو لاش کچل گئے
----------------------------------	------------------------------------

ہنگام صبح تیر جو لشکر سی چل گئے
 سن سی جو تیر پاس سی شہ کی نکل گئے
 کیا سپاہ شام سی جو بہر کا رزار
 فرمائے حسین کہ اکبر کو تو کچھ
 دل کو عجم حسین میں ہو ایہ پیش
 مہلت نہ اتنی تھی کہ جو پھینکیں کالکے
 کیونکر نہون دھلو ہو ذرا پتھر کی میری شجر
 کھینچی جو یاد کیسو و سرور میں آہ گرم
 دیکھا ہنر بلائی جو پانی سی بھر کشک
 گبر کو بی بیوں کی رکھی ہاتھ قلب پر
 ضرغام حق کا لال جو گونجا کھارین

تلوارین لیکو میا نسو غازی سنبھل گئے
 آیا جلال آپ کو تیور بدل گئے
 عباس نام دار کے تیور بدل گئے
 کیونکر جگر کو توڑ کے ناوک نکل گئے
 بحرین دونوں آنکھوں سی میری اول گئے
 چھو چھو کو خار پانوں میں عابد کو گل گئے
 مضمون تمام نظم کے قالب میں ڈھل گئے
 سب استخوان تن صفت شمع جل گئے
 آغوش اہلیت میں بچے محسوس گئے
 آواز کو سن دھن سی جو بچو دہل گئے
 صحرا سی دہ کو شیر نشیان نکل گئے

جیران ہوں سمانین لگ گئی	نجم خدا کو نور کا آتش سے جل گئے
مکھڑا ریگ گرم پہ دم جو شابین	نیز پہ بھی نہ گیسوی اکبر کو بل گئے

اشعار ۱۵	فاخر یہ فیض مصحف زہرا کا ہر تمام	سلام
	شعر فصیح منہ سے جو میرے نکل گئے	

تینین انصار میں میدانین کھاڑ جاتے	لاشہ مقتل سے ہین شپیرا اٹھاڑ جاتے
عم شپیر کے داغوں کی نہ کیوں قدر کروا	بانج سینو میں مری ہین یہ لگاڑ جاتے
ترت شہ سے اٹھ سب تو یہ عابد ز کما	ٹکری دامان گریبان کو چھڑھاڑ جاتے
وقت مولود دوزخ جو اکسان ہوتے	روڑ پھر کنوچن نین بشر آتے جاتے
حال لشکر کا یہ ہو ضرب شہ دین سوتا	چادرین بہرمان سب ہین ہلاتے جاتے
دوست گذری جو کد پر سو تو آئی صیدا	فاتحہ کو تو ذرا ہاتھ اٹھاڑ جاتے
لاشہ دوسو ہو دُغسل کفن مقتل میں	مر کے بھی ظلم ہین شپیرا اٹھاڑ جاتے

<p> زخم سیدائین ہر سبک بن کھاتے جاتے مانگی تربت تو مر یحان بناتے جاتے پانی ممکن ہو جو مکا تو پلاتے جاتے آستین مثل بید اللہ ہیں چڑھاتے جاتے تشنہ کاموں کو ہیں پیاس بھجاتے جاتے نام اک اک کا ہیں شیر تباہ جاتے یاس سی دیکھتے ہیں شہ او دھراتے جاتے </p>	<p> شور تھا کہ تیر میں کیا قلب فیتان حسین مرنے اکبر جو چارو کو یہ بانو نے کہا لاشہ شہ سی صد آتی تھی ہر وار کو فوج پر جاتے ہیں سطح پر جنگ حسین آب میں خنجر تیراں جو غضب کے ہیں دھڑ قاتلوں کو جو ملک پونچھتے ہیں محشر میں زین لاشہ شہ اکو جو پڑے ہیں ہر سو </p>
<p> قافلہ بسکہ لیے جاتے ہیں تیرا و فاجر سلام </p>	<p> اشارہ ۱۵ راد میں پاؤں ہیں سجاوڑھاتے جاتے </p>
<p> کرتے طوفان پا خلق سی جاتے جاتے آپ شیر کھڑی ہیں بڑھاتے جاتے </p>	<p> تنوع میں اشک غم شہ جو بھاتے جاتے ایک بیت میں تو متا فیصلہ کہتا تھا شہ </p>

صبح سو شعل ہی شاہ کو ہر سید میں	قلب پر دماغ ہیں اک لاک کو اٹھاؤ جا
پیسے لگاتی تھی بولیں دمنج	پانی پانی کیا پشیر نہ جاتے جاتے
نزع میں دیکھ کو عباس کو اعدائے کہا	تھوڑا پانی تو سیکھ نہ کو پلاتے جاتے
بارش تیر دوبارہ جو ہر شہ پر منظور	چلے اترے ہوئے اعدائے ہیں جاتے
رنکو اکبر جو چلے دوڑ کو زنیب کو کہا	صورت اک بار مجھ اور دکھاتے جاتے
خیمہ شہ کی طرف آجو نکلتے ہیں عدو	پانی سنسن سنسن کے مین چو نکود کھاتے جاتے
برچھی کھا کر جو گرا لال تو شہ نے یہ کہا	باپ کی لاش تو کاندھو پہ اٹھاتے جاتے
بعد خیمہ کو چلے کیوں نہ بنی کی اولاد	اگ مین آگ ہیں غدار لگاتے جاتے
سُمر ہوا رشتہ مین سو جو اڑتی ہیں شر	اگ صحرائین وہ کو سون مین لگاتے جاتے
قبلہ و مجدہ حق مین جو پڑی ہیں شیر	وار تیغ کو تنگ مین لگاتے جاتے
قبضہ تیغ کو نہ مکر بھی چھو ہاتھو	ٹھانز یون کو وہی تیور رہی جاتے جاتے

تھی یہ عباس کی ادنیٰ سی عیت جنک | اقل میں کی شیر نے جاتے جاؤ

نالے جو ماتم سرور میں کی رہیں فاخر

سلام

اشعار
۱۲

ایک عالم کو وہ سر پر پہنچاتے جاتے

<p>دیکھیں اگر غدار شہ مجرور کبھی شہ کہنو تھے وہ صبر دی محکو تو ای کریم منظور عاصیوں کی انوتی اگر نجات کیا فو الجناح شاہ کو اوصا ہوں قم شپیر کنوین نہ قدر کر دوزو الفقار کی ادنیٰ سا تھا یہ شوق شہادت حسین کو قاتل سپاہ کی ہو تو حافظ ہو شاہ کی چارو نظر فسیر جو پڑ تو ہیں مشک پر</p>	<p>فق رو یا ماہ ہو کبھی رو دی سحر کبھی زخمی ہو دل مرا تو نہ تڑپو جگر کبھی پھر تڑ نہ اہلیت نبی و ر بد کبھی صبر کبھی ہو برق کبھی ہو شر کبھی خنجر کبھی ہو تیغ کبھی ہو سپر کبھی لڑ زمین بھی نہ اپنے رو کی سپر کبھی ہو دوزو الفقار تیغ کبھی ادر سپر کبھی پھر پڑتے ہیں ادر کبھی عباس دوز کبھی</p>
--	---

سنتی اذان اکبر یوسف جمال اگر	منقار پھر نہ کھولتو مرغِ سحر کبھی
زینب کا دھیان شہ کو جو آیا دمِ اخیر	کردت ادھر تڑپا کبھی لی او دھری
ہوتا تھا غلِ درود کا فوجِ یزدین	آجاتی تھی شبیہ نبی گر نظر کبھی

افشار ۱۵	فاخر نہ صبر کرتے اگر عابدِ حنین	سلام
	کھاتا نہ اہلیت کا بلوے میں سر کبھی	

روشن تھا چشمِ قاسم گردونِ قارو	بجلی گریگی سرمہ و نبالہ دار سے
گرد و سان و تیر و تبر جبکہ چل گئے	یتور اگر شہِ زمین پہ گری رہوار سے
کیونکہ نہ فوجِ شام کی کشتی تباہ ہو	طوفان اٹھا ہوا آبِ مہ و افقار سے
تیغِ علی کی موج میں باری کٹی ہو عمر	بیرا ہوا ہر پار مراد و افقار سے
کھینچی جا آہِ ماتمِ شیرین بعد مرگ	یاندھی زمر دی اٹھی اپنی نزار سے
شہ کہتے تھے شہِ یون فوج کر مجھے	نکلے لو کی دھار تو خنجر کی دھار سے

بو لونی یہ چوم کے حلق حسین کو	کٹ جائیگا گلابی خنجر کی دھار سے
جب یاد آؤ عارض گل رنگ شہ مجھ کو	پونچا چمن میں پہلے نسیم بہار سے
مرقد میں آئے آپ تو جان آئی علی	فصل خزان بل گئی فصل بہار سے
کوسوں نہیں ہو فوج کا سید نشان	خاک اڑ رہی ہو آپ دم فو الفقار سے
حکم جادو پر نہ قیامت تملک ہوا	سکہ بٹھایا شاہ نے یون فو الفقار سے
کس نے لکھا حسین کو منظور جب ہوا	قبضہ ملا ہوا تھا سر فو الفقار سے
الدری روانی شمشیر شاہین	اک ہاتھ بڑھ سکا نہ فرس فو الفقار سے
مایوس ہو کر بیٹھ گئے عابد خرمین	دیوار آگے اٹھ گئی جس جاغبار سے

فاخر دل درنیم کی کیونکر روشن قدر

ملتی ہو شکل اسکی غور فو الفقار سے

چھٹا نیام زمین کیون فو الفقار سے	گھر دور تھا حسین غریب الدیار سے
----------------------------------	---------------------------------

گنوا سقد ز کلتی تھی اوس آبدار سر
 ز خصت جو ہو کے زنگو چل شاہ قسین
 زنگو چلو ہین لاکھون بین تنہا جو شاہین
 اشکون زوہل کچشم سو عابد کو دینی
 دو نافروغ خانہ آل بنی ہوا
 ہوتا اگر شریک نہ زور ید الہی
 ہر زخم تن بین تہالب معشوق کا جور
 کیوں چرخ اوس پہاڑش باران تیز
 قبضے سو قتل کر ز تھو جن کو امامین
 تھو غسل مستحب پہ یہ مائل رفیق شاہ
 صانع نے یہ زبانوں میں اسکو رکھی تھی

اب سنان بلند نہ تھا ذوالفقار سر
 لپٹی سکی نہ جھک کر سُم راہ دار سر
 کچھ کہہ رہی ہو زبت علی راہ دار سر
 بکھے رکاب پاؤ شہ ذمی وقار سر
 اس گھر میں جب چراغ جلا ذوالفقار سر
 کھتے نہ جبریل کے پر ذوالفقار سر
 زخونہ پنہ کو رکھو تھو سو فارسیار سر
 جسکو بچا میں فاطمہ منہ کر پوہار سر
 سوت انکی تھی ستارہ دنبالہ دار سر
 تیغین بھی انکو کم تھیں نہ پانی کی دھار سر
 ہر شہ دونیم ہو گئی اک ذوالفقار سر

کیوں بیدم نہ رُسو روانہ ہوں قافلہ	راہ عدم ملی ہوئی ہو دو الفقار سے
سید انیس چل سکو جو نہ ہمراہ وقت جنگ	کٹ کٹ گئی ہو ابھی دم دو الفقار سے
ماہی سے پوچھو برش تیغ مر	اب تک کٹا ہوا ہو گلا دو الفقار سے

اشعار ۲۲	مدفن ہو کر بلائے محلے کی خاک پر	سلام
	فاخر کی التجا ہے یہ پروردگار سے	

تلواریں یوں ہیں شاہ پہ بند خوی ہوئے	مردم پہ جیسو تیغ ہیں ابرو لی ہوئے
عشیر میں دُور ہوا آتش و فوج کا کیا محجو	ششونمیں ہیں ملک مرو آنسو لی ہوئے
اسد رمی پیاس منہ کو قرین طفل شاہین	آنسو کی ہیں امید پہ چلو لیے ہوئے
اوسیل دیکھو زور مرو اشک چشم کا	جاتے ہیں خلد میں محجو آنسو لی ہوئے
کیوں شل آفتاب نہ کانپو تن حسین	آئے ہیں لاش اکبر مہر دیے ہوئے
پیاسو لبان موج نہ کس طرح جاڑ ہیں	تیشیں ہیں آبدار جفا جو لی ہوئے

ستر پالسر جو خاک پہ حضرت زید کہا
 بہر شاہ گیسو کو عنبر نشان شاہ
 تر چھا تھا ہاتھ جب سر دشمن شاہ کا
 تنگو ہین روز شب جو عمل اہل جرم کے
 رخسار شہ کو پاس کب آنسو ہو جلوہ گر
 کرتے ہین وار فوج پہ اوچھو امام ہین
 بد لین جو کر دین تو یہ مٹی سی لوہا شاہ
 محشر ہین فاطمہ پہ فریاد پیش حق
 جب محو یاد چشم شہر دین مین مین
 نعل تھا سوار و دشمنی ہو وہی جو
 شہر یوں چلے ہین قوت بازو کی لاہر

بیٹا قرار و صبر کا پہلو لیے ہوئے
 پھرتے ہین نافہ دشت مین آہو کی ہوئے
 نعل تھا یہ تیغ جاں کی پہلو لی ہوئے
 گردن ہو مہر و مہ کی ترازو لی ہوئے
 پہلو مین آفتاب ہو جگنو لیے ہوئے
 آیا ہو غیظ رحم کا پہلو لیے ہوئے
 ستر پوگر قرار کا پہلو لیے ہوئے
 آتے ہین فرق سید خوشنویس ہوئے
 پہونچو مجھے تار مین آہو کی ہوئے
 جاے مہار ماتھ مین گیسو لیے ہوئے
 بیٹا جوان ہو ماتھ مین بازو کی ہوئے

جانتے ہیں کس ہارس میں برتلاں ہے	اصغر کو گو دین شہہ خوشخویہ ہوئے
تھا بسکہ تارخانہ زندانِ اہلبیت	ہو پوچھو چراغِ ہاتھ میں جگنو دی ہوئے
حر کر بلا میں شہہ کو جولایا تو غل ہوا	آتا ہی دیکھو شیر کو آہو لیے ہوئے
وہ تیرہ بخت ہوں کہ کھد پر مہر کبھی	آیا نہ کوئی طفل بھی جگنو لیے ہوئے
عہدِ طفولیت میں جو چلین میں شاہد	آتا ہی گرگ بچہ آہو لیے ہوئے
زلف دراز شہہ کے قرن کب عذار	ظلمت بڑھی ہی نور کا پہلو لیے ہوئے

فاخر کو یاد کیسو دیشہ تھی تو خود نسیم	اشعار ۱۵
آتی ہی بویِ نافہ آہو لیے ہوئے	سلام

شانے کٹ کر جو نہ دریا پہ شہادت ہوتی	یون نہ پھر حرات عباس کی شہرت ہوتی
پھر نہ بڑ تیر کی سپکاؤ شہادت ہوتی	عمر ملہ کے جو ذرا دل میں موت ہوتی
بعد شہہ کہتے تھے عابد کو جو دیتا نہ صبر	زندگی کی مری پھر کونسی صورت ہوتی

بھیرین یوسف ثانی کو جو روتی پشیم	مثل یعقوب اکملین صابت ہوتی
شت شوکرانہ گریشک غم سرور سے	صورت آئینہ ولین کدورت ہوتی
شاہ کہو تھو کہ ہوتی جو صفرین صغرا	برج پر برج اذیت پر اذیت ہوتی
حرنے بھائی سو کہا دیتانہ گر شاہ کا تھ	حشرین حیدر صفدر سوندت ہوتی
مہرین فاطمہ کے گر چہ سمجھتے اعدا	نیمہ دریاسو اٹھانے میں نہ حجت ہوتی
فوج غدار سی کیون آتاشہ دینکی طرف	حر غازی کو اگر خواہش دو ہوتی
پانی لڑ بھڑ کہ ہر ایک نہر سی جا کرتیا	تشنہ کا منو کو اگر آب پر رغبت ہوتی
یہ بھی تو مان کی جگہ انکو سمجھتے تھ	کیون نہ پشیم سوزنیت کو محبت ہوتی
ہوتا محشر نہ گر قیامت میسر شہ کا	کس طرح پھر نہ قیامت میں قیامت ہوتی
یہ کہو چادر طہیر نے پر وہ رکھا	سرخلے ہوتی جو کبر اتو قیامت ہوتی
شہ کا ماتم جو پا کرتے جن انسان ملک	کہیں شمعین کہیں نا کہ میں قت ہوتی

شیر کے شیر ہی ہوتے ہیں جانیں فاخر
کیون نہ عباس میں حیدر کی شجاعت ہوتی

سلام

پیا سوہن نزع میں شہ والا کو سانو
سر سر ہو فوج کیا شہ والا کو سانو
عباس کا ہو گھاٹ پہ قبضہ نہ کسطح
اک شور تھا کہ گھاٹ سے ہیشا غافل
ای جہج جو ہو مالک کو شہان میں
یون پیش اہل مایہ میں کم مایہ پیچ وچ
اشکو کو آگے قدر ہو گوہر کی کسطح
یون لڑ رہا ہو ضعیف ضرغام ذو جلال
الندری صبر آہ بھی کھینچی نہ شاہ نے
بیار جان بلبہ میں مسحا کو سانے
ادنیٰ کی کیا بساط ہو اعلیٰ کو سانے
گرمی میں شیر رتی میں دریا کو سانو
آتا ہو شیر یاس میں دریا کو سانو
رتی پہ اسکو خمی ہوں دریا کو سانو
جو آبرو ہو چاہ کی دریا کو سانے
قطری کی آبرو نہیں دریا کو سانو
ندی روان ہے خون کی دریا کو سانو
بیجا جوان مر گیا بابا کے سانے

گھوڑ نکالاج سامنی کیا ذوالجناح کے	پرواز کیا عقاب کی عتقا کو سامنو
یون سر جھکا ڈھرتی تھا حضور امام مین	جیسے کوئی غلام ہو آقا کو سامنو
کی آہ بھی نہ شرم و جیاسی پکار کے	قاسم کا دم نکلیا کبر کے سامنو
اسی خضر ہو نصیب زیارت جو طوس کی	آنکھیں بچھاؤں نقش کف پا کو سامنو
کیون آگ دست شہ کو نہ مہر ذفر فرغ	گل ہر چراغ ہو بد بیضا کو سامنو
دیکھا جوج ہو تو ہو ذر نہیں شاہ کو	حورین تڑپ کر گئیں زہرا کو سامنو
خون ملکوشہ نے ریش مبارک پہ کیا	جاؤ گا حشرین یونین نانا کو سامنو
بند آنکھیں کر لیں شاہ ذر غربت نہ تیر	زینب جو آئین شکر اعدا کو سامنو
غربت مین جبکہ یاد شہ مجرور ہوئی	دریا بہائے آنکھوں سی صحر اکو سامنو

فاخر تو کیون حضور و مولا سی دور رہی

خادم کو چاہیے رہی آقا کے سامنو

سلام

اشعار
۲۳

کر کے کب چرخ سو گھلکر ہوا دلا پانی	و اے تقدیر مری ہو گیا دانا پانی
پلے قبر علی اصغر جو نہ پایا پانی	آنسو و کاشہ ذیجاہ نے چھڑکا پانی
مر تے دم تک تو نہ یوں سامنے آیا پانی	ہاں مگر تیغ کا شیر نے پایا پانی
یاد کچھ کر کے لگے روزِ مثال یعقوب	بعد شہ سامو عابد کب آیا پانی
کب رہ شام میں ہو جوش بکا عابد کو	پڑتا آتا ہو غضب کا سوے صحر ا پانی
عطش شہ کا برد بحر میں ماتم ہو پیا	سر کو لگاڑی کیوں کر لب دریا پانی
مر گئے یاسو تڑپ کر لب دریا لیکن	آنکھ اوٹھا کر بھی نہ عباس نے دیکھا پانی
واسن کوہ میں شرما کو چھپے ابرطیر	چشم تراجم غم شہ میں وہ برسا پانی
پسر سعدیہ کہتا تھا شہ عالم سے	بند میں نے کیا کب آپ پہ دانا پانی
اسمین تقصیر مری کیا ہو یہ فرمائے شاہ	خود ہی تقدیر میں تھی آپ کا نیا پانی
شہ نے فرمایا کہ کیا بکتا ہو چپ ہو مر	بیاس میں بھی تو نہ میں نے کبھی مانگا پانی

اسکی تائید سواتنی ابھی قوت ہر مجھے
 رن میں جسویہ شام کا بیڑا ڈوبا
 گھاٹ پر آکے جو گونجا اسدیشید حق
 فوج ہو تو میں جو بیاسی شہ دین گرمی بنا
 آب ہو جاتا ہر دنیا میں غم شاہ سونگ
 سوختہ ہو گیا دل آتش غم سے شاید
 خلق خشکدہ ہوا تیغ سے بیاسی کا جڑا
 اشک نکھو نہ نکلتے ہیں جو شل خگر
 بخت شیرب سوسوہتا، حرم کو لایا
 گرم میں جو غم شہین علی زکینچین
 چلتی چلتی جو رکاردن شہ پر خنجر

خاک سڑ بھی جو میں چاہوں تو ہو پیرانی
 ابر شمشیر شہ دین سہوہ برسا پانی
 فوج کے ہو گئے زہری لب دریا پانی
 حوض کوثر سڑ علی لائے میں ٹھنڈا پانی
 اگر کے کسطح زمین پر نہو اولا پانی
 بہ رہا ہر مری آنکھوں سے جو گا لا پانی
 مرتے دم تک بھی نہ پھیرنے پایا پانی
 ڈال دیتا ہر مرے چہری پہ چھالا پانی
 سچ ہے انسان کو یو پھرتا ہر دانا پانی
 حوض کوثر کا لگا گھونے ٹھنڈا پانی
 خلق میں فاطمہ بیمار کے انکا پانی

سلام	خوب دعوت ہوئی شیر کی رن میں فاختر	شمار ۲۱
<p>گو دی میں آفتاب ہو اختر لکے ہوئے امت کی ہین نجات کا دفتر لکے ہوئے گلچین چلا میں سو گل تر لکے ہوئے جاتا ہو شمر کان سو گوہر لکے ہوئے آتا ہو شمر ہاتھ میں خنجر لکے ہوئے جھٹو حسین تیغ دو پیکر لکے ہوئے آتے ہیں شاہ لاشہ اکبر لکے ہوئے ہیں جام آب ساقی کوثر لکے ہوئے خو لے ہو ہاتھ میں سرسور لکے ہوئے</p>	<p>کبہ میں حسین لاشہ اصغر لکے ہوئے شیر کبہ میں تیغ دو پیکر لکے ہوئے کھوڑا اجل نے سینہ داغی سحر لکے ہوئے بولی سکینہ آئی شاہ شمر لکے ہوئے ہیں قبلہ رو تو سجدہ حق میں لام لکے ہوئے قاسم نے گر کے زین سو جو خضر کو دی لکے ہوئے فضہ نے بڑھ کر انڈو کنوچہ میں دی لکے ہوئے پیا سو جو تین روز کوہ تے میں شاقول لکے ہوئے زینب نے قتل گاہ میں دکھایا یہ جا کو حال لکے ہوئے</p>	

روزی کا کیون نہ عرصہ محشر شروع ہو	آقین ہاتھ میں شہ دین سر لی ہوئے
کیون کر بلا سو شام کو جاؤ نہ الہیت	پھر تار آدمی کو مفد ر لی ہوئے
آنسو محم حسین کی آنکھوں میں نہیں	دیکھو صدف ہی نذر کو گو ہر لی ہوئے
کیون نہ چین حر کو ہو ہنگام مختار	ز انو پہ سر بن سبط پیمبر لیے ہوئے
زیب نقاب شک کو کیون نہ چہ چہ	جاتا ہو شمر لوٹ کے چادر لی ہوئے
عباس کب میں تیج لیو پیش شاہ دین	آئینہ ہاتھ میں ہو سکندر لی ہوئے
زہرا کے لعل کے لیے میدان ظلم ہو	شکسین دل آؤ گو دین تھری ہوئے
صغرا کا کیون نہ طائر دل ساتھ تار	جاتا ہو خط شوق کو تر لیے ہوئے
عباس کب باؤ ہیں دانتوں میں شک کو	آہو ہی مسخ میں شیر غضنفر لیے ہوئے
تیزی جو کی عقاب نے عباس نے کہا	گھوڑی کی باگ ای علی اکبر لی ہوئے
دیکھا جو راہ شام میں رات کو نکونگ سر	دوڑی ہو اخبار کی چادر لی ہوئے

اسلام	ماہِ عزِ افلاک پہ ہو قاضیہ کب عیان ہو آسمانِ ہلال کا خنجر لیے ہوئے	اشعار
<p>کچھ مال نہیں جنسِ خریدار کے آگے تلوار کبھی گھاٹ پہ تلوار کے آگے کم مایہ ہو کیا قلمِ ذمہ دار کے آگے بوجہل ہو کیا احمد مختار کے آگے خیمہ میں عدو آ کر جو بیمار کے آگے جاؤنگا یونین احمد مختار کے آگے جب تیر گری سید ابرار کے آگے خورشید ہو ذرہ بہ رخسار کے آگے اک سیرتھی یہ مردم بازار کے آگے</p>	<p>کیا میری گنہ رحمتِ عفار کے آگے لڑنے کوئی آیا نہ علمدار کے آگے تالابِ نہیں دیدہ گریبانِ کفیل کیا سامنہ حیدر کو ہو اور نہ کی حقیقت چھپو لگاؤ در در کو یتیمانِ شہین شہ کتو تھو خون چہرہ پہ پوشیر کا ملکہ عباس اٹھو تول کے شمشیرِ دوم کو کیا آکھ ملائی رخ نورانی شہ سے تھی قیہ نو کو دیکھنے کی شامِ شہین</p>	

کیا بات ہو جان دینا وفادار کو آگے	کیونکر قدم شاہ پہ مہر جاؤ نہ عباس
شہ سینہ سپر کیوں نہون تلوار کو آگے	ہو نہ نظر امت عاصی کی شفاعت
خود سوختہ دل و حال ہو تلوار کو آگے	کس طرح حسو پھر آئین بھلا اسکی اٹھاؤ
اک گام بڑھا سپ نہ تلوار کو آگے	وہ آئین وانی ہو کہ میدان غلین
جبریل چیلے جو ہوں تلوار کو آگے	کیوں بھاگین بنی جان نہ پھرتیم علی
چھٹکے ہوئے تاری ہین شہنشاہ کو آگے	کب قناری پسینو کے یہ ہین گیسو و شہ پاد
ہاں بکسی اک تھی شہنشاہ کے آگے	ہنہ گام سواری تو کوئی تھانہ جلین
اس پھل پر آئی گی خزان خار کو آگے	سرخیا گیا کب دل کا کنول نہ شرم سو
نیزوں ہی رہا آہوتا مار کے آگے	کیا آیت ہو میرا فرس خاموش شہ کی
فرار تھے ہین کہین کرار کے آگے	عباس کو جلو نہ کیوں بھاکتی اعدا

کس طرح جبکہ میں مجھ سے دے مانے کو نہ کش

ختم ہر سرفاخر شاہ برار کے آگے

کب کب حالین اٹھیں شاہ کو تلوار کو آگے	چھانی تھی گھٹا برق شرر بار کو آگے
دولہ لکایہ فوجی تھا کاٹھن اشار	اک نقطہ میں سب گردش پر کار کو آگے
رہ جاتا نہ اسلام اگر تیغ علی سے	پھر سجدہ نہ چھوتا کوئی زنا کے آگے
زندان میں جو بند آنے لگے دید کی خاطر	پھر بیٹھے حرم شرم سے دیوار کو آگے
ہو آبرو اشکو کی مری آنکھوں کو کنوکر	کیا قدر گھر مردم بازار کے آگے
اسد ری روانی قوس سرور دین کی	سایہ بھی نہ دیکھا کبھی رہوار کے آگے
شہ کسوت تھے سب بلکہ نہ گرجہ سے لڑنگی	تلوار نہ کھینچو نگاہیں دو چار کو آگے
اکبر کا ذوق کب بخ رنگین کے قرین ہی	اک سیب شان ہی گل رخسار کو آگے
یون ل کو مری داغ غم شاہ ہو فرغ	جس طرح ہوں گل بلبل گلزار کو آگے
ہو جاتا اگر کا کل اکبر کا اشار	بڑھ جاتا فرس سرحد تار کے آگے

<p>کس طرح کھلے نہ پلک آنکھوں میں سیر سراج کا رتبہ جو ملا دوش نبی پر زندہ کسی کھلنے کی چو پاؤ تھے نہ وہ راہ کیون سامنے آنکھوں کو نہ کان بند ہوتا اک تیر پڑا گردن بے شیر چہ دم</p>	<p>کب برو آبلہ ہو خار کے آگے اضام گری حیدر کرار کے آگے پھرتی تھی سیکینہ درود پوار کے آگے لازم ہو عصام موم بیار کے آگے منہ کھلیا معصوم کا سو فار کے آگے</p>
<p>اشعار ۱۹</p>	<p>کیا پوچھتے فاخر سونکیر بن کدین منہ کھل نہ سکے حیدر کرار کے آگے</p>
<p>ہم پلہ شہ کون ہو الضار کو آگے شکر کا ہوا خاتمہ سردار کے آگے یہ شوق شہادت میں شہید نکو می ملک ہر ایک ہم آپ کس طرح نہ ہو</p>	<p>یوسف ہی گرانقدر خریدار کو آگے سب باغ کما بلبل گلزار کے آگے دو چار گری پڑتے تھے تلوار کے آگے چلتی ہو طہر شاہ کے تلوار کے آگے</p>

کب ابروی سپر چڑھو دیکھئے شمشیر
 نعیض آگیا مہربانہ کو جسم
 کیا فوج میں تھا جنگش وین ملاطم
 کیونکر دہن نہم شہیدان نہون خا سڑ
 لکار کے غازی نو چھٹ کر اسو پھنسا
 دعویٰ تو بہت کرتے تھے یہ تیز رو کیا
 اکجانی بھی دس کی نہ ہنشل میں بھی
 کفار پہ جب تیغ پڑی شاہ کی ترچی
 پیاسو کو غنیمت تھا جواب دم شمشیر
 مرغوب سیری میں عابد کو ہو کیون
 شہ کتو تھے عابد پہ جو بانو نے ہکا کی

تلوار کچی غمیض میں تلوار کے آگے
 جبریل سپر ہو گئی تلوار کے آگے
 کہ ڈھالین تھین چھو بھی تلوار کے آگے
 منہ کھل نہیں سکتے لب سو فادر کے آگے
 جب آئے نشان لیکے علمدار کے آگے
 آئی نہ ہوا شاہ کے رہوار کے آگے
 کہ سایہ ہو تیجے کبھی دیوار کے آگے
 اک ڈورا بڑھا اور بھی زنا رکھو آگے
 رکھتے تھے گلے دوڑ کے تلوار کے آگے
 بہتر از خزان مرغ گر قمار کے آگے
 روتا نہیں صاحب کوئی بیمار کے آگے

<p>کیا تیغ علی بن ہرودانی دم پیکار مشتاق بن یون یا ورشہ دشت وعا زینب نے کہا بیٹو نسو فو ایش پہ علم کو تم کون ہو عباس علیہ السلام کے آگے</p>	<p>اک ہاتھ یہ بڑھ جاتی ہو ہوار کے ایک ایک کار ہوار تھا ہوار کے آگے کچھ بات نہیں شاہ کی رک رک کر آگے</p>
<p>نام وہ چند ہوا شہ کا وفادار دوسری کہتے تھے عون محمد یہ شہ کاروں کے جنگ ہو جو لگی شہ کو نکھار دوسری بوہ عباس کہ گو نہر کو گھیر رہیں گے شہ نے جانے کو کہا جب یہ بے انصاف چشم سجاد کو یون گروین کا شہ کار جوش زن جبکہ ہم بخشش رحمت ہو</p>	<p>شہرہ یوسف کا بڑھا اور خریدار دوسری ہم وہ بچو گین جو کھیلایو تلوار دوسری لگا دوسری فوج کو اڑانے لگے تلوار دوسری چھین لونگائیں ترانی کو ستم کار دوسری ہو گا آقا نہ کبھی یہ تو نکھار دوسری حرکت جیسی کہ دشوار ہو بیمار دوسری بے گنہ کیوں نہ ہین چچ گنہ کار دوسری</p>

جنگ میں رو کر سپر بھی جو نہ جھوڑی	لگاڑی ٹکڑی ہو اتن شاہ کا تلواروں سے
ہند آؤ لگے زندان میں تو زینے کہا	کام آزاد کا کیا ہسے گرفتاروں سے
پا برہنہ جو رہ شام میں کانٹوں پہ چلے	تلوار سجاد کے غریبوں کے خواروں سے
کھینکے دیکھ کے زندان کی پیمائش	بھاگین کیوں سائیکو مانند دیواروں سے
آگنی گلشن زہرا و علی پر جو خزان	بلیبلین نالہ کنان اور بلیبلین گلزاروں سے
زخمیوں کی یہ تنوں کی نہیں چھاریں خونی	دیکھو اڑتا ہوا ہوا باغ کے فواروں سے
دشت غربت میں ہوا آل عبا کا حال	دجیان جیب گریبان کی اورین خواروں سے
تشنہ کا مونکویہ تھی روز شہادت کی خوشی	عید کی طرح گلے ملتے تھے تلواروں سے
تیر یوں خون میں آنودہ ہوئی تھوڑے کے	سرخی ابتک نہ لو کی گئی سو فادوں سے
حملہ ور ہوئے ہیں عباس جو مانند	اکھوڑی تھمتے نہیں یہ نہیں اسواروں سے
آکے اکبر نے کہا شہ سب بشارت ہو	گھاٹ دریا کا لیا شیر نے تلواروں سے

باغیوں ز جو کیا باغ علی کو تاراج	بلبلین بھول گرانے لگیں منقار و نسو
نام اکبر پہ قبالم ہو یہ زینب نے کہا	کر بلا مولے جیتے زمیندار و نسو

اشعار ۳۱	خود نکیرین سے کچھ شاہ کھینکے فاخر قبر میں پوچھنے کے جوت وہ زوار و نسو	سلام
-------------	--	------

بتیاں تھیں اصغر بے شیر کر لیے	سقا دلہین دلخ چاند سی تصویر کر لیے
بتیاں گر حسین ہی شیر کے لیے	زینب بھی بقیرا ہو شیر کے لیے
ہر ختم صبر عابد دلگیر کے لیے	پانوں بڑھا دی غل و زنجیر کے لیے
کتنی تھیں شہ عمر سونہ بیت کردگامین	حاضر ہو سرین کا شمشیر کے لیے
آل بنی سی یہ تجھو زیبا تھا از فلک	بیڑی ہو پادی عابد دلگیر کے لیے
سہر فوات شک انو جای کس طرح	پانی ہو بند حضرت شیر کے لیے
ای چرخ تیری دوڑیں کیا انقلاب ہے	لازم تھا تیرا صغر بے شیر کے لیے

لڑتے ہو و فوج میں آنکشاہین	تلاش لاکھوں پھر گئیں شیر کے لیے
پانی ہو بند ساقی کوثر کے لال پر	نہرین روان ہوں شکر بے پیر کوئی
ابرو چڑھائیں غیظ میں کیونکہ شاید	لازم سنان ہو خنجر و شمشیر کے لیے
اچھنچ کیونکہ درہم و برہم جہان ہوا	دورہ ہو بشت زنب و لکیر کے لیے
رو دیر یہ اسیری سجاد پر مگر	آنسو نہیں ہیں دیدہ زنجیر کے لیے
ناوک سو ہیزبان گلے کو خدا بچا	چلے چڑھتے ہیں اصغر بے شیر کے لیے
روتے ہیں نام لیکے حسین کسب	ماتم پیا ہو شیر و شیر کے لیے
ستار سرسبز علی کی ردا بچاؤ	ظالم بڑھے ہیں چادر تطہیر کے لیے
کیونکہ نہ روئیں شاہ کو شیعہ تمام عمر	پیدا ہوئے ہیں ماتم شیر کے لیے
شہ آب ایک ایک سو ماٹکا کیے مگر	قطرہ ملا نہ اصغر بے شیر کے لیے
زین کا دستان جو کچھ آگیا خیال	قیاب شاہ گسٹ شیر کے لیے



یون جلد تیغ تیز سو کا ٹا سر حسین	بلنے نہ پائے ہونٹ بھی تکیہ کے لیے
نیز کے پاس آئیں جو زینب برہنہ سر	بند آئین کرین شاہ ذہن شیر کے لیے

فاخر کو کر بلا و معلی دکھا دے پھر	
بیتاب ہو دیارت شیر کے لیے	

قطعات پر محترم دیوان مسیحیہ سر غم درن علیوی کہ در شمس ختم سال پر ہجری	
---	--

در حین کثرت افکار چو دیوان فاخر	ختم کر دیم کنون چند سلام افرودہ
صدوری و مغوی اس گفت خرد این تاریخ	ایو کم کشینہ و ذوق بقعدہ و بستم

فرہ حسن طبع از جامعہ	۱۰ - ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰
----------------------	---

فاخر جوین شاعر و	
تاریخ کی جستجو فصاحہ	

برصنان صنائع شعریہ	
--------------------	--

چپ کے طیار ہو انوب بسی سیم	آج مطبوع ہوا حال غم شاہ امم
----------------------------	-----------------------------

مرکز نظام خاص کوئین بیچ عیادت حسین باورج
 بستان مرقطوی بعلقہ



